رسائلِ حج کا مجموعہ

- حج کے فضائل
- حج فرض میں جلدی کیجیے
- حج کی تیاری
- عُمرہ کا آسان طریقہ
- حج و عُمرہ
- خواتین کا حج
- حج کا طریقہ قدم بقدم
- دُعائے عرفات
- سلام کا طریقہ
- حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا

اور لوگوں میں سے جو لوگ

اس (گھر) تک پہنچنے کی استطاعت

رکھتے ہوں ان پر اللہ کے لئے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے۔

رسائلِ حج کا مجموعہ

- حج کے فضائل
- حج فرض میں جلدی کیجئے
- حج کی تیاری
- عمرہ کا آسان طریقہ
- حج اور عمرہ
- خواتین کا حج
- حج کا طریقہ قدم بقدم
- دعائے عرفات
- سلام کا طریقہ
- حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com

حقوقِ طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود
مطبع : القادِر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی اِنڈسٹریل ایریا، کراچی
فون : 021-35016664-65
موبائل : 0300-8245793

www.sukkurvi.com

ملنے کے پتے

☜ اِدارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی
☜ دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
☜ ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
☜ مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وکفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد!

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ناچیز کو حج وعمرہ کے لئے حرمین شریفین کی کئی بار حاضری نصیب ہوئی، اور حج وعمرہ کے موضوع پر بہت سی کتابیں نظر سے گزریں، جن میں بعض غیر معتبر تھیں، بعض بہت مختصر اور بعض بہت مفصل تھیں، بعض احباب نے حج وعمرہ کے لئے ایسی کتاب مرتب کرنے کی فرمائش کی جس میں حج وعمرہ کا آسان طریقہ، ضروری مسائل اور ہدایات درج ہوں، چنانچہ سب سے پہلے ''حج وعُمرہ'' کے نام سے احقر نے مختصر کتاب تحریر کی جو بہت مقبول ہوئی، پھر '' خواتین کا حج '' خواتین کے ضروری مسائل کے ساتھ ترتیب دی، اور مقبول ہوئی، پھر ان کا خلاصہ ''حج کا طریقہ قدم بقدم ''، لکھی جو بیحد پسند کی گئی، اس کے بعد ''عُمرہ کا آسان طریقہ'' تحریر کی، اس طرح حسبِ ضرورت حج کے بارے میں مختلف رسائل تیار ہوتے رہے، جو تقریبا دس ہوگئے، اس کے بعد احباب کا مشورہ ہوا کہ ان کو یکجا کیا جائے

www.sukkurvi.com

تا کہ یہ تمام رسائل جمع ہو جائیں اور محفوظ ہو جائیں، کیونکہ متفرق رسائل بر وقت دستیاب نہیں ہوتے، اگر ہو بھی جائیں تو محفوظ نہیں رہتے، اور یکجا رسائل کا حسب ضرورت مطالعہ بھی آسان ہوتا ہے، اس لئے اب ان سب کو یکجا کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس "رسائلِ حج کے مجموعہ" کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کے لئے نافع اور مفید بنائے۔ آمین

بندہ عبدالرؤف سکھروی

www.sukkurvi.com

اجمالی فہرست

برائے

رسائلِ حج کا مجموعہ

نمبر شمار	عنوانات	صفحات
۱	حج کے فضائل	۲۹
۲	حج فرض میں جلدی کیجیے	۶۵
۳	حج کی تیاری	۱۱۱
۴	عمرہ کا آسان طریقہ	۱۵۱
۵	حج و عمرہ	۲۰۷
۶	خواتین کا حج	۲۹۹
۷	حج کا طریقہ قدم بقدم	۳۸۵
۸	دعائے عرفات	۴۰۵
۹	سلام کا طریقہ	۴۶۵
۱۰	حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں	۴۷۳

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com

فہرستِ عنوانات

حج کے فضائل

۱ ہدیۂ تبریک ۳۲
۲ مدینہ طیبہ کے متعلق چند اشعار ۳۲
۳ حج سنتِ انبیاء ہے ۳۳
۴ دورانِ طواف فرشتوں کی تسبیح ۳۴
۵ حضرت آدم علیہ السلام کے ستر حج ۳۵
۶ جبرئیل امین کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسک حج کی تعلیم ۳۵
۷ ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے تمام انسانوں میں اعلانِ حج ۳۶
۸ بنی اسرائیل کے ایک ہزار پیغمبروں کا حج ۳۹
۹ بیت اللہ کے قریب ستتر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں ۴۰
۱۰ حاجی کے ساتھ دائیں بائیں کی چیزوں کا تلبیہ پڑھنا ۴۰
۱۱ احرام باندھنے کے بعد ایک مستحب عمل ۴۲
۱۲ تلبیہ کے متعلق ہماری ایک کوتاہی ۴۲

www.sukkurvi.com

۱۳ تلبیہ کے متعلق ہماری دوسری کوتاہی........ ۴۳

۱۴ تلبیہ کی ایک اور فضیلت........ ۴۴

۱۵ حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے........ ۴۴

۱۶ جس پر حج فرض ہوگیا اس پر حج کے ضروری مسائل سیکھنا فرض ہے. ۴۶

۱۷ مطالعہ صرف معتبر علماء کی کتابوں کا کیا جائے........ ۴۶

۱۸ حج وعمرہ کے لئے چند رہنما کتابوں کا تعارف........ ۴۷

۱۹ معتبر عالم اور مفتی کی ضرورت........ ۴۸

۲۰ حدودِ حرم میں ہر نیکی ایک لاکھ گنا ہوجاتی ہے........ ۵۰

۲۱ خواتین کیلئے اپنی رہائش گاہ پر نماز پڑھنا افضل ہے........ ۵۳

۲۲ پیدل حج کرنے کا ثواب........ ۵۴

۲۳ روضۂ اقدس پر حاضری........ ۵۵

۲۴ روضۂ اقدس پر حضور ﷺ درود سنتے ہیں........ ۵۶

۲۵ روضۂ اقدس پر باسانی سلام پیش کرنے کے اوقات........ ۵۸

۲۶ مختصر درود وسلام پیش کرنا بھی ثابت ہے........ ۵۹

۲۷ ایک بدو کا واقعہ جس کی بخشش حضور ﷺ کی دعا سے ہوئی........ ۶۱

حج فرض میں جلدی کیجئے

۲۸ حج فرض ہے........ ۶۷

www.sukkurwi.com

۲۹	استطاعت کا مطلب	۶۹
۳۰	حج نہ کرنے پر سخت وعید	۶۹
۳۱	حج نہ کرنے کے بہانے	۷۲
۳۲	ماحول نہیں	۷۲
۳۳	پہلے نماز روزہ تو کرلیں	۷۲
۳۴	دیگر فرائض	۷۳
۳۵	حج کے بعد گناہ نہ کرنا	۷۴
۳۶	بچیوں کی شادی کا مسئلہ	۷۵
۳۷	کاروباری عذر	۷۵
۳۸	والدین کو حج کرانا	۷۵
۳۹	کچھ کھا کما لیں	۷۶
۴۰	بغیر بیوی کے حج نہ کرنا	۷۶
۴۱	ابھی بچے چھوٹے ہیں	۷۷
۴۲	حج نہ کرنے کے حیلوں کا جواب	۷۷
۴۳	حج کے فضائل وبرکات	۷۸
۴۴	تلبیہ کی فضیلت	۷۸
۴۵	اللہ تعالیٰ کے مہمان	۷۹
۴۶	چارسو گھرانے میں سفارش قبول	۸۰
۴۷	حرم شریف کے ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر	۸۱
۴۸	مسجد الحرام کا ثواب	۸۴
۴۹	بیت اللہ کی فضیلت	۸۵

www.sukkurvi.com

۵۰ زم زم کے پانی کی فضیلت ۸۷
۵۱ آبِ زم زم پینے کی دعاء ۸۷
۵۲ طواف میں قدم قدم پر نیکیاں ۸۸
۵۳ حج کا ثوابِ عظیم ۸۹
۵۴ پیدل حج کرنے کا ثواب ۹۲
۵۵ ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ۹۳
۵۶ دس ارب نیکیاں ۹۳
۵۷ عمرہ کا ثواب ۹۴
۵۸ رمضان المبارک کا عمرہ ۹۶
۵۹ مدینہ منورہ طیبہ کے فضائل ۹۶
۶۰ شفاعت اور سفارش ۹۷
۶۱ طاعون اور دجال سے حفاظت ۹۷
۶۲ مسجدِ نبوی ﷺ کی عظمت ۹۷
۶۳ دو مقبول حج کا ثواب ۹۸
۶۴ نفاق اور دوزخ سے برأت ۹۸
۶۵ جنت کا باغیچہ ۹۹
۶۶ روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت ۱۰۰
۶۷ فضائل زیارت مزار اقدس ﷺ ۱۰۱
۶۸ درود و سلام کا ثواب ۱۰۲
۶۹ قرب کا ذریعہ ۱۰۳
۷۰ تفکرات سے نجات اور گناہوں کی معافی ۱۰۳

www.sukkurvi.com

۷۱ دس رحمتیں اور دس نیکیاں........ ۱۰۴
۷۲ ۷۰ رحمتیں اور ۷۰ دعائیں........ ۱۰۴
۷۳ عرش کا سایہ........ ۱۰۴
۷۴ اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف........ ۱۰۴
۷۵ سو حاجتیں پوری........ ۱۰۵
۷۶ ہزار مرتبہ درود پڑھنے والے کے لئے بشارت........ ۱۰۵
۷۷ قیامت کی ہولناکی سے نجات........ ۱۰۵
۷۸ مدینہ منورہ کی موت........ ۱۰۶
۷۹ جنت البقیع میں دفن ہونا........ ۱۰۶

حج کی تیاری

۸۰ مسجد کی حاضری بڑا انعام ہے........ ۱۱۴
۸۱ غلام کا مسجد میں جانا........ ۱۱۵
۸۲ ذکر و دعا میں دل لگنا........ ۱۱۶
۸۳ غلام کا جواب........ ۱۱۷
۸۴ عازمینِ حج کو مبارک باد........ ۱۱۸
۸۵ اداءِ شکر کے تین طریقے........ ۱۱۹
۸۶ سہولتِ حج کی دعا........ ۱۲۰
۸۷ تین باتیں........ ۱۲۱
۸۸ حج کا ثواب........ ۱۲۲

www.sukkurvi.com

۸۹ گناہوں کی مغفرت ۱۲۳

۹۰ ستر ہزار نیکیاں ۱۲۳

۹۱ گناہوں کی مغفرت ۱۲۵

۹۲ ہر نیکی پر ایک لاکھ گنا ثواب ۱۲۵

۹۳ عذابِ قبر سے نجات ۱۲۸

۹۴ حج کی صحیح تیاری ۱۳۰

۹۵ نیت درست کریں ۱۳۱

۹۶ حجِ مبرور کی تعریف ۱۳۴

۹۷ حجِ مبرور کی دعا ۱۳۵

۹۸ حجِ مبرور حاصل کرنے کا طریقہ ۱۳۵

۹۹ مقبول حج کی نورانیت ۱۴۰

۱۰۰ مدینہ منورہ حاضری ۱۴۱

۱۰۱ دو کاموں کا اہتمام ۱۴۴

عُمرہ کا آسان طریقہ

۱۰۲ تلبیہ ۱۵۲

۱۰۳ حروفِ آغاز ۱۵۴

۱۰۴ ارادہ عمرہ ۱۵۵

www.sukkurvi.com

۱۰۵ مکان سے روانگی........................ ۱۵۶
۱۰۶ سفرِ عمرہ کا آغاز........................ ۱۵۷
۱۰۷ کراچی سے جدہ........................ ۱۵۸
۱۰۸ عمرہ کا اجر وثواب........................ ۱۶۰
۱۰۹ رمضان میں عمرہ........................ ۱۶۰
۱۱۰ احرام کا طریقہ وآداب........................ ۱۶۰
۱۱۱ مفید مشورہ........................ ۱۶۱
۱۱۲ عمرہ کی نیت........................ ۱۶۲
۱۱۳ خواتین کا اِحرام........................ ۱۶۳
۱۱۴ اِحرام کی پابندیاں........................ ۱۶۴
۱۱۵ اِحرام کی ممنوع باتیں........................ ۱۶۵
۱۱۶ خوشبودار صابن........................ ۱۶۶
۱۱۷ حجرِ اسود کی خوشبو........................ ۱۶۶
۱۱۸ مکروہ باتیں........................ ۱۶۸
۱۱۹ جائز باتیں........................ ۱۶۹
۱۲۰ اِحرام میں ٹشو پیپر کا استعمال........................ ۱۷۰
۱۲۱ بال ٹوٹنے کا مسئلہ........................ ۱۷۱
۱۲۲ خود بخود بال ٹوٹنا........................ ۱۷۱
۱۲۳ وضو سے بال گرنا........................ ۱۷۱
۱۲۴ کھجانے سے بال ٹوٹنا........................ ۱۷۲
۱۲۵ مونچھ کا مسئلہ........................ ۱۷۲

www.sukkurvi.com

۱۲۶ دورانِ سفر کیا عمل کریں؟ ۱۷۲
۱۲۷ مکہ مکرمہ پہنچنا ۱۷۳
۱۲۸ مسجدِ حرام میں حاضری ۱۷۳
۱۲۹ پہلی نظر ۱۷۴
۱۳۰ عمرہ ادا کرنے کا طریقہ ۱۷۵
۱۳۱ طواف ۱۷۵
۱۳۲ طواف کی نیت ۱۷۵
۱۳۳ استلام یا اشارہ ۱۷۶
۱۳۴ ضروری احتیاط ۱۷۷
۱۳۵ ملتزم ۱۷۹
۱۳۶ نمازِ واجب طواف ۱۷۹
۱۳۷ زمزم کے کنویں پر ۱۸۰
۱۳۸ آبِ زمزم سے وضو ۱۸۰
۱۳۹ سَعی کا طریقہ ۱۸۱
۱۴۰ سر منڈانا یا قصر کرنا ۱۸۳
۱۴۱ عمرہ کامکمل ہوا ۱۸۴
۱۴۲ نفلی طواف کا طریقہ ۱۸۴
۱۴۳ طواف کی عظیم فضیلت ۱۸۴
۱۴۴ دوسروں کے لئے طواف یا عمرہ کرنا ۱۸۵
۱۴۵ متعدد عمرہ کرنا ۱۸۶
۱۴۶ عمرہ افضل ہے یا طواف؟ ۱۸۷
☆ بڑا عمرہ ۱۸۷

www.sukkurvi.com

۱۴۷ مختصر معمولات برائے مکہ مکرمہ ۱۸۸
۱۴۸ یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں ۱۹۰
۱۴۹ چند زیارات ۱۹۰
۱۵۰ طواف اور سعی کے لئے خاص دعائیں ۱۹۲
۱۵۱ ملتزم اور مقامِ ابراہیم کے لئے دعا ۱۹۲
۱۵۲ روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت ۱۹۵
۱۵۳ عظیم سعادت ۱۹۶
۱۵۴ مسجدِ نبوی میں حاضری ۱۹۷
۱۵۵ روضۂ اقدس ﷺ پر سلام ۱۹۸
۱۵۶ خواتین کا سلام ۲۰۱
۱۵۷ چالیس نمازیں ۲۰۲
☆ مسجدِ قباء میں دو رکعت سے عمرہ کا اجر و ثواب ۲۰۳
۱۵۸ مختصر دستور العمل ۲۰۳
۱۵۹ مدینہ منورہ سے واپسی ۲۰۴
۱۶۰ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ یا جدہ آنا ۲۰۵
۱۶۱ وطن واپس آنا ۲۰۵

حج و عمرہ

۱۶۲ تلبیہ ۲۰۸
۱۶۳ ارادۂ حج ۲۱۰

www.sukkurvi.com

۱۶۴ مکان سے روانگی ۲۱۱
۱۶۵ سفرِ حج کا آغاز ۲۱۲
۱۶۶ کراچی سے جدہ روانگی ۲۱۳
۱۶۷ حج کی قسمیں ۲۱۴
۱۶۸ اِفراد ۲۱۴
۱۶۹ قِران ۲۱۴
۱۷۰ تمتع ۲۱۵
۱۷۱ عمرہ کا طریقہ ۲۱۷
۱۷۲ عمرہ کا اجروثواب ۲۱۸
۱۷۳ رمضان میں عمرہ ۲۱۸
۱۷۴ احرام کا طریقہ وآداب ۲۱۸
۱۷۵ مفید مشورہ ۲۱۹
۱۷۶ عمرہ کی نیت ۲۲۰
۱۷۷ خواتین کا اِحرام ۲۲۱
۱۷۸ اِحرام کی پابندیاں ۲۲۲
۱۷۹ اِحرام کی ممنوع باتیں ۲۲۳
۱۸۰ مکروہ باتیں ۲۲۵
۱۸۱ جائز باتیں ۲۲۶
۱۸۲ بال ٹوٹنے کا مسئلہ ۲۲۷
۱۸۳ خود بخود بال ٹوٹنا ۲۲۸

www.sukkurvi.com

۱۸۴ وضو سے بال گرنا........ ۲۲۸
۱۸۵ کھجانے سے بال ٹوٹنا........ ۲۲۸
۱۸۶ مونچھ کا مسئلہ........ ۲۲۹
۱۸۷ خوشبودار صابن........ ۲۲۹
۱۸۸ احرام میں ٹیشو پیپر کا استعمال........ ۲۳۰
۱۸۹ حجر اسود کی خوشبو........ ۲۳۰
۱۹۰ دورانِ سفر کیا عمل کریں؟........ ۲۳۰
۱۹۱ مکہ معظمہ پہنچنا........ ۲۳۱
۱۹۲ مسجدِ حرام میں حاضری........ ۲۳۲
۱۹۳ پہلی نظر........ ۲۳۲
۱۹۴ عمرہ ادا کرنے کا طریقہ........ ۲۳۳
۱۹۵ طواف........ ۲۳۳
۱۹۶ طواف کی نیت........ ۲۳۳
۱۹۷ استلام یا اشارہ........ ۲۳۴
۱۹۸ ضروری احتیاط........ ۲۳۵
۱۹۹ ملتزم........ ۲۳۷
۲۰۰ نمازِ واجب طواف........ ۲۳۷
۲۰۱ زمزم کے کنویں پر........ ۲۳۸
۲۰۲ آبِ زمزم سے وضو........ ۲۳۹

www.sukkurvi.com

۲۰۳ سعی کا طریقہ ۲۳۹
۲۰۴ سر منڈانا یا قصر کرنا ۲۴۱
۲۰۵ چند بال کترنے کا حکم ۲۴۲
۲۰۶ عمرہ کامکمل ہوا ۲۴۳
۲۰۷ نفلی طواف کا طریقہ ۲۴۳
۲۰۸ طواف کی عظیم فضیلت ۲۴۴
۲۰۹ دوسروں کے لئے طواف یا عمرہ کرنا ۲۴۵
۲۱۰ متعدد عمرہ کرنا ۲۴۶
۲۱۱ عمرہ افضل ہے یا طواف؟ ۲۴۶
۲۱۲ مختصر معمولات برائے مکہ مکرمہ ۲۴۷
۲۱۳ یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں ۲۴۸
۲۱۴ چند زیارات ۲۴۹
۲۱۵ حج کا طریقہ ۲۵۱
۲۱۶ حج کا ثواب اور مغفرت ۲۵۲
۲۱۷ حج کا پہلا دن ۸/ذی الحجہ ۲۵۳
۲۱۸ حج کا اِحرام ۲۵۳
۲۱۹ حج کی نیت اور تلبیہ ۲۵۴
۲۲۰ منیٰ روانگی ۲۵۵
۲۲۱ ضروری مسئلہ ۲۵۶

www.sukkurvi.com

۲۲۲ مزدلفہ میں قیام ۲۵۷
۲۲۳ حج کا دوسرا دن ۹/ذی الحجہ ۲۵۷
۲۲۴ عرفات روانگی ۲۵۷
۲۲۵ ضروری مسئلہ ۲۵۸
۲۲۶ مسجد نمرہ جانے کا حکم ۲۵۹
۲۲۷ وقوف عرفات کا طریقہ ۲۶۰
۲۲۸ مزدلفہ روانگی ۲۶۱
۲۲۹ مغرب اور عشاء کی نماز ملانا ۲۶۱
۲۳۰ شب میں ذکر و عبادت ۲۶۳
۲۳۱ کنکریاں چننا ۲۶۳
۲۳۲ وقوف مزدلفہ ۲۶۳
۲۳۳ طریقہ وقوف ۲۶۴
۲۳۴ منیٰ واپسی ۲۶۵
۲۳۵ حج کا تیسرا دن ۱۰/ذی الحجہ ۲۶۵
۲۳۶ جمرہ عقبہ کی رمی ۲۶۵
۲۳۷ رمی کے اوقات ۲۶۷
۲۳۸ رمی خود کریں ۲۶۸
۲۳۹ دوبارہ تاکید ۲۶۹
۲۴۰ ضروری مسئلہ ۲۶۹

www.sukkurvi.com

۲۴۱ قربانی ۲۶۹
۲۴۲ توجہ دیں ۲۷۰
۲۴۳ مالی قربانی کا حکم ۲۷۱
۲۴۴ حج کی قربانی مکہ میں ۲۷۱
۲۴۵ حلق وقصر ۲۷۱
۲۴۶ اہم ہدایت ۲۷۲
۲۴۷ طوافِ زیارت ۲۷۲
۲۴۸ طوافِ زیارت کا وقت ۲۷۳
۲۴۹ طوافِ زیارت کی اہمیت ۲۷۴
۲۵۰ حج کا چوتھا دن ۱۱رذی الحجہ ۲۷۵
۲۵۱ رَمی کے اوقات ۲۷۶
۲۵۲ زوال سے پہلے رمی کرنا ۲۷۶
۲۵۳ حج کا پانچواں دن ۱۲رذی الحجہ ۲۷۷
۲۵۴ حج پورا ہوا ۲۷۸
۲۵۵ حج سے واپسی اور طوافِ وداع ۲۷۹
۲۵۶ خواتین کے لئے ۲۸۰
۲۵۷ مدینہ منورہ ۲۸۳
۲۵۸ روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت ۲۸۴
۲۵۹ عظیم سعادت ۲۸۵

www.sukkurvi.com

۲۶۰ مسجد نبوی میں حاضری ۲۸۶
۲۶۱ روضۂ اقدس ﷺ پر سلام ۲۸۷
۲۶۲ خواتین کا سلام ۲۹۰
۲۶۳ چالیس نمازیں ۲۹۰
☆ مسجد قباء میں دو رکعت سے عمرہ کا اجر وثواب ۲۹۲
۲۶۴ مختصر دستور العمل ۲۹۲
۲۶۵ مدینہ منورہ سے واپسی ۲۹۳
۲۶۶ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ یا جدہ آنا ۲۹۳
۲۶۷ وطن واپس آنا ۲۹۴

www.sukkurvi.com

خواتین کا حج

۲۶۸ تصدیق حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم ۳۰۱
۲۶۹ عرض مؤلف حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم.. ۳۰۳
۲۷۰ حج کی تیاری ۳۰۵
۲۷۱ ارادۂ حج ۳۰۶
۲۷۲ مکان سے روانگی ۳۰۷
۲۷۳ سفرِ حج کا آغاز ۳۰۷
۲۷۴ کراچی سے جدہ روانگی ۳۰۸
۲۷۵ حج کی قسمیں ۳۰۸

۲۷۶ اِفراد ۳۰۸
۲۷۷ قِران ۳۰۹
۲۷۸ تَمتع ۳۰۹
۲۷۹ عمرہ کا طریقہ ۳۱۱
۲۸۰ تلبیہ ۳۱۲
۲۸۱ احرام کا طریقہ و آداب ۳۱۳
۲۸۲ عمرہ کی نیت ۳۱۳
۲۸۳ اِحرام کا پردہ ۳۱۴
۲۸۴ اِحرام میں پردہ کا طریقہ ۳۱۵
۲۸۵ ایک غلط فہمی ۳۱۷
۲۸۶ اِحرام کی ممنوع باتیں ۳۱۸
۲۸۷ مکروہ باتیں ۳۲۰
۲۸۸ جائز باتیں ۳۲۱
۲۸۹ مفید مشورہ ۳۲۱
۲۹۰ بال ٹوٹنے کا مسئلہ ۳۲۲
۲۹۱ خود بخود بال ٹوٹنا ۳۲۳
۲۹۲ وضو سے بال گرنا ۳۲۳
۲۹۳ کھجانے سے بال ٹوٹنا ۳۲۳

www.sukkurvi.com

۲۹۴ خوشبودار صابن ۳۲۴

۲۹۵ حجر اسود کی خوشبو ۳۲۴

۲۹۶ اِحرام میں ٹشو پیپر کا استعمال ۳۲۵

۲۹۷ دورانِ سفر کیا عمل کریں ۳۲۵

۲۹۸ مکہ معظمہ پہنچنا ۳۲۵

۲۹۹ مسجدِ حرام میں داخلہ ۳۲۶

۳۰۰ عمرہ ادا کرنے کا طریقہ ۳۲۷

۳۰۱ طواف کا طریقہ ۳۲۷

۳۰۲ خواتین کے مسائل طواف ۳۳۱

۳۰۳ سعی کا طریقہ ۳۳۱

۳۰۴ خواتین کے مسائل قصر وسعی ۳۳۳

۳۰۵ دوسروں کی طرف سے طواف یا عمرہ کرنا ۳۳۴

۳۰۶ متعدد عمرہ کرنا ۳۳۵

۳۰۷ طواف کی کثرت ۳۳۶

۳۰۸ حرم شریف کی جماعت اور خواتین ۳۳۶

۳۰۹ مختصر معمولات ۳۳۷

۳۱۰ یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں ۳۳۸

۳۱۱ چند زیارات ۳۳۹

www.sukkurvi.com

۳۱۲ حج کا طریقہ ۳۴۱

۳۱۳ ۸/ذی الحجہ، حج کا پہلا دن ۳۴۲

۳۱۴ حج کا احرام ۳۴۲

۳۱۵ احرام کا طریقہ ۳۴۳

۳۱۶ منیٰ کو روانگی ۳۴۳

۳۱۷ ۹/ذی الحجہ، حج کا دوسرا دن ۳۴۴

۳۱۸ عرفات کو روانگی ۳۴۴

۳۱۹ خواتین کے چند مسائل ۳۴۷

۳۲۰ مزدلفہ کو روانگی ۳۴۷

۳۲۱ خواتین کے لیے سہولت ۳۴۹

۳۲۲ منیٰ واپسی ۳۴۹

۳۲۳ ۱۰/ذی الحجہ، حج کا تیسرا دن ۳۵۰

۳۲۴ جمرہ عقبہ کی رمی ۳۵۰

۳۲۵ رمی کے اوقات ۳۵۱

۳۲۶ خواتین خود رمی کریں ۳۵۲

۳۲۷ قربانی ۳۵۳

۳۲۸ حج کی قربانی مکہ مکرمہ میں ۳۵۵

۳۲۹ قصر (بال کترنا) ۳۵۵

www.sukkurvi.com

۳۳۰ اہم ہدایت ۳۵۶
۳۳۱ طوافِ زیارت ۳۵۷
۳۳۲ خواتین کے خاص مسائل ۳۵۸
۳۳۳ حج کی سعی ۳۵۹
۳۳۴ ۱۱ر ذی الحجہ، حج کا چوتھا دن ۳۵۹
۳۳۵ رمی کے اوقات ۳۶۰
۳۳۶ ۱۲ر ذی الحجہ، حج کا پانچواں دن ۳۶۱
۳۳۷ حج پورا ہوا ۳۶۲
۳۳۸ حج سے واپسی اور طوافِ وداع ۳۶۴
۳۳۹ خواتین کے خاص مسائل ۳۶۵
۳۴۰ مدینہ منورہ ۳۶۷
۳۴۱ عظیم سعادت ۳۶۸
۳۴۲ مسجدِ نبوی ﷺ میں حاضری ۳۶۹
۳۴۳ روضۂ اقدس ﷺ پر حاضری اور سلام ۳۷۰
۳۴۴ خواتین کے خاص مسائل ۳۷۳
۳۴۵ چالیس نمازیں ۳۷۴
☆ مسجدِ قباء میں دو رکعت سے عمرہ کا اجر وثواب ۳۷۵
۳۴۶ مختصر دستور العمل ۳۷۵
۳۴۷ مدینہ منورہ سے واپسی ۳۷۶
۳۴۸ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ یا جدہ آنا ۳۷۷
۳۴۹ وطن واپس آنا ۳۷۸

www.sukkurvi.com

۳۵۰ طواف اور سعی کے لئے خاص دعائیں ۳۷۹
۳۵۱ ملتزم اور مقام ابراہیم کے لئے دعا ۳۷۹
۳۵۲ سفرِ حج کا ضروری سامان ۳۸۰
۳۵۳ ضروری ہدایات ۳۸۱
۳۵۴ روزانہ کے معمولات ۳۸۳

حج کا طریقہ قدم بقدم

۳۵۵ حج کا طریقہ قدم بقدم ۳۸۵
۳۵۶ عمرہ کا طریقہ ۳۸۷
۳۵۷ عمرہ کا احرام ۳۸۸
۳۵۸ مکہ معظمہ کا سفر ۳۸۹
۳۵۹ طواف ۳۹۰
۳۶۰ سعی ۳۹۳
۳۶۱ حج کا طریقہ ۸/ذی الحجہ، حج کا پہلا دن ۳۹۵
۳۶۲ ۹/ذی الحجہ، حج کا دوسرا دن ۳۹۶
۳۶۳ ۱۰/ذی الحجہ، حج کا تیسرا دن ۳۹۷
۳۶۴ ۱۱/ذی الحجہ، حج کا چوتھا دن ۳۹۸
۳۶۵ ۱۲/ذی الحجہ، حج کا پانچواں دن ۳۹۹

www.sukkurvi.com

۳۶۶ مدینہ طیبہ کی حاضری........................ ۴۰۰

دُعائے عرفات

۳۶۷ عرضِ مُرتب........................ ۴۰۶
۳۶۸ عرفات........................ ۴۰۷
۳۶۹ بے انتہا بخشش........................ ۴۰۷
۳۷۰ اجتماع پر فخر........................ ۴۰۷
۳۷۱ دعاء قبول ہونا........................ ۴۰۸
۳۷۲ کامل مغفرت........................ ۴۰۸
۳۷۳ دوزخ سے آزادی........................ ۴۰۹
۳۷۴ حاجی کی سفارش........................ ۴۱۰
۳۷۵ بڑا گناہ گار........................ ۴۱۱
۳۷۶ عمل باعثِ مغفرت........................ ۴۱۱
۳۷۷ عرفات میں انبیاء علیہم السلام کی دعا........................ ۴۱۲
۳۷۸ عرفات میں حضور ﷺ کی دعائیں........................ ۴۱۲
۳۷۹ میدان عرفات کے مسنون اعمال........................ ۴۱۴
۳۸۰ دعاءِ عرفات........................ ۴۱۵
۳۸۱ دعاءِ والہانہ........................ ۴۱۸
۳۸۲ استغفار باعثِ نجات........................ ۴۳۴
۳۸۳ دعاء........................ ۴۶۱

www.sukkurvi.com

سلام کا طریقہ

حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں؟

۳۸۴ حج سے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں.................. ۴۷۴

۳۸۵ دنیا کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے.................. ۴۷۵

۳۸۶ حج سے ملنے والا درس.................. ۴۷۶

۳۸۷ عبادات میں سب سے اہم فریضہ.................. ۴۷۷

۳۸۸ سب سے زیادہ نماز کی اہمیت.................. ۴۷۸

۳۸۹ نماز کے بارے میں کچھ غفلتیں.................. ۴۷۹

۳۹۰ زکوۃ میں پائی پائی کا حساب ضروری ہے.................. ۴۸۰

۳۹۱ زکوۃ مستحق تک پہنچانا ضروری ہے.................. ۴۸۰

۳۹۲ فرائض کی کمی نوافل سے پوری ہوگی.................. ۴۸۰

۳۹۳ اشراق، چاشت، سنن اور نوافل.................. ۴۸۱

۳۹۴ نماز اوابین کی فضیلت.................. ۴۸۲

۳۹۵ قیام اللیل کی چار رکعت.................. ۴۸۲

۳۹۶ قیام اللیل کا ثواب شب قدر کے برابر.................. ۴۸۲

۳۹۷ نوافل اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ذریعہ ہیں.................. ۴۸۳

www.sukkurvi.com

۳۹۸ قرآن سے تعلق جوڑنا چاہیے........ ۴۸۳

۳۹۹ ذکر اللہ سے پریشانی کم ہو جاتی ہے........ ۴۸۵

۴۰۰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت محمدیہ کو وصیت........ ۴۸۶

۴۰۱ دین کے پانچ شعبہ جات........ ۴۸۷

۴۰۲ علمائے حق سے وابستہ رہنا چاہیے........ ۴۸۷

۴۰۳ حلال طریقے سے روزی کمانا فرض ہے........ ۴۸۹

۴۰۴ رزق حلال کی برکت کا ایک واقعہ........ ۴۹۰

۴۰۵ رزقِ حلال کے بے شمار فوائد........ ۴۹۲

۴۰۶ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں........ ۴۹۲

۴۰۷ نیک صحبت اور بری صحبت کی مثال........ ۴۹۴

۴۰۸ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا ایک واقعہ........ ۴۹۵

۴۰۹ تبلیغی جماعت میں وقت لگائیں........ ۴۹۶

www.sukkurvi.com

حج کے فضائل

www.sukkurvi.com

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ضبط و ترتیب
مولانا محمد قاسم امیر ثانی

مکتبۃ الاسلام کراچی

حج اور عمرہ

کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الحاج و العمار وفد الله، ان دعوه أجابهم و ان استغفروه غفرلهم. (مشکوة المصابیح: ۲۲۳)

"حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعا کریں تو اللہ پاک قبول فرماتے ہیں، اور اگر وہ بخشش چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخش دیتے ہیں۔"

www.sukkurvi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.sukkurvi.com

الحمد للّٰه نحمدهٗ ونستعينهٗ ونستغفرهٗ ونؤمِنُ بهٖ ونتوكل عليه ونعوذ باللّٰه من شرورِ أنفسنا ومن سيئاتِ أعمالنا مَن يهدهِ اللّٰه فلامُضِلّ لهٗ وَمَنْ يُضللهُ فلاهَادِيَ لهٗ وَاشهد أن لا اِلٰه اِلاَّ اللّٰه وحدهٗ لاشريک لهٗ واشهد أنَّ سيدنا ونَبينَا ومولانَا محمدًا عبدهٗ ورسولهٗ صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وعلىٰ آلهٖ وَاَصْحَابهٖ وبارک وسلَّمَ تسليماً كثيراً كثيرا.

اما بعد!

فأعوذ باللّٰه من الشيطان الرجيم. بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْن. (آل عمران: ۹۷)

صدق اللّٰه العظيم

ہدیۂ تبریک

میرے قابلِ احترام بزرگو اور محترم خواتین! میں سب سے پہلے آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ امسال آپ نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا ہے اور قرعہ اندازی میں آپ کا نام نکل آیا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس سال عمرۂ مبرورہ اور حجِ مبرور نصیب فرمائیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حرمین شریفین میں وہاں کا آداب ملحوظ رکھتے ہوئے سنّت کے مطابق اور احکام شرع کی تابعداری کرتے ہوئے حاضری کی توفیق عطا فرمائیں اور اللہ جل شانہ اس مبارک گھر کا صحیح صحیح حق ادا کرنے والوں کا ہمیں ثواب عطا فرمائیں اور جس طرح انہیں اپنی رحمتوں، برکتوں سے مالا مال فرماتے ہیں ہمیں بھی مالا مال فرمائیں، اللہ جل شانہ ہماری حاضری کو بھی قبول فرمائیں اور اپنی رضا و خوشنودی کا ذریعہ بنائیں اور اس حاضری کو ہم سب کے لئے آخری حاضری نہ بنائیں بلکہ تا زندگی بار بار حاضریوں کا ذریعہ بنائیں۔

مدینہ طیبہ کے متعلق چند اشعار

مدینہ طیبہ کے سلسلے میں حضرت والد صاحب رحمہ اللہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:۔

مدینہ جاؤں پھر آؤں مدینے پھر جاؤں
الٰہی! عمر اس میں تمام ہو جائے

اور یہ شعر بھی پڑھا کرتے تھے:۔

www.sukkurvi.com

یہی ہے تمنا یہی ہے آرزو
یہی تو سنانے کو جی چاہتا ہے
مدینہ کو جاؤں پلٹ کر نہ آؤں
وہیں گھر بنانے کو جی چاہتا ہے
سلامٌ علیک نبی مکرم
سلام علیک نبی معظم
خدا کی قسم تیرے روضے پہ آکر یہ ہر دم
یہی سنانے کو جی چاہتا ہے
سیاہ کاریوں کی فراوانیاں ہیں
پریشانیاں ہیں پریشانیاں ہیں
جبیں تیرے قدموں میں ایک روز رکھ کر
گناہ بخشوانے کو جی چاہتا ہے

اللہ جل شانہ اپنے فضل سے یہ حاضری بھی عطا فرمائیں اور اس کے بعد بھی مزید بار بار حاضریاں عافیت اور قبولیت کے ساتھ عطا فرمائیں۔

حج سنتِ انبیاء ہے

حج کرنا جس طرح حضور ﷺ کی سنت ہے اس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سرکار دو عالم ﷺ تک آنے والے انبیاء علیہم السلام کی بھی سنت ہے جب جنت سے حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں اتارا گیا تو ایک روایت کے مطابق وہ ہندوستان میں اترے اور وہاں سے آپ نے پیدل حج فرمایا۔

www.sukkurvi.com

دورانِ طواف فرشتوں کی تسبیح

جب آپ مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے بلکہ خانہ کعبہ کے نزدیک پہنچے تو ملائکہ نے آپ کا استقبال کیا انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کا یہ آنا مقبول ہے اور آپ کا حج مبرور ہے، حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے پوچھا: "کیا تم نے بھی اس خانہ کعبہ کا حج کیا ہے؟" انہوں نے جواب دیا: "ہاں ہم نے آپ کے آنے سے دو ہزار سال پہلے اس کا حج کیا ہے"، آپ نے ان سے پوچھا تم طواف کے دوران کیا پڑھا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پڑھا کرتے تھے، حضرت آدم علیہ السلام نے بھی دورانِ طواف یہی کلمات ادا کئے اور آج بھی افضل یہی ہے کہ جب آدمی طواف شروع کرے تو

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

کہنے کے بعد

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ .

پڑھے، رکنِ یمانی تک یہی پڑھتا چلائے اور رکنِ یمانی پر جا کر پھر جو دعا منقول اور مسنون ہے وہ پڑھے یعنی یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا آتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ .

www.sukkurvi.com

اور حجرِ اسود تک اسی طرح دعا کرتا چلا جائے اور پھر حجر اسود کا استلام یا اس کا اشارہ کرنے کے بعد پھر

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

پڑھے، یہ وہ کلمات ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال پہلے ملائکہ نے خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے پڑھے تھے اور آج سرکار دو عالم جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سے بھی یہ کلمات ثابت ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کے حج

لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ستر حج پیدل کئے اور آپ کے بعد حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے ان کی قوم کے طوفان میں غرق ہونے سے پہلے حج کیا ہے۔

جبرئیل امین کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسکِ حج کی تعلیم

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کو دوبارہ تعمیر کیا اور تعمیر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا اللہ ہم نے آپ کے اس گھر کو آپ کے حکم کے مطابق تعمیر کر دیا ہے، اب ہمیں حج کا طریقہ بتا دیجئے تا کہ ہم اس کا حج کریں، حضرت جبرئیل امین تشریف لائے اور انہوں نے مناسک حج بتلائے اور ساتھ چل کر اور ایک ایک جگہ لے جا کر ان سے وہ مناسک ادا کروائے، اس طرح حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حج ادا فرمایا اور حج کا رکنِ اعظم وقوف عرفہ ہے جو میدانِ عرفات میں ادا ہوتا ہے حضرت جبرئیل امین نے وہ ادا

کروایا، منیٰ، عرفات، مزدلفہ لے گئے وہاں پہنچ کر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عرض کیا کہ مناسک حج آپ کو اچھی طرح معلوم ہوگئے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں معلوم ہوگئے، اس لئے میدان عرفات کو عرفات کہتے ہیں کہ عرفات کے معنی جاننے، پہچاننے اور معلوم کرنے کے ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے تمام انسانوں میں اعلانِ حج

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ:

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ. (الأنبياء: ٢٧)

ترجمہ

"اور لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کردو، (اس اعلان سے) لوگ تمہارے پاس (یعنی تمہاری اس عمارت مقدسہ کے پاس حج کو) چلے آئیں گے، پیادہ بھی اور (جو اونٹنیاں سفر کے مارے) دبلی (ہوگئی ہوں گی ان) اونٹنیوں پر (سوار ہوکر) بھی جو کہ دور دراز راستوں سے پہنچی ہوں گی، تاکہ اپنے فوائد کے لئے آموجود ہوں، اور تاکہ ایام مقررہ (یعنی ایام قربانی) میں ان مخصوص چوپاؤں پر اللہ کا نام لیں جو خدا تعالیٰ نے ان کو عطا کئے۔"

www.sukkurvi.com

مطلب یہ کہ اب لوگوں کو اس گھر کا حج کرنے کے لئے بلاؤ، لوگوں کو دعوت دو تاکہ وہ حج کے لئے آئیں اور میرے اس گھر کا طواف کریں اور مناسک حج ادا کریں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں کیا اور میری آواز کیا، میں آواز دوں گا تو کون میری آواز سنے گا اور کہاں تک میری آواز جائے گی؟ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اعلان کرنا تمہارا کام ہے اور آواز پہنچانا ہمارا کام ہے، چنانچہ اللہ پاک نے آواز پہنچائی اور اسی ''ندائے ابراہیمی'' کے نتیجے میں آج تک لوگ ہزاروں میل کا سفر طے کر کے اور حیرتناک حد تک سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے بیت اللہ شریف تک پہنچتے ہیں، اس آیت کے تحت تفسیر جلالین کے حاشیہ میں یہ قصہ درج ہے کہ محمد بن یاسینؒ کہتے ہیں کہ دورانِ طواف ایک شیخ نے مجھ سے کہا کہ: ''من أين أنت؟'' (کہاں سے آئے ہو؟) میں نے کہا: ''خراسان سے''، اس نے پوچھا کہ خراسان اور بیت اللہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ میں نے کہا: ''یہی کوئی دو تین مہینے کا'' اس نے کہا:

فأنتم جيران البيت.

ترجمہ

''تو تم بیت اللہ کے پڑوسی ہوئے، (یعنی یہیں قریب سے آئے ہو)۔''

میں نے پوچھا: ''آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا: ''میں برسوں کی مسافت طے کر کے آیا ہوں، میرے سفر کا اندازہ تم اس سے لگاؤ کہ میں گھر سے نکلا تھا تو جوان تھا اور یہاں پہنچا ہوں تو بوڑھا ہو چکا ہوں'' میں نے کہا:

واللہ هذه الطاعة الجميلة و المحبة الصادقة

www.sukkurvi.com

''بخدا! اچھی فرمانبرداری اور سچی محبت یہی ہے''

اس نے مسکرا کر یہ اشعار کہے:

زر من هويت و ان شطت بك الدار
وحال من دونه حجب و أستار
لا يمنعنك بعد عن زيارته
ان المحب لمن يهواه زوار

(۱)...... جس سے تمہیں محبت ہو، اس کا گھر اگر چہ تم سے کتنا ہی دور ہو اور تمہارے اور اس کے بیچ کتنے ہی پردے حائل ہوں اس سے ملاقات کے لئے ضرور جاؤ۔

(۲)...... محبوب کے گھر کی دوری تمہارے لئے ملاقات کے سلسلہ میں ہرگز رکاوٹ نہ بنے، کیوں کہ دستور زمانہ یہ ہے کہ عاشق محبوب کی ملاقات کے لئے سفر کیا ہی کرتا ہے۔

بہر حال! حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم پر بیٹھ گئے جو جنت کا ایک پتھر ہے جس پر بیٹھ کر آپ نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کی تھی اور جب آپ اس پر بیٹھے تو ایک قول کے مطابق وہ اتنا بلند ہوا کہ پہاڑوں سے بھی اونچا ہو گیا اور تمام زمین کو سمیٹ کر ان کے قریب کر دیا گیا، وہاں آپ نے کھڑے ہو کر دائیں بائیں آگے پیچھے، مشرق، مغرب، شمال وجنوب ہر جانب اعلان کیا کہ اے لوگو! اللہ کے گھر کا حج کرو، آؤ اللہ کے گھر کا حج کرو اور مناسک حج انجام دو، چنانچہ آپ کی آواز پر ہر جانب سے لبیک اللھم لبیک کی صدائیں بلند ہوئیں، اور جس جس نے ان کے اس اعلان پر لبیک کہی ان

www.sukkurvi.com

سب کو حج کی توفیق ہوگی اور وہ سب اپنے اپنے زمانے میں اور اپنے اپنے وقت پر بیت اللہ کے حج کے لئے رواں دواں ہوں گے، اس لئے ہمارے لئے اور آپ کے لئے بڑی سعادت کی بات ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے اس راہ میں ہمارا قدم رکھوادیا ہے، اب اللہ پاک حج وعمرہ کا احرام بندھوا کر لبیک بھی کہلوادیں اور لبیک کہتے ہوئے حاضری بھی عطا فرمادیں اور قبولیت بھی عطا فرمادیں، آمین ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حج کرنا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنّت ہے۔

بنی اسرائیل کے ایک ہزار پیغمبروں کا حج

ایک روایت میں ہے کہ:

> بنی اسرائیل کے ایک ہزار پیغمبر ایسے ہیں کہ جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو انہوں نے پیروں سے جوتے نکال دیئے، ننگے پیر حدود حرم میں داخل ہوئے۔

یعنی انہوں نے اللہ کے گھر کا اتنا ادب کیا کہ خانہ کعبہ اور مسجد حرام میں تو سب جوتے اتار کر ہی داخل ہوتے ہیں لیکن مسجد حرام سے پہلے ایک مقام حدِ حرم کہلاتی ہے، اس میں داخل ہوتے ہی ہر نیکی ایک لاکھ گنا ہوجاتی ہے، جب وہ اس حد کے قریب پہنچے تو خانہ کعبہ کے احترام میں جوتے بھی اتار دیئے اور پچھلی امتوں میں یہ بھی ہوتا تھا کہ جب کسی نبی کی امت پر عذاب آجاتا اور ان کی قوم اس عذاب میں ہلاک کردی جاتی تو وہ اس علاقے سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ تشریف لے آتے تھے اور باقی زندگی مکہ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزار دیتے تھے اور پھر وہیں ان کا انتقال ہوجاتا تھا۔

www.sukkurvi.com

بیت اللہ کے قریب ستتر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں

چنانچہ لکھا ہے کہ خانہ کعبہ اور حجر اسود، مقام ابراہیم اور زمزم یہ تینوں چیزیں قریب قریب ہیں، تینوں میں معمولی فاصلہ ہے، حجر اسود تو خانہ کعبہ کے ایک کونے میں ہے جہاں سے طواف شروع ہوتا ہے اور مقام ابراہیم یہ حطیم سے ذرا سا فاصلے پر ہے اور زمزم کا کنواں اس سے کافی فاصلے پر ہے ان تینوں کے درمیان ستتر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں جو اپنے اپنے زمانے میں یہاں پر دفن کیے گئے، اسی طرح حطیم جو حقیقت میں خانۂ کعبہ کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہمارے لئے یہ آسان ہوگیا کہ ہم خانہ کعبہ کے اندر جانے کی فضیلت حاصل کرسکتے ہیں، حطیم میں حضرت اسماعیل علیہم السلام مدفون ہیں اور اس میں ان کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کا مزار ہے اور اس میں وہ ایک خاص الخاص جگہ بھی ہے جہاں خود سرکار دو عالم جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی ہے، وہ جگہ میزاب رحمت کے نیچے ہے، میزاب رحمت خانہ کعبہ کے پرنالے کو کہتے ہیں جہاں سے پانی گرتا ہے، اس کے نیچے اس طرح کھڑے ہوں کہ پرنالے کے شروع کا حصہ ہمارے سر پر ہو اور ہم اس کے بالکل نیچے ہوں، یہ وہ جگہ ہے جہاں سرکار دو عالم جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے۔

حاجی کے ساتھ دائیں بائیں کی چیزوں کا تلبیہ پڑھنا

حج کی سعادت بہت بڑی سعادت ہے، حرمین شریفین کی حاضری اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس نعمت کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے، اس نعمت کی فضیلت

www.sukkurvi.com

حدیث شریف میں یہ آئی ہے کہ:

ما من مسلم یلبی الا لبی من عن یمینه و شماله من

حجر أو شجر أو مدر حتی تنقطع الأرض من ههنا و ههنا.

(مشکوٰة المصابیح)

ترجمہ

''جب کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو مشرق ومغرب میں زمین کے آخری کنارے تک تمام پتھر، درخت اور مٹی کے ڈھیلے اس کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہیں''

مطلب یہ کہ جب کوئی شخص احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتا ہے اور لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں جانب زمین کے آخری کنارے تک اور بائیں جانب زمین کے آخری کنارے تک جتنی بے جان چیزیں ہیں چاہے وہ درخت ہوں چاہے وہ پتھر ہوں چاہے وہ ٹیلے ہوں وہ بھی اس کے ساتھ لبیک کہتے ہیں، ان کی لبیک اگرچہ ہمیں سنائی نہیں دیتی لیکن سرکار دو عالم جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد برحق ہے اس لئے یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ تمام چیزیں آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق لبیک کہتی ہیں۔

اس طرح حاجی لبیک کی صداؤں میں خانہ کعبہ کی طرف رواں دواں ہوتا ہے چاہے وہ پیدل چل رہا ہو یا سواری پر ہو لیکن جیسے جیسے وہ لبیک کہتا ہے اس کے ساتھ دوسری چیزیں بھی لبیک کہتی ہیں۔

www.sukkurvi.com

احرام باندھنے کے بعد ایک مستحب عمل

احرام باندھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ محرم کثرت سے لبیک پڑھے، مرد حضرات درمیانی آواز سے لبیک کہیں اور خواتین آہستہ آہستہ آواز سے لبیک کہیں لیکن بکثرت لبیک کہیں اور جب لبیک کہیں تو کم ازکم تین دفعہ کہیں اور تین دفعہ کہنے کے بعد کم ازکم ایک دفعہ درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ
سَخَطِکَ وَالنَّارِ.

ترجمہ

"اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔"

یہ جامع ترین دعا ہے، کوئی اور دعا بھی آپ مانگ سکتے ہیں لیکن یہ دعا منقول ہے تو جب لبیک کہیں تو تین دفعہ کہیں اور درمیانی آواز سے کہیں اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور اس کے بعد یہ دعا مانگیں۔

www.sukkurvi.com

تلبیہ کے متعلق ہماری ایک کوتاہی

ہمارے اندر یہ بڑی کوتاہی آگئی ہے کہ لبیک بہت کم کہی جاتی ہے حالانکہ احرام باندھنے کے بعد بہترین ذکر تلبیہ ہے، جتنے بھی اذکار ہیں ان میں سب سے افضل ذکر تلبیہ ہے جو سب سے ثواب کے اعتبار سے افضل ہے اور بڑا عظیم ہے کہ ہمارے دائیں بائیں کی ساری چیزیں بھی تلبیہ پڑھتی ہیں پھر ہم اس سے اپنے آپ کو محروم کریں تو بڑی محرومی کی بات ہے اس لئے اس بات کی نیت کر لینی چاہئے کہ انشاء اللہ

تعالیٰ احرام باندھنے کے بعد خوب تلبیہ پڑھیں گے۔

تلبیہ کے متعلق ہماری دوسری کوتاہی

تلبیہ کے متعلق ہماری دوسری کوتاہی اجتماعی شکل میں تلبیہ پڑھنا ہے، عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ بس میں کوئی ایک آدمی بلند آواز سے تلبیہ پڑھے گا اور پھر اس کے ساتھ ساتھ باقی لوگ بھی تلبیہ پڑھیں گے، یہ حج میں آپ کو بکثرت نظر آئیگا اور جو پہلے جا چکے ہیں انہوں نے دیکھا بھی ہوگا یہ بھی کوتاہی ہے، یہ طریقہ صحیح نہیں ہے، اس میں دو پہلو ہیں، ایک تو یہ ہے کہ اس کا مقصد صرف دوسروں کو یاد کرانا ہو، معلّم یا بس کا امیر لوگوں کو تلبیہ سکھانے کے لئے اس طرح پڑھے تو اس کی گنجائش ہے لیکن یہ سمجھنا کہ تلبیہ پڑھنے کا یہی طریقہ ہے یہ صحیح نہیں اس سے بچنا چاہئے، تلبیہ کا عمل انفرادی عمل ہے جیسا کہ احرام ہر آدمی الگ الگ باندھتا ہے، طواف ہر آدمی کا ذاتی عمل ہے، سعی انفرادی عمل ہے، سارے مناسک محرم کو اپنے طور پر ادا کرنے ہوتے ہیں، یہ اجتماعی طریقہ لوگوں نے اپنی طرف سے ایجاد کیا ہے جو کہ ثابت نہیں اور جو خود ثابت نہ ہو اسے چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ یہ مناسک حج ہمارے بنائے ہوئے نہیں، سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے ہیں، جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس طرح کرنا چاہئے، آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق کیا گیا عمل انشاء اللہ مقبول ہوگا اور ہمارا طریقہ خواہ کتنا ہی خوبصورت ہو اور نیک نیتی پر مبنی ہو اگر وہ سنت اور شریعت کی تعلیمات کے خلاف ہے تو وہ اللہ کے ہاں مقبول نہیں۔

www.sukkurvi.com

تلبیہ کی ایک اور فضیلت

ایک حدیث میں ہے کہ جب آدمی احرام باندھنے کے بعد تلبیہ پڑھ کر ایک دن گذارتا ہے اور جب یہاں سے کوئی عمرے کے لئے جاتا ہے تو ایک دن تو عام طور پر لگ جاتا ہے، حج میں بھی ایک دو دن تو لگ ہی جاتے ہیں جس کے اندر وہ برابر تلبیہ پڑھ سکتا ہے اور پڑھنے والے پڑھتے بھی ہیں، حدیث میں اس کی یہ فضیلت آئی ہے کہ جس دن اس نے تلبیہ پڑھا ہے اس دن جب سورج غروب ہوتا ہے تو وہ اس کے سارے گناہ لے کر ڈوبتا ہے اور یہ محرم گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائیگا جیسا اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنا تھا، اتنا اس کا ثواب اور اجر ہے، رہے گناہ کبیرہ تو وہ توبہ سے معاف ہو جاتے ہیں، جب چاہو سچی توبہ کرلو اور اپنے سارے گناہ معاف کرالو اس لئے احرام باندھنے کے بعد عمرہ کا احرام ہو یا حج کا بکثرت تلبیہ پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے تاکہ تلبیہ کی یہ سنت بھی ادا ہو اور یہ ثواب عظیم بھی حاصل ہو۔

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں

ایک حدیث میں ہے کہ:

الحاج و العمار وفد الله، ان دعوہ أجابهم و ان استغفروہ غفرلهم. (مشکوۃ المصابیح: ۲۲۲)

’’حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعا کریں تو اللہ پاک قبول فرماتے ہیں، اور اگر وہ بخشش چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخش دیتے ہیں۔‘‘

www.sukkurvi.com

حج وعمرہ کی کیسی عظیم فضیلت حدیث میں وارد ہوئی ہے کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ بخشش فرمائیں اور اگر وہ دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں، کتنی ان کی رحمت ہے، عنایت ہے اور توجہ ہے اور کس طرح وہ اپنے بندوں کو نوازنا چاہتے ہیں، میزبان کے ذمہ مہمان کا اکرام ضروری ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہمانوں کا ایسا اکرام کرتے ہیں کہ دنیا اس کی مثال نہیں دکھا سکتی، جیسے حاجی کا اکرام ہوتا ہے دنیا میں کہیں کسی کا ایسا اکرام ہوتا نہیں دیکھا گیا ہے ظاہراً بھی اکرام ہوتا ہے اور باطناً بھی اکرام ہوتا ہے، باطنی اکرام یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں قبول فرماتے ہیں اور اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور بخشش فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اکرام کا ایک بہت بڑا پہلو یہ بھی ہے کہ حدیث میں سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

> ''اللہ تعالیٰ حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں کے بارے میں اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے گھر والوں کے چار سو افراد کے حق میں قبول فرماتے ہیں''۔

اگر کوئی حاجی دعا کرے کہ یا اللہ ہمارے فلاں بھائی کو یا بہن کو آپ معاف فرما دیجئے گو وہ قابلِ گرفت ہیں مگر عرض کرتا ہوں کہ آپ میری درخواست ان کے حق میں قبول فرما کر ان کے ساتھ درگذر کا معاملہ فرمائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا اور درخواست قبول فرماتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا اکرام ہے اور حج کرنا کتنی بڑی دولت ہے، اس کی قدر کریں، اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کے فضائل جانیں اس کے لئے فضائلِ حج کتاب کافی ہے، حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ کی ہے

www.sukkurvi.com

اسی کا نچوڑ اور خلاصہ وہ کتاب ہے جو آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہے کہ ''حج فرض میں جلدی کیجئے'' یہ اس کا خلاصہ ہے ہم اسے پڑھیں تاکہ ہمیں حج وعمرہ کا ثواب، مسجدِ حرام، منی، مزدلفہ آنے کا ثواب، مسجدِ نبوی کا ثواب، روضۂ اقدس پر حاضری کی سعادت اور اس کا اجر وثواب معلوم ہو، جب معلوم ہوگا تو قدر ہوگی، فضائل سے شوق پیدا ہوگا اور جی چاہے گا کہ یہ نعمت ہم بھی حاصل کریں، پہلے خلاصہ کا مطالعہ کرلیجئے، پھر تفصیل کے لئے ''فضائلِ حج'' کا مطالعہ کرلیجئے ایک دو دفعہ فضائلِ حج کا مطالعہ ہوجائے تو اس نعمت کی قدر دل میں اچھی طرح پیدا ہوجائیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

جس پر حج فرض ہوگیا اس پر حج کے ضروری مسائل سیکھنا فرض ہے

جس پر حج فرض ہوجائے اس پر حج کے مسائل کو بقدرِ ضرورت جاننا بھی فرض ہوجاتا ہے اس سلسلے میں بھی ہمارے اندر بہت کوتاہی پائی جاتی ہے، نماز فرض ہے مگر نماز کے ضروری مسائل سے بے خبر ہیں، یاد رکھئے جس طرح حج فرض ہے اس طرح حج کے ضروری مسائل کا جاننا بھی ضروری ہے، اس سلسلے میں دو باتوں کا جاننا بے حد ضروری ہے، حج وعمرہ کا طریقہ کیا ہے؟ دوسرے ضروری مسائل کیا ہیں؟

مطالعہ صرف معتبر علماء کی کتابوں کا کیا جائے

حج وعمرہ کے مسائل کا الحمدللہ اردو میں اتنا مواد ہے اور اتنی کتابیں موجود ہیں کہ آسان بھی، مختصر بھی، ہر آدمی کے مزاج کے مطابق کتابیں موجود ہیں ان سے استفادہ کرنا چاہئے، تاہم ایک شرط کی پاسداری بے حد ضروری ہے، وہ یہ کہ معتبر علماء

www.sukkurvi.com

کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے، کیونکہ حج کے بارے میں ہمارے اندر دو طرح کی کتابیں پائی جاتی ہیں، ایک معتبر علماء کی کتابیں، دوسرے ان حاجیوں کی جنھوں نے بار بار حج کر کے کتابیں لکھی ہیں جس میں سرکاری کتابیں بھی ہیں اور غیر سرکاری بھی، ایسی کتابیں اکثر غلط ہوتی ہیں اور ایسی کتابیں اکثر تقسیم ہوتی ہیں اور مفت ملتی ہیں، ان میں اکثر مسائل غلط ہوتے ہیں، ایسی کتابوں کے مطالعہ سے مکمل اجتناب ضروری ہے۔

www.sukkurvi.com

حج وعمرہ کے لئے چند رہنما کتابوں کا تعارف

صرف معتبر علماء کی کتابیں جیسے مفتیِ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب ''احکام حج'' ہے، ان کے صاحبزادے حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی کتاب ''رفیقِ حج'' ہے، ایسے ہی حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحبؒ نے ''معلم الحجاج'' لکھی ہے، اسی طرح ناچیز کا بھی پورا ایک سیٹ ہے، خواتین کے لئے ''خواتین کا حج''، مردوں کے لئے ''حج وعمرہ''، اور دونوں کے لئے ''دعاء عرفات''، اور دونوں کے لئے ''حج کا طریقہ قدم بقدم'' تحریر کیا گیا ہے، یہ کتابیں بہت ہی مختصر ہیں، اس میں سنت کے مطابق حج وعمرہ کا طریقہ، آداب، مدینہ منورہ کی حاضری، مسجدِ نبوی میں روضۂ اقدس پر ادب کے ساتھ سلام پیش کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اور عام طور پر پیش آنے والے ضروری ضروری مسائل بھی لکھے گئے ہیں، اور ایک دعاء عرفات ہے جس کا نام تو دعاء عرفات ہے، مگر دعائیں اس کے اندر عام ہیں جو عمرے والے بھی مانگ سکتے

ہیں حج والے بھی مانگ سکتے ہیں، عرفات کے میدان میں بھی مانگ سکتے ہیں عرفات کے علاوہ دوسری جگہوں پر بھی وہ دعائیں مانگی جاتی ہیں اس لئے یہ کتاب ہر حاجی کے پاس ہونا ضروری ہے تاکہ وہ ابھی سے دعائیں مانگنا شروع کردے، مانگتا ہوا جائے اور لیتا ہوا آئے، سبحان اللہ۔

اوپر ذکر کی گئی کتابوں کے علاوہ احقر کا مرتب کردہ ایک خاص کتابچہ ہے مدینہ منورہ کے لئے ''درود وسلام کا حسین مجموعہ'' اس میں خاص خاص درود لکھے گئے ہیں جو چھوٹے چھوٹے اور آسان ہیں اور بڑے ہی فضیلت والے ہیں، یہ بھی ہر حاجی کے پاس ہو تو اچھا ہے ابھی سے پڑھنا شروع کردیں اور پڑھتے ہوئے جائیں اور روضۂ اقدس پر جا کر پیش کریں اور وہاں سے سعادت عظمیٰ حاصل کر کے لوٹیں، بہر حال حج وعمرہ کرنے کا طریقہ جاننا اور اس کے ساتھ ساتھ ضروری مسائل کا جاننا بے حد ضروری ہے، ہمارے اندر اس سلسلہ میں کوتاہی بہت زیادہ پائی جاتی ہے جسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔

www.sukkurvi.com

معتبر عالم اور مفتی کی ضرورت

یہاں آدمی کتنا ہی مطالعہ کرلے سیکھ لے مگر وہاں جا کر کہیں نہ کہیں کوئی ایسی صورت پیش آہی جاتی ہے کہ اس کے لئے کسی سے دریافت کرنا ہی پڑتا ہے اس لئے وہاں کسی معتبر عالم ومفتی سے پوچھ لینا چاہئے اور حج کے گروپوں میں بھی کسی معتبر عالم ومفتی کو ساتھ رکھنے کا اہتمام کیا جائے، تاکہ وہ لوگوں کو صحیح مسائل بتاسکے اگر مفتی نہ بھی ہوں تو آج کل اللہ تعالیٰ نے موبائل کی ایسی نعمت عطا فرمادی ہے کہ اس سے

رابطہ آسانی سے ہوسکتا ہے اور موبائل بھی عام ہوتے جارہے ہیں جس طرح آپ یہاں کسی مستند دینی ادارے یا معتبر مفتی سے رابطہ کرسکتے ہیں اسی طرح آپ مکہ مکرمہ میں رہ کر بھی بآسانی ان سے رابطہ کرسکتے ہیں، منی، عرفات سے بھی کرسکتے ہیں، اب تو کوئی مسئلہ ہی نہیں لہذا اہل فتویٰ علماء کرام سے وہاں سے رابطہ رکھیں، کوئی مسئلہ پیش آجائے، رابطہ کریں، پوچھیں اور عمل کریں ایک دوسرے سے ہرگز نہ پوچھیں، دوسرا کوئی غیر عالم اور غیر مفتی مسئلہ بتاتا ہے تو اکثر غلط بتلاتا ہے کیوں کہ عموماً وہ ایک مسئلہ کو دوسرے مسئلے پر قیاس کرکے بتلاتا ہے اس لئے ایسے لوگوں سے ہرگز نہ پوچھیں، اسی طرح مقامی علماء سے بھی ہرگز نہ پوچھیں کیونکہ وہاں کے مقامی علماء اکثر غیر مقلد اور سلفی ہیں اور غیر مقلد اور سلفیوں سے جیسے یہاں مسئلہ پوچھنا درست نہیں اسی طرح وہاں بھی پوچھنا درست نہیں، ان کا مسلک الگ ہے ہمارا مسلک الگ ہے، کیونکہ وہ اپنے مسلک کے مطابق بتائیں گے ہمارے مسلک کے مطابق نہیں بتائیں گے اور ہمارے اور ان کے مسلک میں بڑا فرق ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے مسلک کے مطابق درست بتائیں اور وہ ہمارے مسلک کے مطابق درست نہ ہو، اس میں بھی لوگوں سے بہت کوتاہی ہوجاتی ہے، مطاف میں جگہ جگہ حلقے بنے ہوتے ہیں اور وہاں کے عالم ان کے سوالات کے جوابات دیتے رہتے ہیں اور اردو میں بھی جوابات دیئے جاتے ہیں اور ہمارے ناواقف حاجی انہیں سے پوچھ کر عمل کرتے ہیں اور جو علماء حنبلی ہیں ان کا مسلک الگ ہے اور حنفیہ کا مسلک الگ ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اہلِ فتویٰ علماء کرام سے مسئلہ پوچھیں بلکہ

www.sukkurvi.com

ان علماء کے موبائل نمبر اپنے ساتھ لے کر جائیں اور ضرورت کے وقت ان سے رابطہ کرلیں اور مکہ مکرمہ میں مدرسہ صولتیہ بھی حنفی علماء کا معروف مدرسہ ہے اور وہ بھی حج کے زمانے میں مسائل بتانے میں اپنے ہاں اہل فتویٰ علماء کرام کو جمع کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، وہاں سے آپ پوچھ سکتے ہیں اور وہاں کا نمبر بھی آپ اپنے پاس رکھ لیں اور بوقت ضرورت ان سے رابطہ کریں، البتہ مدینہ منورہ میں ایسا کوئی ادارہ ہمارے علم میں نہیں ہے کہ ان سے آپ رجوع کرسکیں اور مدینہ میں اتنے مسائل پیش بھی نہیں آتے اس لئے کہ وہاں حج نہیں ہوتا۔

حدودِ حرم میں ہر نیکی ایک لاکھ گنا ہو جاتی ہے

جب حاجی یا عمرہ کرنے والا حدودِ حرم میں قدم رکھتا ہے تو قدم رکھتے ہی ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ گنا بڑھ جاتا ہے، حدودِ حرم سے باہر ایک دفعہ سبحان اللہ کہو تو ایک دفعہ سبحان اللہ کہنے کا ثواب ہے اور حدودِ حرم میں داخل ہوتے ہی سبحان اللہ کا ثواب ایک لاکھ گنا بڑھ جاتا ہے، ایک روپیہ خیرات کریں تو ایک لاکھ روپے خیرات کرنے کے ثواب کے برابر ہے اور مدینہ منورہ میں ہر نیکی کا ثواب پچاس ہزار گنا بڑھا ہوا ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے گھر کی زیارت کرنے والوں کا اکرام کرتا ہے اور ان پر اپنا فضل وانعام فرماتا ہے اور خاص مسجد نبوی اور مسجد الحرام کے ثواب کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ حضرت انس ﷛ سے مروی ہے کہ:

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ گھر میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک گنا ہے (کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے گا تو ایک گنا ثواب ملے گا) اور محلہ کی مسجد میں نماز

www.sukkurti.com

پڑھے گا تو پچیس گنا ثواب ملے گا اور جامع مسجد میں اگر نماز پڑھے گا تو پانچ سو گنا نماز کا ثواب ہوگا اور بیت المقدس میں نماز پڑھے گا تو (ایک روایت کے مطابق) پچاس گنا ثواب ملے گا، عام روایات میں پچیس ہزار گنا ثواب ملنے کا ذکر ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھے گا تو اسے پچاس ہزار گنا ثواب ملے گا اور مسجد نبوی میں بھی پچاس ہزار گنا ثواب ملے گا اور مسجد الحرام میں نماز پڑھے گا تو ایک لاکھ نماز پڑھنے کے برابر اسے ثواب ہوگا، تو اس حدیث میں مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے ثواب کو برابر بتایا گیا ہے اکثر حدیثوں میں فرق ہے کہ مسجد اقصیٰ کی نماز کا ثواب پچیس ہزار گنا ہے اور مسجد نبوی کا ثواب پچاس ہزار گنا ہے۔

اس حدیث کی شرح میں شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ نے بعض علماء کے حوالے سے ایک عجیب وغریب توجیہ فرمائی ہے اور فرمایا کہ محلّہ کی مسجد کے مقابلے میں جامع مسجد میں پانچ سو گنا ثواب ہے اور جامع مسجد سے پچاس ہزار گنا ثواب ہے مسجد الاقصیٰ اور مسجد نبوی میں اور پچاس ہزار سے زیادہ ایک لاکھ گنا ثواب ہے، مسجد الحرام میں، اس کا مطلب یہ ہے کہ محلّہ کی پچیس نمازوں کو جامع مسجد کی پانچ سو نمازوں سے ضرب دیا جائے تو وہ اس کا ثواب ہوگا، جامع مسجد کی جو پانچ سو گنا نمازیں ہیں اس کو پچاس ہزار سے ضرب دو تو وہ مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئی نماز کا ثواب ہوگا اور پچاس ہزار مرتبہ کو ایک لاکھ مرتبہ سے ضرب دو تو وہ مسجد الحرام کا ثواب ہوگا، اس حساب سے حضرت شیخؒ نے فضائلِ نماز میں فرمایا ہے کہ مسجد نبوی کا ثواب تین نیل بارہ کھرب پچاس ارب نمازوں کا ثواب ہے اور مسجد الحرام کی نماز کا ثواب اکتیس سنگھ اور پچیس پدم نمازوں کا ثواب ہے۔

www.sukkurvi.com

اللہ کی رحمت لامحدود ہے اس لئے آپ اس ثواب پر حیران نہ ہوں، ان کی عطا میں کوئی کمی نہیں، ہاں ہمارے مانگنے میں کوتاہی ہے دلیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ سرکار دوعالم جناب رسول اللہ ﷺ نے سورۂ اخلاص کی فضیلت ارشاد فرمائی کہ جو آدمی دس مرتبہ قل ھواللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنادیتے ہیں، صرف دس دفعہ پڑھنے سے محل بنادیتے ہیں کہاں دس دفعہ قل ھواللہ اور کہاں جنت کا محل تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ عظیم فضیلت سنی تو عرض کیا کہ حضور! پھر تو ہم جنت میں بہت سے محل بنالیں گے اسلئے کہ دس دفعہ پڑھنا کیا مشکل ہے، ہزار دفعہ پڑھنا بھی کوئی مشکل نہیں، سودفعہ پڑھا تو دس محل ہوگئے اور ہزار دفعہ پڑھو تو سو محل بن گئے، آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ اس سے زیادہ دینے پر قادر ہے، ہم پڑھ پڑھ کر تھک جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی عطا ختم نہیں ہوگی، عطاء غیر محدود ہے، ان کی عطا غیر منقطع ہے، ہماری مانگ منقطع ہے، ہمارا مانگنا محدود ہے اور ان کی عطاء غیر محدود ہے۔

اس لئے میری گزارش ہے کہ وہاں جانے کے بعد ہر حاجی اس بات کا اہتمام کرے کہ اس کی کوئی نماز حرم شریف کی جماعت کے بغیر ادا نہ ہو اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ زیارات کے لئے بھی جائیں تو فجر کی نماز کے بعد جائیں ظہر سے پہلے واپس آجائیں تاکہ فجر کی نماز جس طرح حرم میں پڑھی تھی ظہر کی نماز بھی واپس آکر حرم میں پڑھی جائے، کہیں اور پڑھیں گے تب بھی فضیلت ان کو ملے گی لیکن ایسی نہیں ملے گی جو حرم میں ملے گی، اس میں ان کو نقصان ہوجائیگا، زیارتوں کو جانا مستحب ہے اور جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے اور مسجد الحرام میں جماعت کے ساتھ نماز

www.sukkurvi.com

پڑھنے کا جو ثواب عظیم ہے وہ باہر کیسے مل سکتا ہے۔

خواتین کیلئے اپنی رہائش گاہ پر نماز پڑھنا افضل ہے

خواتین اپنا مسئلہ اچھی طرح سمجھ لیں، خواتین سمجھتی ہیں کہ ہمارا بھی وہاں جا کر یہ حکم ہے کہ ہر نماز مسجد میں جا کر باجماعت ادا کریں، یاد رکھو خواتین کے لئے وہاں بھی اور یہاں بھی، گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے کے مقابلے میں افضل ہے اور افضل تبھی ہوگا جب انکو یہ ثواب بھی گھر میں ملے اس لئے خواتین کو یہاں بھی یہی حکم ہے کہ اپنے گھر کے اندر نماز پڑھیں جتنا وہ گھر کے اندر نماز پڑھیں گی اتنا انکے لئے بہتر ہوگا اس لئے انکو نماز کے لئے مسجد میں آکر جماعت میں شامل ہونا مکروہ ہے چاہے تراویح کی جماعت ہو، یاد رکھئے جو حکم فرض نماز کا ہے وہی تراویح کا بھی ہے، حدیث شریف میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

صلوٰة المرأة فی بیتها أفضل من صلوتها فی حجرتها و صلوتها فی مخدعها أفضل من صلوتها فی بیتها.

(أبو داؤد)

ترجمہ

''عورت کا گھر کے اندر (یعنی دالان میں) نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور کوٹھڑی میں نماز پڑھنا کھلے ہوئے مکان میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔''

البتہ اتفاقاً اگر خواتین مسجد حرام و مسجد نبوی میں چلی گئیں اور پھر وہیں نماز کا وقت ہو گیا اور واپس آنا آسان نہ ہو تو وہیں نماز پڑھ لیں، کوئی حرج نہیں لیکن یہ جو طریقہ

ہے کہ مردوں کی طرح پانچوں نمازیں خواتین بھی وہاں مسجد میں ادا کرنے کا اہتمام کرتی ہیں یہ درست نہیں اس سے بچنا چاہئے۔

پیدل حج کرنے کا ثواب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جو آدمی پیدل حج کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم پر حرم کی نیکیوں میں سے سات سونیکیاں عطا فرماتے ہیں، صاحبزادگان نے پوچھا کہ حضرت! حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے فرمایا کہ ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے تو سات سونیکیوں کا مطلب ہوا سات کروڑ نیکیاں، ایک قدم پر سات کروڑ نیکیاں پیدل حج کرنے والے کو ملتی ہیں، حج میں ہر ایک کو کچھ نہ کچھ پیدل تو چلنا ہی پڑتا ہے اس لئے پیدل کی نیت تو رکھے جب نیت کریں گے تو آپ زیادہ پیدل چل سکیں گے اتنا پیدل نہ چلیں کہ بیمار پڑ جائیں، لیٹ جائیں اور جن میں ہمت وطاقت ہو وہ بلاشبہ پیدل حج کریں۔

دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:
”مجھے سب سے زیادہ اس بات کا غم ہے کہ میں پیدل حج نہیں کرسکا،“
اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ تم پیدل حج کرنا تو انہوں نے پوچھا کہ کہاں سے حج کریں تو انہوں نے فرمایا ”مکہ مکرمہ سے کرلیں،“

ہندوستان پاکستان سے پیدل حج کرنا ضروری نہیں، گو یہ بھی باعثِ فضیلت ہے اور پیدل حج کرنے میں داخل ہے۔

پیدل حج کرنے کی اتنی بڑی فضیلت ہے کم از کم اتنا تو ضرور کرلیں کہ مکہ

www.sukurvi.com

مکرمہ تک تو سوار ہو جائیں، آگے مکہ مکرمہ سے عرفات، منیٰ اور وہاں سے واپس مکہ مکرمہ تک کا سفر پیدل کر لیں تو بھی انشاء اللہ یہ فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

روضۂ اقدس پر حاضری

حج کے بعد جو حاجی کو فضیلت حاصل ہوتی ہے وہ آقائے نامدار سرکار دو عالم ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضری کی سعادت ہے۔

علماء کرام نے لکھا ہے کہ فرائض و واجبات کے بعد نفلی عبادتوں میں جو سب سے بڑی عبادت ہے اور سب سے بڑی نعمت و دولت ہے وہ یہ ہے کہ امتی خود جناب رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر سلام پیش کرے، اس لئے افضل بھی یہ ہے کہ یہاں سے جب نیت کرے تو یہ نیت کرے کہ میں حضور اقدس ﷺ کے روضۂ مبارک کی زیارت کی نیت کرتا ہوں، حج کرنے جا رہا ہوں اور اپنے آقا حضور اقدس ﷺ کے روضۂ مبارک کی زیارت کرنے کے لئے جا رہا ہوں، آپ کا ارشاد ہے کہ جس نے میرے مرنے کے بعد میرے روضہ کی زیارت کی وہ ایسا ہے جیسا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی، اور ایک حدیث میں ہے:

من زار قبری وجبت له شفاعتی (او کما قال)

''جس نے میری قبر کی زیارت کی، میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو گئی۔''

اور آپ ﷺ کا اپنی امت سے اتنا گہرا تعلق ہے کہ کسی ماں باپ کا اپنی اولاد کے ساتھ اتنا گہرا تعلق نہیں ہو سکتا، سارے ماں باپ کی اولاد سے محبت آپ کی محبت پر

www.sukkurvi.com

قربان، آپ کی محبت کا وہ دسواں حصہ بھی نہیں اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا:

من حج فلم یزرنی فقد جفانی.

ترجمہ

''جس نے حج کیا اور اس نے میری زیارت نہیں کی اس نے میرے ساتھ بے وفائی کی۔''

باقی یہ شعر پڑھنے کو دوبارہ جی چاہتا ہے:

مدینہ جاؤں پھر آؤں مدینے پھر جاؤں
الٰہی! عمر اسی میں تمام ہو جائے

روضۂ اقدس پر حضور ﷺ درود سنتے ہیں

سب سے بڑی دولت سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ مدینہ منورہ آدمی جائے حضور ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہو اور آقائے دو جہاں سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں ہدیۂ صلوٰۃ وسلام پیش کرے،

چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ بَعِیْدٍ أُعْلِمْتُهٗ. (القول البدیع المسخاریؒ)

ترجمہ

''جو آدمی میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے تو میں اسے خود سن لیتا ہوں، اور جو دور سے درود وسلام پیش کرتا ہے تو مجھے اس کی اطلاع دیدی جاتی ہے۔''

www.sukkurvi.com

اب رہی یہ بات کہ آنحضرت ﷺ کو دُرود و سلام پیش کرنے والے کے دُرود و سلام کی اطلاع کیسے دی جاتی ہے؟ اس کی وضاحت خود آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو خطاب کر کے یوں ارشاد فرمائی کہ:

یَا عَمَّارُ! اَنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا اَعْطَاہ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ کُلِّھَا، وَھُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا مِتُّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَلَیْسَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ صَلَاۃً اَلَّا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ، قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! صَلّٰی عَلَیْکَ فُلَانُ بن فلان کَذَا وَکَذَا، فَیُصَلِّی الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی ذٰلِکَ الرَّجُلِ بِکُلِّ وَاحِدَۃٍ عَشْرًا (مجمع الزوائد: ۱۰/۱۶۲)

ترجمہ:

''اے عمار! اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی ہر پست و بلند آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، وہ دنیا سے میرے رخصت ہونے کے بعد تا قیامت میری قبر پر کھڑا رہے گا، پس میری اُمت میں سے جو کوئی بھی درود و سلام پڑھے گا تو وہ فرشتہ اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے گا کہ ''اے محمد! فلاں بن فلاں نے اتنی بار آپ پر دُرود پڑھا ہے''، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے ہر درود کے بدلے اس آدمی پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔''

نیز ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا وُکِّلَ بِھَا مَلَکٌ یُبَلِّغُنِیْ وَکُفِیَ اَمْرَ دُنْیَاہُ وَآخِرَتِہٖ وَکُنْتُ

www.sukkurvi.com

لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا. (کنز العمال: ج ۱، ص ۴۹۸)

''جو شخص میری قبر مبارک کے پاس سے مجھ پر درُود شریف پڑھتا ہے تو میں اسے از خود سنتا ہوں، اور جو شخص دور سے مجھ پر درود و سلام پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو اس کا درود مجھ تک پہنچا دیتا ہے اور اس کی دنیا و آخرت کی تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور روز قیامت میں اس کے حق میں گواہ ہوں گا یا آپ ﷺ نے گواہ کی جگہ ارشاد فرمایا کہ میں اس کے حق میں سفارش کروں گا۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ

''میں جواب بھی دیتا ہوں''

اس سے بڑی کیا سعادت ہے، اسی لئے مدینہ منورہ کے اندر حاجی کی یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ وہ خود حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام پیش کرے اس لئے اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔

روضۂ اقدس پر بآسانی سلام پیش کرنے کے اوقات

روضۂ اقدس پر حاضری کے سلسلہ میں ہم سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ شروع شروع میں تو ایک دو دفعہ حاضری دے دیتے ہیں لیکن عام طور پر وہاں رش بہت ہوتا ہے جس کی وجہ سے لوگ گھبراتے ہیں اور پھر جانا چھوڑ دیتے ہیں اور پھر کبھی کبھار چلے گئے ورنہ نماز پڑھی اور اپنے ہوٹل میں آ گئے، یہ بڑی کوتاہی ہے، اس کے دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ خیال ہر وقت آپ کے ذہن میں مستحضر ہونا چاہئے کہ آپ وہاں کس لئے گئے ہیں؟ ظاہر ہے کہ آپ آرام کرنے، راحت

www.sukkurvi.com

حاصل کرنے اور ستانے کے لئے نہیں گئے، وہاں اسی مقصد اور اسی کام کے لئے گئے ہیں تو اس میں سستی اور غفلت کیسی؟ اس کے علاوہ میں آپ کو کچھ اوقات بتائے دیتا ہوں جن میں انشاء اللہ آپ بآسانی درود وسلام پیش کرسکیں گے، آپ ہر نماز کے ایک گھنٹے کے بعد سلام پیش کرنے کے لئے جائیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی، اب ایک گھنٹہ کیسے انتظار کریں؟ آپ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صلوٰۃ التسبیح پڑھیں، جتنی تسبیحات ہیں وہ سو سو دفعہ پڑھ لیں ایک گھنٹہ گزرنے میں دیر بھی نہیں لگے گی اور حرم کی انتظامیہ ماشاء اللہ بہت اچھا انتظام کرتی ہے تاکہ حاجی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو اور وہ اپنا سلام بآسانی پیش کرسکے، آپ نماز کے فوراً بعد نہ جائیں دوسرے نیک کاموں مثلاً تلاوت، ذکر اور تسبیحات وغیرہ میں مصروف رہیں اور ایک گھنٹہ کے بعد جائیں پھر دیکھیں آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور آپ کو مختصر سلام پیش کرنے کا موقع ملے گا، اور مختصر سلام پیش کرنا بھی صحابہ ﷺ وتابعین ؒ سے ثابت ہے۔

مختصر درود وسلام پیش کرنا بھی ثابت ہے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عمل عام طور پر کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ جب حضور پاک ﷺ کے روضہ پر جاتے تھے تو کہتے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اور حضرت صدیق اکبر ﷺ کی خدمت میں سلام کہتے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ

www.sukkurvi.com

اور حضرت عمر فاروق ﷛ کی خدمت میں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبِیْ

اے ابا جان آپ پر سلام کیونکہ فاروق اعظم ﷛ ان کے والد تھے تو کم از کم اتنا بھی ہو جائے تو کافی ہے کہ حضور ﷺ سن رہے ہیں اور جواب دے رہے ہیں اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ تھوڑا سا زیادہ آپ کو موقع ملے تو اسکے لئے بھی دوسرے اوقات ہیں، اس کے اوقات یہ ہیں کہ آپ اشراق پڑھ کر، ناشتہ کر کے آٹھ سے دس بجے کے درمیان مسجد نبوی میں آجائیں، کچھ دیر آپ دوستونوں کے درمیان جو آپ کے مواجہ شریف میں ہے ان کے درمیان کھڑے ہوں، اس طرح طویل سلام پیش کرنے کا موقع انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو مل جائیگا، یا پھر رات کو بارہ بجے کے بعد جائیں حج میں تو شاید مسجد بند ہوتی ہے تو عشاء کے بعد آپ قریب رہیں آخر وقت ہوتا ہے اور وہ لوگوں کو مسجد سے نکال رہے ہوتے ہیں تو جو آخر میں جاتے ہیں ان کو الحمد للہ صلوٰۃ وسلام آرام سے پیش کرنے کا موقع مل جاتا ہے، اس طرح آپ وہاں توجہ اور دھیان، ادب اور احترام کے ساتھ طویل سلام پیش کر سکتے ہیں مثلاً:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ حَبِیْبَ اللہِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ نَبِیَّ اللہِ

چند مرتبہ یہ الفاظ کہہ کر کہیں:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اس کے بعد کہیں یا رسول اللہ آپ میرے لئے اور میرے اہل وعیال واحباب

www.sukkurvi.com

کیلئے شفاعت فرمائیں، میرے لئے، میرے والدین، اہل وعیال واحباب کیلئے استغفار فرمائیں۔

ایک بدو کا واقعہ جس کی بخشش حضور ﷺ کی دعا سے ہوئی

عمرو بن العتبی ایک بزرگ ہیں ان کا واقعہ ائمہ اربعہ کے علماء نے حج کی کتابوں میں لکھا ہے، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب ؒ نے بھی ''فضائل حج'' میں تحریر فرمایا ہے جو نہایت معتبر اور مستند واقعہ ہے، حضرت محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ گیا اور سرکار دوعالم جناب رسول اللہ ﷺ کے روضۂ مبارک پر صلوٰۃ وسلام پیش کیا اور پھر ایک طرف کونے میں حضور ﷺ کے روضۂ مبارک کے پاس ہی بیٹھ گیا، تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ عرب کا ایک دیہاتی اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور اس نے روضۂ مبارک سے تھوڑے فاصلے پر اپنی اونٹنی کو باندھا اور سیدھا جناب رسول اللہ ﷺ کے روضۂ مبارک پر آیا اور اس نے اس طرح خطاب کیا:

يَا خَيْرَ الرُّسُلِ! اے سارے نبیوں میں سب سے بہتر نبی!

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ! اے سارے جہانوں کے لئے رحمت!

پھر اس نے صلوٰۃ وسلام پیش کیا اور اس کے بعد اس نے یوں عرض کیا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُوْلُ: وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا. (النساء: ۶۴)

www.sukkurvi.com

ترجمہ

''اے اللہ کے رسول! میں نے اللہ پاک کا یہ ارشاد مبارک سنا ہے:

''اور اگر وہ لوگ جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھے تھے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا رحمت کرنے والا پاتے۔''

اس نے یہ آیت آپ ﷺ کے روضہ مبارک کے سامنے تلاوت کی اور پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنے گناہوں کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور آپ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سفارشی بناتا ہوں، آپ میرے لئے استغفار فرما دیجئے، یہ کہہ کر وہ پھوٹ کر رونے لگا اور دیر تک روتا رہا، اس کے بعد پھر صلوٰۃ وسلام عرض کر کے اس نے درج ذیل اشعار پڑھے:

ـ يَا خَيرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظُمُهُ

فَطَابَ مِنْ طِيبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ

ـ نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ

فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

ـ أَنْتَ الشَّفِيعُ الَّذِىْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهُ

عَلَى الصِّرَاطِ إِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

www.sukulvi.com

فَصَاحِبَاکَ فَلاَ أَنسٰهُمَا أَبَدًا

مِنِّی السَّلاَمُ عَلَيْکُمْ مَاجَرَی الْقَلَمُ

(۱)...... ''اے وہ بہترین ذات کہ جس کا وجود مسعود قبر میں آرام فرما ہے، اس کی خوشبو سے تمام میدانی و پہاڑی علاقے مہک اُٹھے۔''

(۲)...... ''میری جان فدا ہو اس قبر پر جس میں آپ آرام فرما ہیں، جس میں (آپ کے ساتھ آپ کی) عفت و پاکدامنی اور جود و سخا بھی ہے۔''

(۳)...... ''پلصراط پر جب قدم لرز کر پھسل رہے ہوں گے تو اس وقت تنہا آپ ہی وہ سفارشی ہوں گے جن کی سفارش (سے کام بننے) کی اُمید رکھی جاسکتی ہے۔''

(۴)...... ''آپ کے دونوں ساتھیوں (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے احسانات) ہم کبھی نہیں بھول سکتے، لہٰذا جب تک قلم چلتے رہیں (یعنی قیامت تک) تب تک آپ سب کو ہمارا سلام بھی پہنچتا رہے۔''

یہ اشعار پڑھ کر وہ روتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ سیدھا اپنی اونٹنی کی طرف پلٹا اور اس پر سوار ہو کر روانہ ہو گیا۔

محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بے ساختہ صلوٰۃ و سلام پیش کرنے سے متعجب ہوا اور اس کے اس والہانہ انداز میں استغفار کرنے سے حیران رہ گیا کہ کس والہانہ انداز میں اس نے حضور ﷺ کے سامنے اپنے گناہوں کی معافی مانگی ہے، پھر اس کے جانے کے بعد مجھے اونگھ آئی تو

مجھے سرکار دوعالم نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو العتبی! تم جاؤ اور اس بدو سے کہہ دو کہ میرے استغفار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔ اللہ اکبر! (تفسیر ابن کثیر)

بہر حال! حج وعمرہ اور مدینہ منورہ اور روضۂ اقدس کی حاضری بہت بڑی سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول حاضری عطا فرمائے، آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین.

تمت بالخیر

www.sukkurvi.com

حج فرض میں جلدی کیجیے

اور

سہانے نغمے بنائیے

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com

حج نہ کرنے پر سخت وعید

''حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص کے پاس سفر حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے، اور پھر وہ حج نہ کرے، تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں''۔'' (جامع ترمذی)

www.sukkurvi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ. امّا بعد!

حج فرض ہے

ہر مسلمان صاحبِ استطاعت پر حج کرنا فرض ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ. (آل عمران)

''اللہ تعالیٰ کی (رضا) کے واسطے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو شخص (اللہ تعالیٰ کا حکم) نہ مانے تو (اللہ تعالیٰ کا اس میں کیا نقصان ہے؟) اللہ تعالیٰ تو تمام جہاں والوں سے بے نیاز ہے۔''

حج کی فرضیت کا حکم راجح قول کے مطابق سن ۹ ر ہجری میں آیا ہے اور اس کے اگلے سال سن ۱۰ ر ہجری میں اپنی وفات سے صرف تین ماہ پہلے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ حج فرمایا جو ''حجۃ الوداع'' کے نام سے مشہور ہے۔ اس سے پہلے ایک موقعہ پر آپ نے خود بھی حج فرض ہونے کا اعلان فرمایا، چنانچہ:

www.sukurvi.com

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک
دن خطبہ دیا اور اس میں فرمایا: کہ اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا
ہے لہٰذا اس کو ادا کرنے کی فکر کرو۔'' (صحیح مسلم)

حج کب اور کس چیز سے فرض ہوتا ہے، اس کی وضاحت اس حدیث میں ہے:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے
پوچھا کہ: کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''سامانِ
سفر اور سواری''۔'' (جامع ترمذی)

قرآنِ کریم کی آیتِ بالا میں حج فرض ہونے کی شرط
مَنِ اسۡتَطَاعَ إِلَيۡهِ سَبِيلًا
بتائی گئی ہے کہ حج ان لوگوں پر فرض ہے جو سفر کر کے مکہ معظمہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں، سوال کرنے والے صحابی نے اس استطاعت کی وضاحت چاہی تو آپ نے مختصراً اس کے بارے میں فرمایا کہ ایک تو سواری کا انتظام ہو جس پر مکہ معظمہ تک سفر کیا جا سکے (خواہ اپنی ہو یا کرایہ کی) اور اس کے علاوہ کھانے پینے جیسی ضروریات کے لئے اتنا سرمایہ ہو جو اس زمانہ سفر کے گزارے کے لئے کافی ہو۔

حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے احادیث و آیت میں غور فرما کر استطاعت کی ایسی وضاحت فرما دی کہ اس کی روشنی میں ہر شخص اپنے اوپر حج فرض ہونے کا

www.sukkurvi.com

فیصلہ آسانی سے کرسکتا ہے، آپ بھی اس میں غور کر کے اپنے اوپر حج فرض ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر لیجئے۔

استطاعت کا مطلب

حج فرض ہونے میں جو قدرت اور استطاعت شرط ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

''جس مسلمان، عاقل، بالغ، صحت مند غیر معذور کے پاس اس کی اصلی اور بنیادی ضروریات سے زائد اور فاضل مال اتنا ہو جس سے وہ بیت اللہ تک آنے جانے اور وہاں کے قیام وطعام کا خرچ برداشت کر سکے اور اپنی واپسی تک اِن اہل وعیال کے خرچ کا انتظام بھی کر سکے جن کا نان ونفقہ اس کے ذمہ واجب ہے اور راستہ بھی مامون ہو تو ایسے ہر مسلمان پر حج فرض ہے۔

عورت کے لئے چونکہ بغیر محرم کے سفر کرنا شرعاً جائز نہیں اس لئے وہ حج پر اس وقت قادر سمجھی جائے گی جب اس کے ساتھ کوئی مَحرم حج کرنے والا ہو، خواہ محرم اپنے خرچ سے حج کر رہا ہو یا یہ عورت اس کا سفر خرچ بھی برداشت کرے۔''

(ماخذہ معارف القرآن: ج/۲، ص/۱۳۲)

حج نہ کرنے پر سخت وعید

حج کرنے کی قدرت اور استطاعت رکھنے کے باوجود جو لوگ حج نہ کریں ان کے لئے حدیث میں بڑی سخت وعید ہے، حدیث ملاحظہ ہو:

''حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ

www.sulkurvi.com

جس شخص کے پاس سفر حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے، اور پھر وہ حج نہ کرے، تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں''۔'' (جامع ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ حج کرنے کی استطاعت رکھنے کے باوجود جو لوگ حج نہ کریں ان کا اس حالت میں مرنا اور یہودی یا عیسائی ہو کر مرنا گویا برابر ہے (معاذ اللہ)۔ یہ بالکل ایسی وعید ہے کہ جیسے نمازی کو نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے کفر و شرک کے قریب کہا گیا ہے، قرآن مجید میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

(الروم: آیت/۳۱)

''نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والوں میں سے مت رہو۔''

جس سے معلوم ہوا کہ نماز نہ پڑھنا مشرکوں والا عمل ہے، اس طرح حج نہ کرنے والوں کو یہود و نصاریٰ کے مشابہ بتایا گیا ہے اور نماز نہ پڑھنے والوں کو مشرکوں کے، اس کا راز یہ ہے کہ عیسائی اور یہودی حج نہیں کرتے، لہٰذا باوجود قدرت کے حج نہ کرنا ان کے ساتھ مشابہت ہے۔ اور عرب کے مشرکین حج کرتے تھے لیکن وہ نماز نہیں پڑھتے تھے اس لئے نماز نہ پڑھنے کو مشرکوں والا عمل بتایا۔

بہر حال آیت اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بغیر حج کئے مرنے والے

www.sukkurvi.com

ناشکرے اور نافرمان بندے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں۔

پیشانی پر کافر لکھا ہوگا

آیتِ مذکورہ میں حج نہ کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے جس بیزاری کا اظہار فرمایا ہے اس کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ ارشاد ہلا دینے والا ہے جو تفسیر درمنثور میں ہے:

''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ہے: کہ جو شخص تندرست ہو اور پیسہ والا ہو کہ حج کے لئے جانے کی اس میں استطاعت ہو اور پھر بغیر حج کیے وہ مرجائے تو قیامت کے دن اس کی پیشانی پر ''کافر'' کا لفظ لکھا ہوا ہوگا اس کے بعد انہوں نے یہی آیت: وَمَنْ كَفَرَ آخر تک پڑھی۔''

ایک اور روایت میں:

''حضرت عمر ﷛ سے منقول ہے کہ جو شخص حج کی استطاعت رکھتا ہو اور حج نہ کرے (اور بغیر حج کیے مرجائے) تو قسم کھا کر کہدو کہ وہ عیسائی مرا ہے یا یہودی مرا ہے۔'' (فضائل حج)

حج کی استطاعت کے باوجود بغیر حج کیے مرنے والے کے بارے میں حضرت عمر ﷛ کا مذکورہ ارشاد ممکن ہے کہ ان کی یہی تحقیق ہو، ورنہ حضرات علماء کرام رحمہم اللہ کے نزدیک حج نہ کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا بلکہ انکار کرنے سے کافر ہوتا ہے۔ (فضائل حج)

بہرحال حج کی استطاعت رکھتے ہوئے حج نہ کرنا کافرانہ طرزِ عمل

www.sukkurvi.com

ہے جو سخت گناہ ہے جس سے توبہ واجب ہے اور حج فرض ادا کرنے کی فکر کرنا لازم ہے۔

حج نہ کرنے کے بہانے

بعض لوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج ادا کرنے سے بڑی غفلت برتتے ہیں اور مختلف قسم کی تاویلیں اور بہانے پیش کرتے ہیں، ذیل میں ایسے لوگوں کی کچھ تاویلیں پیش کی جارہی ہیں، جو احادیث بالا میں بیان کردہ وعیدوں کی روشنی میں بالکل باطل ہیں۔

ماحول نہیں

اگر کسی کو یہ یاد دلائیں کہ بھائی! آپ صاحب مال ہیں، آپ کے اوپر حج فرض ہے اس کو ادا کیجئے! تو جواب یہ دیا جاتا ہے کہ ہمارے گھر میں ماحول نہیں ہے، اس قسم کی ہمارے یہاں باتیں نہیں ہوتیں، اور جب تک ماحول نہ ہو ایسا کرنے کا فائدہ کیا؟ حالانکہ وہ ہر سال تمام بچوں اور گھر والوں کے ساتھ مع ملازمین مری، سوات گھومنے جائیں گے۔ سنگاپور، پیرس اور لندن جائیں گے، لیکن نہیں جائیں گے تو حج کے لئے نہیں جائیں گے۔ حج کے لئے ماحول نہ ہونے کا بہانہ کریں گے، مگر یہ بہانہ آخرت میں نہ چل سکے گا اور خدا کے عذاب سے نہ بچا سکے گا۔ سوچ لیں!

پہلے نماز روزہ تو کرلیں

کچھ لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ حج پر تو بعد میں جائیں گے، پہلے نماز،

www.sukkurvi.com

روزہ کے تو پابند ہو جائیں۔ انہیں سمجھاؤ کہ بھائی! جب تم حج پر جاؤ گے تو ایک طرح سے تمہاری تربیت ہوگی اور جب ۴۰ سے ۵۰ روز تک گھر سے باہر رہ کر صرف حرم پاک اور مسجد نبوی میں یہ سارا وقت لگے گا اور ایک خاص عبادت والا ماحول ہوگا تو تم تمام دوسری عبادتوں کے بھی عادی ہو جاؤ گے اور تمہارے اندر بڑی تبدیلی ہو جائے گی، لیکن پھر بھی نہیں سمجھتے۔

اصل بات یہی ہے کہ حج کرنا نہیں چاہتے، کیونکہ اول تو حج کا فرض ہونا نماز روزہ کی پابندی پر موقوف نہیں، دوسرے نماز، روزہ کی پابندی بھی تو اپنے اختیار میں ہے، جب چاہے پابند ہو جاؤ کیا مشکل ہے؟

www.sukkurvi.com

دیگر فرائض

کچھ لوگ اس طرح تاویلیں پیش کرتے ہیں کہ ایک حج ہی ادا کرنے کے لئے رہ گیا ہے! اور بھی تو دوسرے فرائض ہیں۔ رشتہ داروں کے حقوق ہیں، بچوں کی تعلیم ہے اور نہ جانے کیا کیا بہانے تراشتے ہیں کہ پہلے ان کو پورا کرلیں پھر حج بھی کرلیں گے۔ اتنی جلدی کیا ہے؟

ایسے لوگ درج ذیل احادیث میں غور کریں!

☆ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو حج کا ارادہ کرے اس کو جلدی کرنا چاہئے۔

☆ دوسری حدیث میں یہ ارشاد ہے کہ فرض حج میں جلدی کرو، نہ معلوم کیا بات پیش آجائے۔ (ترغیب)

☆ ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ حج میں جلدی کرو، کسی کو بعد

کی کیا خبر ہے کہ کوئی مرض پیش آجائے یا اور کوئی ضرورت درمیان میں لاحق ہو جائے۔ (کنز)

☆ایک اور حدیث میں ہے کہ حج نکاح سے مقدم ہے۔ (کنز)

☆ایک حدیث میں ہے کہ جس کو حج کرنا ہے جلدی کرنا چاہئے۔ کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے، کبھی سواری کا انتظام نہیں رہتا، کبھی اور کوئی ضرورت لاحق ہو جاتی ہے۔ (کنز)

☆ایک حدیث میں ہے کہ حج کرنے میں جلدی کرو، نہ معلوم کیا عذر پیش آجائے۔ (کنز)

ان احادیث کی بناء پر ائمہ میں سے ایک بڑی جماعت کا مذہب یہ ہے کہ جب کسی شخص پر حج فرض ہو جائے تو اس کو فوراً ادا کرنا واجب ہے تاخیر کرنے سے گناہگار رہوتا ہے۔

حج کے بعد گناہ نہ کرنا

کچھ لوگ حج پر اس لئے نہیں جاتے کہ بھائی! بس حج کے بعد گناہ نہیں کرنا، اس لئے بس زندگی کے آخری ایام میں حج کریں گے تاکہ بعد میں پھر کوئی گناہ نہ کریں۔ یہ بھی محض ایک بہانہ ہے کیونکہ یہ تو معلوم نہیں کہ زندگی کتنی ہے اور وہ کب پوری ہو جائے، اگر زندگی کے آخری ایام کے انتظار میں موت آگئی تو پھر کیا ہوگا۔ اس لئے زندگی کے آخری حصہ میں حج کرنے کا انتظار کئے بغیر جتنی جلدی ممکن ہو سکے حج کر لینا چاہئے۔

www.sukkurvi.com

بچیوں کی شادی کا مسئلہ

کچھ لوگ یہ تاویل پیش کرتے ہیں کہ بھائی! پہلے ہی بچیاں سیانی گھر بیٹھی ہیں، پہلے ان کی شادی کے فرض سے سبکدوش ہو جائیں، باقی چیزیں بعد کی ہیں۔ بچیوں کی شادی سے فراغت کے بعد حج کا پروگرام بنائیں گے۔ جبکہ بچیوں کی ابھی نہ منگنی ہوئی ہے نہ سامنے کوئی رشتہ ہے اور کچھ معلوم نہیں کب ان کی شادی ہوگی۔ اس لئے ان کے نکاح کے انتظار میں حج فرض کو مؤخر کرنا درست نہیں، ان کی حفاظت کا تسلی بخش انتظام کر کے حج کے لئے جانا چاہئے۔

کاروباری عذر

کچھ لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ چونکہ بچے ابھی چھوٹے ہیں اور کاروبار کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اس لئے بچے جب بڑے ہو جائیں گے اور کاروبار سنبھال لیں گے تو پھر حج پر جائیں گے۔ یہ محض نفس کا بہانہ اور حج کرنے سے جی چرانا ہے۔ نہ معلوم کب بچے بڑے ہوں اور کب وہ کاروبار سنبھالیں! اگر بچوں کا پہلے ہی انتقال ہوگیا یا بڑے میاں کا وقت پہلے ہی آ گیا تو پھر حج کا کیا ہوگا؟

بہرحال کسی قابل اعتماد شخص کو کاروبار سپرد کر کے حج کے لئے جائیں اور اگر کوئی بھروسہ کا آدمی نہ ملے تو دکان بند کر کے حج کے لئے جائیں۔

والدین کو حج کرانا

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک اولاد اپنے ماں باپ کو حج نہ کرائیں اور

www.sukkurvi.com

ماں باپ حج نہ کرلیں اس وقت تک اولاد حج نہیں کرسکتی، اس لئے پہلے وہ والدین کو حج کرانے کی فکر کرتے ہیں، جبکہ والدین پر حج فرض نہیں ہوتا، اس طرح اولاد اپنا حج فرض ادا نہیں کرتی یہ بھی سراسر غلط ہے۔ اولاد پر ماں باپ کو حج کرانا ہرگز فرض نہیں۔ اگر اولاد پر حج فرض ہو جائے تو پہلے وہ اپنا حج کریں پھر اگر اللہ پاک مزید استطاعت دیں تو والدین کو بھی حج کرادیں۔

کچھ کھا کما لیں

بعض لوگ حج کے بارے میں یہ بہانہ کرتے ہیں کہ یہ وقت کھانے کمانے کا ہے، پہلے کچھ کھا کما لیں پھر حج کرلیں گے۔ یہ بھی نفس وشیطان کا دھوکہ ہے۔ ایسے لوگ اصل میں یہ سمجھتے ہیں کہ حج سے پہلے کاروبار میں دھوکہ، فریب، جھوٹ، سُود، رشوت، کم تولنا، کم ناپنا، نقلی کو اصلی بتا کر بیچنا سب چلتا ہے، حج سے آنے کے بعد اگر یہ گناہ کئے تو بڑی بدنامی ہوگی، لوگ کہیں گے حاجی صاحب ہو کر ایسا کام کرتے ہیں اس لئے وہ جوانی میں حج نہیں کرتے۔ اور جب بوڑھے ہو جائیں گے اور کسی قابل نہ رہیں گے تو حج کرنے جائیں گے تاکہ واپس آنے کے بعد حج کی نیک نامی باقی رہے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس دھوکہ سے بچیں اور مذکورہ گناہوں سے توبہ کریں اور صحت وجوانی میں حج کریں۔

بغیر بیوی کے حج نہ کرنا

بعض لوگ وہ ہیں جن پر حج فرض ہے اور ان کے پاس اس قدر پیسے ہیں جن سے وہ خود تو حج کرسکتے ہیں، البتہ اپنی بیوی کو حج پر لے جانے کی استطاعت

www.sukkurvi.com

نہیں رکھتے، لیکن وہ بیوی کے اصرار کی وجہ سے یا اپنی مرضی سے اس انتظار میں رہتے ہیں کہ جب بیوی کو ساتھ لے جانے کے قابل ہوں گے اس وقت میاں بیوی دونوں ساتھ حج کرنے جائیں گے۔

واضح رہے کہ بیوی کو ساتھ لے جانے کے انتظار میں حج کو مؤخر کرنا درست نہیں اور بیوی کو بھی اپنی وجہ سے خاوند کو حج فرض ادا کرنے سے روکنا درست نہیں، خاوند کو چاہیے کہ اس وقت وہ خود حج ادا کرے پھر بعد میں اللہ تعالیٰ توفیق دیں تو بیوی کو بھی حج کرادے۔

ابھی بچے چھوٹے ہیں

بعض لوگ خصوصاً عورتیں یہ بہانہ بناتی ہیں کہ ابھی بچے چھوٹے ہیں اور ہم نے کبھی بچوں کو اکیلا نہیں چھوڑا، انہیں اکیلا چھوڑ کر کیسے جائیں؟ یہ بھی محض ایک بہانہ ہے۔ اِن کو اگر کسی دوسری جگہ کا سفر پیش آجائے یا کسی مرض کی وجہ سے ہسپتال جانا پڑے تو اس وقت چھوٹے بچوں کا سب انتظام ہوجاتا ہے، جب وہاں انتظام ہوسکتا ہے تو حج کے لئے جانے پر بھی انتظام ہوسکتا ہے۔ اس لئے بچوں کی حفاظت کا مناسب بندوبست کرکے حج ادا کرنے کی فکر کرنی چاہیے۔

حج نہ کرنے کے حیلوں کا جواب

حج نہ کرنے کے مذکورہ تمام حیلے اور بہانوں کا ایک ہی جواب ہے کہ!

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص کے لئے واقعۃً کوئی مجبوری حج کرنے میں حائل نہ ہو یا ظالم بادشاہ کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ہو یا ایسی شدید

www.sukkurvi.com

بیماری لاحق نہ ہو جو حج کرنے سے روک دے پھر وہ بغیر حج کئے
مرجائے تو اس کو اختیار ہے کہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا
عیسائی ہو کر مرے۔'' (مشکوٰۃ)

اس لئے مرنے سے پہلے جتنی جلدی ممکن ہو، حج فرض ادا کرنے کی فکر کریں۔

جو لوگ حج فرض ہونے کے باوجود اس کو ادا نہیں کرتے اِن کے واسطے جہاں حدیث بالا میں سخت ترین وعید ہے وہاں ان کا ایک زبردست خسارہ اور نقصان یہ ہے کہ حج کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو زبردست مغفرت، دوزخ سے آزادی، رضائے الٰہی کا حصول، درجات کی بلندی اور بے شمار اجر وثواب ملتا ہے، حج نہ کرنے والے ان سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ اب ان کی ترغیب کے لئے طواف وسعی اور حج کا کچھ ثواب لکھا جاتا ہے۔

حج کے فضائل وبرکات

احادیث طیبہ میں حج، عمرہ، طواف اور سعی کا بڑا ہی اجر وثواب ہے ان میں سے چند خاص خاص احادیث ملاحظہ ہوں:

تلبیہ کی فضیلت

حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا مومن ومسلم بندہ جب حج یا عمرہ کا تلبیہ پکارتا ہے (اور کہتا ہے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ الخ) تو اُس کے داہنے طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کی جو بھی مخلوق ہوتی ہے، خواہ وہ بے جان پتھر اور درخت یا ڈھیلے ہوں وہ بھی اُس بندے کے

www.sukkurvi.com

ساتھ لَبَّیْکَ کہتی ہیں، یہاں تک کہ زمین اس طرف اور اس طرف سے ختم ہوجاتی ہے۔'' (جامع ترمذی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے ایک دن حالتِ احرام میں تلبیہ کہتے ہوئے گزارا یہاں تک کہ (اس دن کا) سورج غروب ہوگیا تو وہ سورج اس کے گناہ لے کر غروب ہوگا اور وہ مُحرم ایسا (گناہوں سے پاک) ہوجائے گا جیسے (اس وقت تھا جب) اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔'' (ابن ماجہ)

فائدہ

حج کا ثواب تو آگے آئے گا، صرف حج کا احرام باندھ کر لَبَّیْکَ کہتے ہی حاجی کے ساتھ خدا کی مخلوق لَبَّیْکَ کہنے میں شریک ہوجاتی ہے، جس کی آواز انسان نہیں سنتے لیکن یہ پُر کیف سماں ضرور قائم ہوجاتا ہے اور کس شان کے ساتھ لَبَّیْکَ کی صداؤں میں حاجی حج کے لئے پہنچتا ہے، اور اس کا ایک دن بھی اس حالت میں نہیں گزرتا مگر اس کی مغفرت ہوجاتی ہے، لہٰذا اس سعادت کو حاصل کرنے کے لئے حج فرض ضرور ادا کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے مہمان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں تو وہ ان کی دعاء قبول فرمائے، اور اگر وہ

www.sukkurvi.com

اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔''

(سنن ابن ماجہ)

چار سو گھرانوں میں سفارش قبول

حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں کے بارے میں مقبول ہوتی ہے یا یہ فرمایا: کہ چار سو آدمیوں کے بارے میں مقبول ہوتی ہے (یہ راوی کو شک ہے) اور حضور اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ حاجی اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔'' (الترغیب)

فائدہ

حج کرنے والے کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنا مہمان بناتے ہیں، ان کی دعائیں قبول فرماتے ہیں اور مغفرت طلب کرنے پر بخشش فرماتے ہیں، اور نہ صرف حج کرنے والوں کی بلکہ اگر وہ اپنے متعلقین میں سے سو دو سو نہیں، چار سو افراد کی مغفرت کی درخواست کریں تو ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں، اور اتنے لوگوں کی مغفرت کا تو حق تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے ہی، اس سے زیادہ افراد کے لئے بھی اگر حاجی مغفرت کی دعا کرے تو وہ بھی قبول ہو سکتی ہے۔ یہ نعمت تو ایسی ہے کہ حج فرض ہو یا نہ ہو، یا حج فرض پہلے کر لیا ہو تو بھی حج کریں اور یہ فضیلت حاصل کریں اور بار بار حاصل کریں۔

www.sukkurvi.com

حرم شریف کی ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر

حج یا عمرہ کرنے والا جب حدود حرم میں داخل ہوتا ہے تو اس کے ہر نیک عمل کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہو جاتا ہے چند احادیث ملاحظہ ہوں:

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنی اولاد کو جمع کیا اور فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ سے پیدل حج کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں درج فرمائیں گے اور اِن میں سے ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوگی، عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ حرم کی ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔'' (مستدرک)

''حضرت سعید بن جُبیر ؒ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس مرض میں حاضر ہوا جس میں اُن کا انتقال ہوا، تو میں نے انہیں اپنے بیٹوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے میرے بیٹو! پیدل حج کرنا، کیونکہ مجھے اتنا کسی چیز کا غم نہیں جتنا پیدل حج نہ کرنے کا ہے، صاحبزادگان نے عرض کیا: کہاں سے پیدل حج کیا جائے؟ فرمایا کہ مکہ مکرمہ سے، پھر فرمایا کہ سواری پر حج کرنے والے کو ہر قدم پر ستر نیکیاں ملتی ہیں اور پیدل حج کرنے والے کو ہر قدم پر مکہ مکرمہ کی نیکیوں میں سے سات سو نیکیاں ملتی ہیں۔ صاحبزادگان نے عرض کیا: مکہ

مکرمہ کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: کہ مکہ مکرمہ کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔'' (القریٰ لقاصدام القریٰ)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے مکہ مکرمہ میں رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اس نے روزے رکھے اور حسب سہولت (رات میں) اس نے عبادت کی تو اس کے لئے ایک لاکھ رمضان کے مہینوں کا ثواب لکھا جائے گا۔'' (ابن ماجہ)

''حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ حرم کا ایک روزہ ثواب میں ایک لاکھ روزوں کے برابر ہے اور ایک درہم کا صدقہ ایک لاکھ درہم صدقہ کرنے کا ثواب رکھتا ہے اور (حرم کی) ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے'' (القریٰ)

فائدہ

لہٰذا حدود حرم میں داخل ہوتے ہی تمام نیک کاموں کا ثواب ایک لاکھ گنا بڑھ جاتا ہے، چنانچہ حرم میں داخل ہوکر ایک مرتبہ سبحان اللہ کہیں، تو ایک لاکھ سبحان اللہ کہنے کا ثواب ملے گا۔ ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں تو ایک لاکھ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کا ثواب ملے گا، حج یا عمرہ کرنے پر جتنا بھی خرچ ہو وہ سب حرم میں داخل ہوکر ایک مرتبہ سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہتے ہی وصول ہو جاتا ہے، اس لئے حج کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے اور اتنے عظیم ثواب سے اپنے آپ کو محروم نہ کرنا چاہئے۔

www.sukurvi.com

بہر حال:

☆ حرم میں ایک قرآن کریم ختم کریں تو ایک لاکھ قرآنِ کریم ختم کرنے کا ثواب ملے۔

☆ ایک روپیہ خیرات کریں تو ایک لاکھ روپے خیرات کرنے کا ثواب ملے۔ ایک مرتبہ لا الٰہ اِلاَّ اللّٰہ پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کا ثواب ملے، اس میں سے ستر ہزار کسی کو بخش دیں تو امید ہے کہ اس کو دوزخ سے نجات مِل جائے۔

☆ سبحان اللّٰہ، الحمد للّٰہ، اللّٰہ اکبر، لا الٰہ الا اللّٰہ، استغفار، درود شریف، ایک بار پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کا ثواب ملے۔

☆ دو رکعت نفل پڑھیں تو دو لاکھ رکعت کا ثواب ملے۔

☆ اِشراق، چاشت، اوّابین، سُنن الزوال، قیام اللّیل، تہجد، تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد اور دیگر نوافل پڑھیں تو ایک لاکھ کے برابر ثواب ملے۔

☆ ایک مرتبہ یٰسین شریف پڑھیں یا صلوٰۃ التسبیح پڑھیں تو ایک لاکھ کے برابر ثواب پائیں۔

☆ ایک روزہ رکھیں تو ایک لاکھ روزوں کا ثواب پائیں۔

☆ ایک فقیر کو کھانا کھلائیں تو یہ ایسا ہے کہ جیسے ایک لاکھ فقیروں کو کھانا کھلایا ہو۔

☆ ایک مرتبہ قُل ھو اللّٰہ احد پڑھیں یا ایک عمرہ کریں یا ایک طواف کریں تو ہر چیز پر ایک لاکھ کے برابر ثواب ملے۔

اس لئے خوب نیک کام کریں اور گناہوں سے بے حد بچیں، ہو جائے تو فوراً توبہ کریں اور اس حاضری کو بے حد غنیمت سمجھیں اور اس کی دل و جان سے

www.sukkurvi.com

قدر کریں۔ کچھ معلوم نہیں پھر یہ موقع ملے یا نہ ملے۔ بہر حال حج نہ کرنے والے بھی حج کر کے یہ سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔

مسجد الحرام کا ثواب

حضرت انس ﷜ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھے تو اس کو صرف ایک نماز کا ثواب ملتا ہے، اور محلّہ کی مسجد میں پچیس گنا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں پانچ سو گنا ثواب زیادہ ملتا ہے اور بیت المقدس کی مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور میری مسجد یعنی مسجد نبوی ﷺ میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مسجدِ الحرام میں (جو مکہ مکرمہ میں ہے) ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

فائدہ

بہت سی احادیث میں مسجدِ نبوی ﷺ کا ثواب مسجد اقصیٰ سے زیادہ آیا ہے، لیکن اس حدیث میں دونوں مسجدوں کا ثواب پچاس ہزار بیان کیا گیا ہے، اور بعض علماء کرام نے اس حدیث میں یہ توجیہ بیان فرمائی ہے کہ یہاں ہر مسجد کا ثواب اس سے پہلی مسجد کے اعتبار سے ہے یعنی جامع مسجد کا ثواب محلّہ کی مسجد کے ثواب سے پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ دو گنا ہے، اس حساب سے جامع مسجد کا ثواب بارہ ہزار پانچ سو (۱۲۵۰۰) ہوگیا اور مسجدِ اقصیٰ کا ثواب ۶۲ کروڑ ۵۰ لاکھ (۶۲۵۰۰۰۰۰۰) ہوگیا، اور مسجدِ نبوی کا ثواب ۳ نیل بارہ کھرب پچاس ارب (۳۱۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰)

www.sukkurvi.com

ہوا اور مسجد حرام کا ثواب ۳۱ سنکھ پچیس پدم (۳۱۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) ہوا اس طرح عام روایات میں مسجدِ حرام کا ثواب جو ایک لاکھ ہے یہ اس سے بہت زیادہ ہو گیا۔ (ماخذہ فضائل حج)

مگر اللہ پاک کی رحمت کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے، وہ اس سے بھی زیادہ دینے پر قادر ہے، ان کی رحمت پر کسی کا اجارہ نہیں، اس لئے مسجدِ حرام میں ایک نماز باجماعت ادا کرنے پر مذکورہ ثواب ملنے کو مشکل نہ سمجھا جائے۔ جو لوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتے، وہ کتنے بڑے ثواب سے محروم ہیں، سوچیں اور غور کریں! اور جلد حج کرنے کا فیصلہ کر کے مسجدِ حرام کا ثواب عظیم حاصل کرنے کی فکر کریں۔

بیت اللہ کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ جل شانہ کی ایک سو بیس (۱۲۰) رحمتیں روزانہ اس گھر (یعنی بیت اللہ) پر نازل ہوتی ہیں جن میں سے ساٹھ (۶۰) طواف کرنے والوں پر، چالیس (۴۰) وہاں نماز پڑھنے والوں پر اور بیس (۲۰) بیت اللہ کو دیکھنے والوں پر ہوتی ہیں۔ (بیہقی)

فائدہ

بیت اللہ شریف کو صرف دیکھنا بھی عبادت اور باعثِ رحمت ہے چنانچہ بہت سے صحابہ ﷺ اور تابعین سے اس کے فضائل منقول ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔

www.sukkurvi.com

☆ حضرت سعید بن المسیب تابعیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایمان وتصدیق کے ساتھ کعبہ کو دیکھے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا۔

☆ حضرت ابوالسائب مدنیؒ کہتے ہیں کہ جو شخص ایمان وتصدیق کے ساتھ کعبہ کو دیکھے اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے پتے درخت سے جھڑ جاتے ہیں۔اور جو شخص مسجد میں بیٹھ کر بیت اللہ کو صرف دیکھتا رہے، چاہے طواف ونفل نماز نہ پڑھتا ہو وہ افضل ہے اس شخص سے جو اپنے گھر میں نفلیں پڑھے اور بیت اللہ کو نہ دیکھے۔

☆ حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے اور بیت اللہ کو دیکھنے والا ایسا ہے جیسے رات کو جاگنے والا، دن میں روزہ رکھنے والا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا۔

☆ حضرت عطاءؒ ہی سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ بیت اللہ کو دیکھنا ایک سال کی نفل عبادت کے برابر ہے۔

☆ حضرت طاؤسؒ کہتے ہیں کہ بیت اللہ کا دیکھنا افضل ہے اس شخص کی عبادت سے جو روزہ دار، شب بیدار اور مجاہد فی سبیل اللہ ہو۔

☆ حضرت ابراہیم نخعیؒ کہتے ہیں کہ بیت اللہ کا دیکھنے والا مکہ سے باہر عبادت میں کوشش سے لگے رہنے کے برابر ہے۔ (در منثور)(فضائل حج)

فائدہ

جو لوگ فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتے، اوّل تو وہ سخت گناہ گار ہیں، دوسرے پھر وہ بیت اللہ کی زیارت سے اور اس کی زیارت کے عظیم ثواب سے محروم ہیں، کیا انہیں اس اجر وثواب سے محروم رہنا گوارا ہے؟

www.sukkurvi.com

زم زم کے پانی کی فضیلت

''حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے: وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ زم زم کا پانی جس نیت سے پیا جائے اس سے وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ زم زم کا پانی جس نیت سے پیا جائے اس سے وہی فائدہ ہوتا ہے، اگر آپ نے کسی بیماری سے صحت کے لئے پیا تو اللہ پاک شفا عطا فرمائیں گے اور اگر (کھانے کی جگہ) پیٹ بھرنے کے لئے پیا تو اللہ تعالیٰ پیٹ بھر دیں گے اور اگر پیاس بجھانے کے لئے اس کو پیا تو اللہ پاک پیاس دور فرمائیں گے۔ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی خدمت ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سبیل ہے۔'' (دار قطنی)

www.sukurvi.com

آب زم زم پینے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ زم زم کا پانی نوش فرماتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ. (دار قطنی)

''اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفاء مانگتا ہوں۔''

فائدہ

حج یا عمرہ کرنے والوں کو جس قدر زم زم کا پانی پینے کا موقع ملتا ہے، دوسروں کو نہیں ملتا۔ اس لئے حج کے واسطے جانے میں دیگر اعمال کے ثواب کے ساتھ ساتھ کثرت سے زم زم کا پانی پینے کی سعادت ملنا بڑی نعمت ہے۔ کاش! بلا عذر حج نہ کرنے والے غور کرتے۔

طواف میں قدم قدم پر نیکیاں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص (سنت کے مطابق) کامل وضو کرے اور (طواف کے لئے) حجرِ اسود کے پاس آئے تا کہ اس کا استلام کرے تو وہ (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں داخل ہو جاتا ہے، پھر (جب حجرِ اسود کا) استلام کر کے وہ یہ کلمات کہتا ہے۔:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.

تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے، اور جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں، ستر ہزار گناہ (صغیرہ) معاف کرتے ہیں اور اس کے ستر ہزار درجہ بلند کئے جاتے ہیں اور (قیامت کے دن) اس کے اہلِ خانہ کے ستر افراد کے حق میں اس کی

سفارش قبول کی جائے گی۔

اس کے بعد جب وہ مقام ابراہیم کے پاس آکر دو رکعتیں بحالتِ ایمان اور ثواب کی نیت سے ادا کرتا ہے تو اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور وہ گناہ سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اُس روز تھا جس روز اُس کو اُس کی ماں نے جنا تھا۔" (اخرج الاصبھانی فی الترغیب)

فائدہ

حاجی یا عمرہ کرنے والا یا نفلی طواف کرنے والا جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے باوضو ہو کر طواف شروع کرتا ہے تو ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں، ستر ہزار گناہوں کی معافی اور ستر ہزار درجات کی بلندی کیا معمولی بات ہے، اور ستر اہلِ خانہ کے حق میں سفارش قبول ہونا اور چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملنا اور گناہوں سے پاک ہو جانا یہ وہ سعادتیں ہیں جو بڑے ہی خوش نصیبوں کو ملتی ہیں، حج کرکے آپ کو بھی یہ ثواب مل سکتا ہے۔ لہٰذا حج جلدی کریں۔

حج کا ثوابِ عظیم

حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ میں مسجدِ خیف میں (جو منیٰ میں ہے) رسول کریم ﷺ کے ہمراہ تھا، آپ کی خدمت میں دو شخص آئے ایک انصاری دوسرا ثقفی، دونوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور دُعا دی۔ اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے کچھ باتیں پوچھنے آئے ہیں،

www.sukkurvi.com

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کچھ تم پوچھنے آئے ہو اگر تمہارا دل چاہے تو میں بتاؤں کہ تم کیا دریافت کرنے آئے ہو؟ اور اگر تم چاہو تو میں خاموش رہتا ہوں تم خود دریافت کرلو! ان دونوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ ہی ہمارے حالات بھی بتادیجئے تاکہ ہمارے ایمان ویقین میں اضافہ ہو۔ اس کے بعد انصاری صحابی نے ثقفی صحابی سے عرض کیا اللہ کے رسول سے پہلے آپ اپنا سوال پوچھ لیں، ثقفی صحابی نے عرض کیا نہیں! پہلے آپ معلوم کرلیں آپ ہی کا حق پہلے ہے۔ اُس پر اُنہوں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول جو کچھ میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، ارشاد فرمایئے وہ کیا ہے؟

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میرے پاس یہ دریافت کرنے آئے ہو کہ بیت اللہ کے ارادے سے گھر سے نکلنے کا کیا ثواب ہے؟ بیت اللہ کا طواف کرنے میں کیا اجر ہے؟ طواف کے بعد دو رکعت پڑھنے میں کیا فائدہ ہے؟ صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنے کا کتنا ثواب ہے؟ میدان عرفات میں عرفہ کے دن ٹھہرنے کا کتنا اجر ہے؟ جمرات کی رمی کرنے اور قربانی کرنے پر کیا ثواب ہے؟ سر منڈانے پر کیا اجر ہے؟ اس کے بعد بیت اللہ کے طواف کرنے کا کیا ثواب ہے؟ یہ سن کر انصاری صحابی نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا، میں یہی باتیں پوچھنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ (اس کے بعد) آنحضرت ﷺ نے انصاری صحابی کے مذکورہ سوالات کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جب تم بیت اللہ کی (زیارت کی) نیت سے اپنے گھر سے چلو گے تو راستے میں تمہاری اونٹنی کے ہر قدم رکھنے اور اٹھانے پر تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جائے

www.sukkurvi.com

گی اور ایک گناہ مٹایا جائے گا، اور بیت اللہ کا طواف کرنے میں ایک قدم رکھنے اور اٹھانے میں تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی، ایک گناہ مٹایا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا اور طواف کے بعد تمہارا دو رکعتیں ادا کرنا (ثواب میں) بنو اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا ثواب ستر (۷۰) غلام آزاد کرنے کے مساوی ہے۔

عرفہ کے دن شام کو تمہارا میدان عرفات میں وقوف کرنا (ایسا مبارک ہے کہ) اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے ہیں جو غبار آلود، پراگندہ بال، ہر گہری اور کشادہ وادی سے (نکل کر) میرے پاس آئے ہیں، میری مغفرت اور رحمت کی امید رکھتے ہیں۔ (لو! میرے ان بندوں کے بارے میں سنو!) اگر ان کے گناہ ریت کے ذرات کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کے مساوی ہوں یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو بھی میں نے انہیں معاف کردیئے۔ میرے بندو! (اب) تم واپس چلے جاؤ، تمہاری بخشش ہوگئی اور جن کے بارے میں تم سفارش کرو (ان کو بھی بخش دوں گا)۔

جمرات کی رمی میں ہر کنکری کے بدلہ جس سے تم رمی کرو گے، ہلاک کرنے والے اور جہنم واجب کرنے والے کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ کبیرہ معاف ہوگا۔ اور تمہاری (حج کی) قربانی تمہارے رب کے پاس ذخیرہ ہے (جس کا ثواب آخرت میں ملے گا) اور سر منڈانے میں تمہارے ہر بال کے بدلے ایک نیکی عطا ہوگی اور ایک گناہ مٹایا جائے گا۔ سائل نے عرض کیا اے اللہ کے رسول!

www.sukkurvi.com

اگر اس کے گناہ کم ہوئے تو پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا اس کو تمہاری نیکیوں میں جمع کر دیا جائے گا (اس کے بعد آخر میں) تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا ایسی حالت میں ہوگا کہ تمہارا کوئی گناہ باقی نہ ہوگا اور ایک فرشتہ آئے گا جو تمہارے دونوں شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا (آئندہ نئے سرے سے) عمل کرو! تمہارے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ (القریٰ لقاصد ام القریٰ)

فائدہ

سبحان اللہ! حج کرنے کا کتنا عظیم اجر وثواب ہے، قدم قدم پر نیکیاں، گناہوں کی معافی، درجات کی بلندی، غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب، میدانِ عرفات میں قیام کرنے پر بے شمار گناہوں سے درگذر، جمرات کی رمی میں ہر کنکری کے بدلہ گناہ کبیرہ کی معافی، قربانی کا ثواب محفوظ، سر مُنڈانے میں ہر بال کے بدلہ ایک نیکی اور ایک گُناہ کی معافی، یہ فضائل ایسے ہیں کہ اگر حج فرض نہ ہو تب بھی ان کو حاصل کرنے کے لئے حج کیا جائے اور بار بار کیا جائے، اس لئے جن پر حج فرض ہو، اُنہیں مذکورہ ثواب حاصل کرنے کے لئے ضرور حج کرنا چاہئے۔

پیدل حج کرنے کا ثواب

ہر سال ہزاروں مسلمان حج کرتے ہیں جن میں بہت سے حاجی سواری پر حج کرتے ہیں اور بہت سے پیدل کرتے ہیں اور سواری پر حج کرنے والوں کو بھی کچھ نہ کچھ پیدل چلنا ہی پڑتا ہے بلکہ آجکل حج کی مُشقت سفر کے بجائے حج ادا کرنے میں ہو رہی ہے، کیونکہ حاجیوں کی اس قدر کثرت ہے کہ اب سواری پر حج

www.sukkurvi.com

کرنا پیدل حج کرنے کے مقابلے میں زیادہ دشوار ہے، کوئی بہت ہی کمزور، بیمار اور معذور ہو تو الگ بات ہے ورنہ پیدل حج کرنا کافی آسان ہے اور احادیثِ طیبہ میں اس کے فضائل بھی بہت آئے ہیں۔ یہاں ان کا مختصر انتخاب پیش کیا جاتا ہے تاکہ اگر کسی میں پیدل حج کرنے کی قوت ہو تو وہ یہ ثواب حاصل کر سکے اور جو شخص پورا حج پیدل نہ کر سکے تو جتنا کر سکے کر لے اور کچھ نہ کچھ پیدل حج کا ثواب حاصل کر لے۔

ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنی اولاد کو بُلا کر جمع کیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص (حج کے لئے) مکہ مکرمہ سے پیدل چلے اور واپس مکہ مکرمہ آجائے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر سات سو نیکیاں (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھیں گے، ان میں سے ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہے، عرض کیا گیا، حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔ (مستدرک)

فائدہ

مکہ مکرمہ سے پیدل حج کرنے کا یہ ثواب ہے کہ ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں عطا ہوں گی، جب ایک قدم پر یہ ثواب ہے تو سارے راستے کا کتنا زیادہ ثواب ہوگا۔

دس ارب نیکیاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ

نے فرمایا:

''جو شخص منیٰ سے عرفات تک پیدل حج کرے، اس کے لئے حرم کی نیکیوں میں سے ایک لاکھ نیکیاں درج کی جائیں گی، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔''

فائدہ

ایک لاکھ کو ایک لاکھ میں ضرب دینے سے دس ارب کی تعداد بن جاتی ہے (۱۰۰۰۰۰×۱۰۰۰۰۰=۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) جس کا حاصل یہ ہوا کہ صرف منیٰ سے عرفات تک پیدل جانے والے حاجی کو دس ارب نیکیاں ملیں گی، سبحان اللہ! کتنا عظیم ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کی ہمت و توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

جو لوگ حج نہیں کرتے، وہ غور کریں کہ حج نہ کرنے کی بناء پر گناہگار ہونے کے علاوہ وہ کتنی لاکھوں کروڑوں بلکہ اربوں نیکیوں سے محروم ہیں، کیا انہیں مرنا نہیں ہے؟ اور حقیر دنیا چھوڑنی نہیں ہے؟ اور جب مرنا بھی یقینی ہے اور دنیا کو چھوڑنا بھی ضرور ہے تو پھر حج کر کے آخرت کے لئے نیکیوں کے ذخائر جمع کریں تاکہ آخرت میں کام آئیں۔

عمرہ کا ثواب

حج سے پہلے یا حج کے بعد اکثر عمرہ کیا جاتا ہے اور عمرہ کا بڑا ثواب ہے۔ چنانچہ حدیث میں عمرہ کو چھوٹا حج بتایا گیا ہے اس کے چند فضائل ہیں۔

''حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

www.sukkurvi.com

کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے ان کے درمیان کے گناہوں کا۔ اور حج مبرور کا بدلہ تو بس جنت ہے۔'' (بخاری ومسلم)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ پے در پے حج اور عمرہ کیا کرو، کیونکہ حج اور عمرہ دونوں فقر وفاقہ، محتاجگی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے وچاندی کا میل کچیل دور کرتی ہے اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔'' (ترمذی)

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو اللہ ان کی دعاء قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔'' (ابن ماجہ)

فائدہ

اخلاص کے ساتھ حج یا عمرہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ لگاتا ہے جس سے اس کے گناہوں کا کفارہ بھی ہوجاتا ہے، دُعاء بھی قبول ہوتی ہے، فقر وفاقہ بھی ختم ہوتا ہے اور خوش حالی اور اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے اور نیز حج مبرور کے بدلے میں جنت عطا ہونا اللہ تعالیٰ کا قطعی فیصلہ ہے۔ جو لوگ استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے وہ کہاں ہیں؟ کیا وہ گناہوں سے پاک نہیں ہونا چاہتے؟ کیا انہیں جنت درکار نہیں؟ اگر درکار ہے تو پہلے

حج کا فریضہ انجام دیں۔

رمضان المبارک کا عمرہ

''حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ (میرے خاوند) ابوطلحہ اور ان کے بیٹے حج کے لئے چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اُمّ سلیم! رمضان المبارک میں عمرہ کرنا (ثواب میں) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔'' (ابن حبان)

فائدہ

رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ثواب رکھتا ہے اور بھی احادیث میں مذکور ہے لیکن مذکورہ حدیث میں ہے کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (ابوداؤد)

اللہ پاک بار بار رمضان المبارک کا عمرہ مقبول نصیب فرمائے۔ (آمین)

مدینہ طیبہ کے فضائل

حج اور عمرہ کرنے والے کو حج وعمرہ کرنے کے بعد دوسری سب سے بڑی دولت ونعمت مدینہ منورہ کی حاضری، مسجد نبوی ﷺ کی زیارت اور دونوں جہاں کے سردار اور آقا و مولیٰ جناب رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بلا واسطہ حضوری اور براہِ راست سلام پیش کرنے کی وہ سعادت ہے جو بہت ہی بلند نصیبہ کی بات ہے۔ جو لوگ حج کی استطاعت ہوتے ہوئے حج نہیں کرتے وہ اس عظیم سعادت سے

www.sukkurvi.com

بھی محروم رہتے ہیں۔ جس سے بڑھ کر کوئی محرومی نہیں۔

اب کچھ فضائل اور برکات مدینہ منورہ کے پیش کئے جاتے ہیں۔

شفاعت اور سفارش

''حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میرا جو امتی مدینہ کی تکلیفوں اور سختیوں پر صبر کر کے وہاں رہے گا، میں قیامت کے دن اس کی شفاعت اور سفارش کروں گا۔'' (صحیح مسلم)

طاعون اور دجال سے حفاظت

''حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں، اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوسکتا۔'' (صحیح بخاری و مسلم)

فائدہ

دعاء کرنا ہر مومن کے اختیار میں ہے، اس لئے مدینہ طیبہ میں رہنے کی دعا خود بھی کرنی چاہئے اور دوسروں سے بھی کرانی چاہئے۔

مسجدِ نبوی ﷺ کی عظمت

''حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ آدمی اگر اپنے گھر پر نماز پڑھے تو صرف ایک نماز کا ثواب اس کو ملتا ہے، اور محلہ کی مسجد میں پچیس گنا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں پانچ سو گنا ثواب ہوتا ہے اور

www.sukkurvi.com

بیت المقدس کی مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہوتا ہے اور
میری مسجد یعنی مسجدِ نبوی ﷺ میں بھی پچاس ہزار نمازوں کا ثواب
ملتا ہے اور مسجدِ الحرام میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔''

(ابن ماجہ)

فائدہ

مسجدِ نبوی ﷺ میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایسا ہے جیسے کوئی شخص پچاس ہزار نمازیں ادا کرے۔ اللہ اکبر! کتنا عظیم ثواب ہے، اس لئے مدینہ جانے والوں کو ہر نماز مسجدِ نبوی ﷺ میں ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

دو مقبول حج کا ثواب

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص حج کے لئے مکہ مکرمہ جائے اور پھر
میرا ارادہ کر کے میری مسجد میں آئے تو اس کے لئے دو مقبول حج
لکھے جاتے ہیں۔'' (دیلمی)

نفاق اور دوزخ سے براءت

''حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
کہ جس شخص نے میری اس مسجد میں ۴۰ نمازیں ادا کیں، ایک
نماز بھی فوت نہیں ہوئی تو اس کے لئے دوزخ سے اور ہر قسم کے
عذاب سے نجات لکھ دی جائے گی (اسی طرح) نفاق سے
براءت بھی لکھ دی جائے گی۔'' (طبرانی)

www.sukkurvi.com

فائدہ

مسجدِ نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں باجماعت مسلسل ادا کرنے پر یہ بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو نفاق کی نجاست سے پاک فرمادیں گے، اور دوزخ اور ہر قسم کے عذاب سے اس کو نجات دے دیں گے۔ اس لئے مسجد نبوی ﷺ میں مسلسل چالیس نمازیں ادا کر کے یہ عظیم فضیلت حاصل کرنی چاہئے۔ حج کرنے کی استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والے اس سعادت سے بھی محروم ہیں، وہ غور کریں۔

جنت کا باغیچہ

> ”حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
> کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر حوض کوثر پر ہے۔“ (بخاری و مسلم)

فائدہ

رسول اکرم ﷺ کے منبر کی جگہ اور آپ کا حجرۂ مبارک جس میں آپ آرام فرما ہیں، ان کے درمیان جو زمین کا حصہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور عنایتوں کا خاص محل ہے جس کی بناء پر گویا وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔ جو بندہ ایمان اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طالب بن کر اس میں آیا تو گویا وہ جنت کے ایک باغیچہ میں آ گیا اور انشاء اللہ آخرت میں بھی وہ اپنے آپ کو جنت کے ایک باغیچہ میں پائے گا۔ (معارف الحدیث)

www.sukkurvi.com

روضۂ اقدس کی زیارت

آہستہ قدم ، نیچی نگاہ ، پست صدا ہو
خوابیدہ یہاں روح رسول عربی ہے
اے زائرِ بیتِ نبوی یاد رہے یہ
بے قاعدہ یہاں جنبشِ لب بے ادبی ہے
بچھاؤ پلکیں ، جھکاؤ آنکھیں
ادب کا اعلیٰ مقام آیا

حج کے بعد سب سے افضل، سب سے بہتر اور سب سے بڑی سعادت دونوں جہاں کے سردار جناب رسول اکرم ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے، رسول اللہ ﷺ کی محبت وعظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا، لہٰذا دیارِ مقدس میں پہنچنے کے بعد اب روضۂ اقدس کے سامنے خود حاضر ہوکر درود وسلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں اور اس پر ملنے والے بے شمار فضائل و برکات حاصل کریں جو دور سے درود وسلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کا زندہ ہونا جمہور اُمت کے نزدیک طے شدہ بات ہے، جو شخص اس کو نہ مانے وہ جاہل ہے اور نالائق ہے، بہرحال آپ کا جو اُمتی مزار مبارک پر حاضر ہوکر سلام عرض کرے، آپ خود اس کا کلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں، ایسی صورت میں وفات کے بعد آپ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہونا اور سلام عرض کرنا ایک طرح بالمشافہ سلام پیش کرنے کے برابر ہے جو بلاشبہ ایک عظیم ترین سعادت ہے جو ہر زیارت کرنے والے کو

www.sukkurvi.com

تمام آداب کے ساتھ ضرور حاصل کرنی چاہئے بلکہ حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کرنا ایسا ہے جیسے اس نے حضور ﷺ کی زندگی میں آپ ﷺ کی زیارت کی۔ جو لوگ حج نہیں کرتے وہ اس دولتِ عظمیٰ سے بھی محروم رہتے ہیں جو حقیقت میں بڑی محرومی ہے۔

فضائل زیارت مزار اقدس

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ میری وفات کے بعد (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہی لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (رواہ البیہقی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (ابن خزیمہ)

☆ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ (رواہ ابن عدی بسند حسن)

☆ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ پر درود پڑھتا ہے میں خود اس کو سنتا ہوں۔ (رواہ البیہقی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو اس کی دنیا و آخرت کی

www.sukkurvi.com

ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں، اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور سفارشی ہوں گا۔ (رواہ البیہقی)

فائدہ

یہ کتنی بڑی فضیلت ہے کہ روضۂ اقدس ﷺ پر کھڑے ہوکر درود وسلام پڑھنے کو سرکار دو عالم ﷺ خود بنفس نفیس سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں، اس لئے ادب واحترام سے نظر جھکا کر بڑے ہی خلوص سے سلام پیش کرنا چاہئے۔ اور مدینہ منورہ کے قیام کے دوران زیادہ سے زیادہ یہ سعادت حاصل کرنی چاہئے۔

درود وسلام کا ثواب

''ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص رسول کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہوکر یہ آیت پڑھے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

اس کے بعد ستر مرتبہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

کہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے، اے شخص! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کی ہر حاجت پوری کردی جاتی ہے۔ (فضائل حج)

فائدہ

روضۂ اقدس ﷺ پر دستور کے مطابق درود وسلام پیش کرنے کے بعد مذکورہ فضیلت حاصل کرنے کے لئے ستر مرتبہ ذکر کردہ درود شریف بھی پڑھ لیا کریں۔ اور مذکورہ الفاظ کی جگہ اگر ستر مرتبہ یہ کلمات کہے جائیں تو شاید زیادہ بہتر ہے۔

www.sukkurvi.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. (حوالہ بالا)

عام حالات میں درود وسلام پڑھنے کی احادیث میں بڑے عجیب وغریب فضائل منقول ہیں، ان میں سے چند خاص خاص فضائل یہاں لکھے جاتے ہیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام کیا جائے بلکہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران تو خاص طور پر درود شریف کی کثرت کرنی چاہئے اور درود ابراہیمی سب درودوں کا سردار ہے اس لئے اسی کو زیادہ پڑھنا چاہئے۔

قرب کا ذریعہ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوگا۔ (ت، حب)

تفکرات سے نجات اور گناہوں کی معافی

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! میں آپ پر درود شریف کثرت سے پڑھتا ہوں تو کتنا درود اپنے معمول میں رکھوں؟ فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے، میں نے کہا ایک چوتھائی، یعنی باقی تین چوتھائی دوسرے معمولات رہیں، فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے اور اگر بڑھا دو تو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا آدھا، فرمایا جتنا چاہو، اور اگر زیادہ کردو تو اور بہتر ہے، میں نے کہا تو پھر سب درود ہی درود رکھوں گا، فرمایا تو اب تمہاری سب فکروں کی بھی کفایت ہوجائے گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہوجائیں گے۔ (ت، مس)

www.sukkurvi.com

دس رحمتیں اور دس نیکیاں

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کے دس گناہ معاف فرماتے ہیں اور اس کے دس درجہ بڑھاتے ہیں اور دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھتے ہیں۔ (س، ط)

۷۰ رحمتیں اور ۷۰ دعائیں

ایک روایت میں ارشاد ہے کہ: درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستر ۷۰ رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور فرشتے اس کے لئے ستر ۷۰ مرتبہ دعاء کرتے ہیں۔ (زادالسعید)

www.sukkurvi.com

عرش کا سایہ

''حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کہ جو شخص مجھ پر درود کی کثرت کرے گا تو وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔'' (حاشیۃ الجذب)

اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف

درمختار میں اصبہانی سے نقل کیا ہے کہ ارشاد فرمایا:

''رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے اور وہ قبول ہو جائے تو اس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' (زادالسعید)

سو حاجتیں پوری

امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کہ جو کوئی ہر روز سو بار درود پڑھے، اس کی سو (۱۰۰) حاجتیں پوری کی جائیں گی تیس (۳۰) دنیا کی اور باقی آخرت کی۔ (فض)

ہزار مرتبہ پڑھنے والے کے لئے بشارت

ابو حفص ابن شاہینؒ نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص مجھ پر ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ درود پڑھے تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ اپنا ٹھکانہ جنت میں نہیں دیکھ لے گا۔ (مع)

قیامت کی ہولناکی سے نجات

دیلمیؒ نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہے ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات حاصل کرے گا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔ (مع)

فائدہ

کثرت سے درود شریف پڑھنا، مدینہ طیبہ میں خاص معمول ہونا چاہئے۔ اور پھر زندگی بھر یہ معمول جاری رہنا چاہئے، جس سے دنیا و آخرت میں مذکورہ بالا فضائل و برکات حاصل ہوں گے۔ حج کی استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والے نہ جانے دین و دنیا کے کتنے ہی فوائد و ثمرات اور اجر و برکات سے محروم ہیں۔

www.sukkurvi.com

مدینہ منورہ کی موت

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص اس کی کوشش کرسکے کہ مدینہ منورہ میں اس کی موت آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ (اس کی کوشش کرے اور) مدینہ منورہ میں مرے (کیونکہ) میں ان لوگوں کی ضرور شفاعت کروں گا جو مدینہ طیبہ میں مریں گے) اور وہاں دفن ہوں گے)۔'' (جامع ترمذی)

فائدہ

مدینہ طیبہ میں موت آنا گو اپنے اختیار میں نہیں لیکن بندہ اس کی آرزو اور دعاء تو کرسکتا ہے اور اخلاص کے ساتھ کسی قدر کوشش بھی کرسکتا ہے اور اخلاص کے ساتھ کوشش کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ مدد بھی فرماتے ہیں، حدیثِ بالا کا یہی مدعا ہے۔ اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا مانگنے کے لائق ہے!

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ.

''اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما، اور اپنے محبوب رسول اکرم ﷺ کے پاک شہر (مدینہ منورہ) میں مرنا (اور دفن ہونا) نصیب فرما۔'' (بخاری)

جنت البقیع میں دفن ہونا

مدینہ منورہ میں ایمان کے ساتھ مرنے کے بعد، جنت البقیع میں دفن ہونا

www.sukkurvi.com

بہت بڑی نعمت ہے، جہاں حضور اقدس ﷺ کے اہلِ بیت مدفون ہیں یعنی حضرت عباس ؓ، حضرت حسن ؓ، حضور ﷺ کی صاحبزادیاں حضرت زینب، حضرت اُمّ کلثوم، حضرت رقیہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور دو کے سوا باقی نو ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور حضور ﷺ کی تین پھوپھیاں اور حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم آرام فرما ہیں، اور تیسرے خلیفہ ارشد حضرت عثمان بن عفان ؓ دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، بے شمار تابعین، تبع تابعین اور لاتعداد علماء، صلحاء، شہداء اور اولیاء کرام رحمہم اللہ مدفون ہیں، احادیث میں جنت البقیع کے خاص فضائل آئے ہیں۔ چند یہ ہیں:

☆ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ آسمان والوں کے لئے دو قبرستان زمین پر ایسے چمکتے ہیں جیسے زمین والوں کے لئے آسمان پر چاند اور سورج چمکتے ہیں ایک بقیع کا قبرستان دوسرے مقبرۂ عسقلان۔ (فضائل حج)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی، میں اس میں سے نکلوں گا، پھر ابوبکر اپنی قبر سے نکلیں گے پھر عمر، پھر میں جنت البقیع میں جاؤں گا، وہاں جتنے مدفون ہیں ان کو اپنے ساتھ لوں گا، پھر مکہ مکرمہ کے قبرستان والوں کا انتظار کروں گا، وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان آکر مجھ سے ملیں گے۔

(ترمذی شریف)

☆ حضرت امّ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اے امّ قیس! کیا تم نے یہ مقبرہ (یعنی جنت البقیع) دیکھا

www.sukkurvi.com

ہے؟ میں نے عرض کیا! ہاں یارسول اللہ ﷺ دیکھا ہے! (اس کے بعد) آپ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن اس قبرستان سے ستر ہزار آدمی اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے، یہ لوگ بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، (حضور سے یہ فضیلت سُن کر) ایک صاحب اُٹھے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا میں ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم ان میں سے ہو، پھر ایک صاحب اور اُٹھے اور اُنہوں نے بھی یہی عرض کیا، آپ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

(القریٰ)

فائدہ

مدینہ منورہ کی موت کے ساتھ جنت البقیع میں دفن ہونے کی تمنا بھی ہونی چاہئے اور دعاء بھی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ سعادت خاص اپنے فضل وکرم سے ضرور عنایت فرمائیں۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم محمد وآلہٖ واصحابہ اجمعین.

۱۱/۷/۱۴۱۶ھ

www.sukkurvi.com

اہلِ نصاب سے خطاب

حضرت ہما صاحب للتپوری

اب ذرا اُن دوستوں سے بھی کروں گا میں خطاب
جن کو مالک نے بنایا ہے یہاں اہلِ نصاب

باوجود اس کے نہیں کرتے وہ حج کا اہتمام
ڈر خدا کا ہے نہ کچھ حکمِ نبی ﷺ کا احترام

دوستو! کے دن ہے جینا دارِ فانی میں تمہیں
کیا کوئی شک ہے اجل کی جاں ستانی میں تمہیں

بند جس دن آنکھ ہوگی گھر پڑا رہ جائے گا
کل اثاثہ سب نقد و زیور پڑا رہ جائے گا

یہ زمین و مال و دولت یہ محل اور یہ مکاں
چھوڑ کر اِک دن انہیں جانا پڑے گا مہرباں

جیتے جی فرصت نہ ہوگی کام دھندوں سے کبھی
نفس و شیطان تم کو چھوڑیں گے نہ پھندوں سے کبھی

روز نکلے گا نیا سورج نئی مشغولیت
ہر مہینے چاند لائے گا نئی مصروفیت

آج تک دُنیا کے بھارے کام کس نے کر لئے
گوہرِ مقصود سے کتنوں نے دامن بھر لئے

مرتے مرتے آرزوئے کامرانی رہ گئی

www.sukkurvi.com

رات دن کٹتے رہے باقی کہانی رہ گئی
مال اندوزی کے منصوبوں کے ساماں رہ گئے
موت آئی ، دل کے اندر دل کے ارماں رہ گئے

بے تمہارے کار دُنیا کون سا رُک جائے گا
کیا قیامت آئے گی یا آسمان جھک جائے گا

پستیٔ ہمت سے حج کی بات مشکل ہوگئی
دھجیوں کو سانپ سمجھے عقل زائل ہوگئی

بعد حج بھی زندگی قائم ہے جینے کے لئے
چھوڑنا ہے گھر مہینے دو مہینے کے لئے

کیا جھمیلے زیست کے ٹالے سے ٹل سکتے نہیں
تم اگر چاہو تو کیا خود کو بدل سکتے نہیں

دوستو! اب کوئی معنے ہی نہیں تاخیر کے
راستے سارے کھلے ہیں کوشش و تدبیر کے

تیز کرلو تشنگی زمزم کے پینے کے لئے
چل پڑو اب کے برس مکے مدینے کے لئے

چل کر خود ہی دیکھ لو آنکھوں سے جنت کی بہار
گھر خدا کا اور نبی ﷺ کا آستانِ پُر وقار

دوستو! تم کو ہما کا مخلصانہ پیام
عزم و ہمت چاہئے مشکل نہیں پھر کوئی کام

(ہما صدیقی)

www.sukkurvi.com

حج کی تیاری

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

www.sukkurvi.com

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ضبط و ترتیب

مولانا محمد قاسم امیر ملتانی

[illegible] فیصل کالونی کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

اللہ تعالیٰ کے مہمان

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں تو وہ ان کی دعاء قبول فرمائے، اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔''

(سنن ابن ماجہ)

www.sukuryi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ
وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ
سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ
یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا
شَرِیۡکَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ
وَرَسُوۡلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ
وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا۔ اَمَّا بَعۡدُ!

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَجُّ اَشۡھُرٌ مَّعۡلُوۡمَاتٌ فَمَنۡ فَرَضَ فِیۡھِنَّ الۡحَجَّ فَلَا
رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ وَلَا جِدَالَ فِی الۡحَجِّ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ
خَیۡرٍ یَّعۡلَمۡہُ اللّٰہُ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَیۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰی
وَاتَّقُوۡنِ یٰاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۝ (الحج:۱۹۷)

”حج کے چند مہینے ہیں جو معلوم ہیں، لہٰذا جو شخص ان میں حج مقرر کرلے تو پھر نہ کوئی فحش بات ہے اور نہ کوئی بے حکمی ہے اور نہ کسی قسم کا نزاع زیبا ہے، اور جو نیک کام کرو گے خدا تعالیٰ کو اس کی

www.sukkurvi.com

اطلاع ہوتی ہے اور خرچ ضرور لے لیا کرو، سب سے بڑی بات
خرچ میں (گناہوں سے) بچا رہنا ہے اور اے عقل والو! مجھ
سے ڈرتے رہو۔''

میرے قابلِ احترام بزرگو اور معزز خواتین! اللہ جل شانہ کا ہم سب پر یہ فضل ہے کہ اس نے ہمیں یہاں جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور حج کے سلسلہ میں یہاں حاضر ہونے کی سعادت نصیب فرمائی. ایک تو خود اللہ جل شانہ کے گھر میں حاضری کی توفیق ہونا بڑی نعمت ہے اس لئے کہ جس سے اللہ پاک خوش ہوتے ہیں اس کو اپنے گھر میں آنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں اور نیک کاموں کی توفیق دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس سے ناراض ہو جاتے ہیں اس کو اپنے گھر پر آنے کی توفیق بھی نہیں دیتے۔

مسجد کی حاضری بڑا انعام ہے

اس پر مجھے حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کی ایک حکایت یاد آئی جو انہوں نے مثنوی شریف میں بیان فرمائی ہے، وہ حکایت یہ ہے کہ کسی زمانے میں جب غلام باندیوں کا دور تھا۔ ایک کافر آقا تھا، اس کا ایک مسلمان غلام ''سنقر'' تھا، تو غلام مسلمان تھا اور اس کا آقا اور مالک غیر مسلم تھا لیکن اس کافر آقا کو اپنے مسلمان غلام پر بہت اعتماد اور بھروسہ تھا اور وجہ اس کی یہ تھی کہ وہ مسلمان غلام اپنے آقا کے حقوق بھی ٹھیک ٹھیک ادا کرتا تھا اور اپنے اصلی اور بڑے آقا اللہ جل شانہ کے فرائض بھی ٹھیک ٹھیک ادا کرتا تھا، اس غلام کا معمول یہ تھا کہ جب وہ

www.sukkurvi.com

اپنے آقا کے ساتھ بازار جاتا اور بازار میں خریداری کے دوران اذان ہوجاتی تو یہ اپنے آقا سے کہتا کہ حضور میرے بڑے آقا مجھے یاد فرمارہے ہیں، اگر اجازت ہوتو میں ان کو سلام کر آؤں یعنی نماز پڑھ آؤں، تو وہ خوشی سے اجازت دے دیتا، اس وجہ سے کہ اس کے دل میں اپنے مسلمان غلام کی بڑی عزت تھی اور وہ اس کا بڑا احترام کرتا تھا اس لئے وہ جب کبھی خریداری کیلئے بازار جاتا تو وہ بجائے کسی اور غلام کو لیجانے کے اس مسلمان غلام کو ساتھ لیکر جاتا، کیونکہ اس کے ایماندار ہونے کی وجہ سے اس پر اس کو زیادہ بھروسہ تھا۔

غلام کا مسجد میں جانا

ایک مرتبہ وہ کافر آقا اپنے مسلمان غلام کو لیکر خریداری کیلئے بازار گیا ہوا تھا کہ خریداری کے دوران اذان ہوگئی، معمول کے مطابق اس کے غلام نے کہا حضور! مجھے میرے آقا یاد فرمارہے ہیں، اگر اجازت ہوتو میں نماز پڑھ کر آجاؤں؟ اس نے کہا خوشی سے جاؤ اور جب تم واپس آؤ گے تب ہی میں باقی خریداری کرونگا اور میں مسجد کے باہر تمہارا انتظار کررہا ہوں، تم جلدی سے نماز پڑھ کر آجاؤ، چنانچہ وہ مسلمان غلام مسجد میں گیا اور جماعت میں شامل ہوگیا اور جماعت سے فارغ ہونے کے بعد باقی سنتوں اور نفلوں کے پڑھنے میں مشغول ہوگیا، لوگ سنتیں اور نفلیں پڑھ کر نکلنے لگے، لیکن اس کا مسلمان غلام باہر نہیں آیا، اس نے سوچا کہ وہ نماز میں مشغول ہوگا، اس لئے تھوڑی دیر میں آجائیگا، لیکن دیکھتے ہی دیکھتے مسجد خالی ہوگئی لیکن اس کا غلام مسجد سے باہر نہیں آیا، اس نے آواز دی ''ارے خَنْفَر! بہت دیر ہوگئی، سب

www.sukkurvi.com

لوگ نماز پڑھ کر آ گئے اور تم ابھی تک نہیں آئے کیا بات ہے؟'' اس نے اپنے آقا کی آواز سنکر جواب دیا حضور! میں ابھی آیا، اور ہوا یہ کہ جب وہ نماز سے فارغ ہو کر دعا مانگنے لگا تو اس کا دل دعا میں اتنا کھنچنے لگا کہ بس اس کا اٹھنے کو جی ہی نہ چاہا۔

ذکر و دعا میں دل لگنا

یہ نعمت تقریباً ہر مسلمانوں کو ملتی ہے، کہ بعض دفعہ دعا میں اسکا ایسا دل لگتا ہے جیسے بعض دفعہ ذکر میں لگتا ہے، جی چاہتا ہے کہ کئے جائیں اور کبھی تلاوت میں اتنا دل لگتا ہے جی چاہتا ہے کہ کئے جائیں اور کبھی نماز میں اتنا دل لگتا ہے جی چاہتا ہے کہ پڑھتے جائیں۔

لہذا جب کسی کو یہ موقع ملے تو یہ سمجھے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت متوجہ ہے اور اللہ پاک اس کو نوازنا چاہتے ہیں اور اسے اپنی نعمتوں سے سرفراز فرمانا چاہتے ہیں، اس لئے اس کے دل کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے لہذا اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس وقت جتنے غیر ضروری کام ہیں انہیں چھوڑ دینا چاہئے، ذکر میں دل لگ رہا ہے تو ذکر کرتے رہئے، دعا میں دل لگ رہا ہے تو دعا مانگتے رہئے اور دنیا و آخرت کی جتنی بھلائیاں مانگ سکتے ہیں مانگ لیں اور اگر کچھ سمجھ نہ آئے تو یہ دعا مانگتے رہیں یا اللہ! سرکار دو عالم ﷺ نے آپ سے دنیا و آخرت کی جو جو بھلائیاں مانگی ہیں وہ سب مجھے، میرے والدین، میرے اہل و عیال، میرے عزیز و اقارب اور تمام مسلمانوں کو عطا فرما دیجئے اور جن چیزوں سے آپ ﷺ نے پناہ مانگی ہے مجھے، میرے

والدین، میرے اہل وعیال، میرے عزیز واقارب اور تمام مسلمانوں کو ان سے پناہ کامل عطا فرما دیجئے، آمین۔

اس غلام کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ جب وہ دعا کرنے لگا تو دعا میں اس کا اتنا دل لگا کہ وہ اپنے آقا کے انتظار کو بھول گیا اور مغلوب الحال ہو گیا جو شرعی لحاظ سے بندوں کے اداء حقوق میں معذور ہوتا ہے اور دعا کے اندر مشغول ہو گیا، کچھ دیر کے بعد آقا نے پھر اس کا نام لیکر آواز دی ''ارے خنثر! بہت دیر ہو گئی سب لوگ نکل گئے تم کیوں نہیں آ رہے ہو، میں تمہارا باہر انتظار کر رہا ہوں'' کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد تیسری دفعہ اس نے پھر آواز دی کہ کیا بات ہے، تمہیں کس نے اندر روکا ہوا ہے، کون ہے جس نے تمہیں اندر پکڑا ہوا ہے اور باہر نہیں آتے، میں تمہارا انتظار کرتے کرتے تھک گیا ہوں۔

غلام کا جواب

اس کے جواب میں غلام نے کہا ''حضور! جو آپ کو اندر نہیں آنے دیتا وہ مجھے باہر نہیں آنے دیتا''، یعنی جس نے تمہیں باہر بٹھایا ہوا ہے تمہاری مجال نہیں کہ تم اندر آؤ اسی نے مجھے اندر روکا ہوا ہے کہ میں باہر آنے سے قاصر ہوں سبحان اللہ۔

اس لئے میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اپنے گھر میں جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی، یہ محض اس کا فضل ہے کہ اس نے ہمارے دل میں یہ بات ڈال دی کہ مسجد میں جا کر بیٹھ جائیں، ورنہ اس واقعہ میں دیکھو کہ جوان کا دشمن ہے وہ باہر بیٹھا ہوا ہے اس کو اندر آنے کی توفیق نہیں دی

اور جوان کا نام لیوا ہے وہ اندر بیٹھا ہوا ہے، ایسے ہی نہ جانے کس کس کو خانہ کعبہ کے سامنے حاضری نصیب ہونے والی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار عافیت کے ساتھ حاضری نصیب فرمائے، آسانی کے ساتھ نصیب فرمائے، قبولیت کے ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ جس کو وہاں کی سعادت نصیب ہونے والی ہے اس پر اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا احسان ہونے والا ہے اور اس کو انعام ملنے والا ہے، خاص عنایت اس پر ہونے والی ہے، خاص الخاص کرم اس پر ہونے والا ہے، چند اشعار یاد آئے ؎

میری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

؎

ان کے الطاف تو عام ہیں شہیدی سب
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

www.sukkurvi.com

عازمینِ حج کو مبارک باد!

بہر حال! ان کی کچھ عنایت ہم پر ہوگئی اور انہوں نے اپنی رحمت سے اپنے گھر میں بلا لیا، ہمارے دل میں خواہش پیدا فرمادی، درخواست دلوادی، منظور کروادی، اور یہاں بھیج دیا، انشاء اللہ آگے کے مراحل کا انتظام بھی وہی فرمائیں گے، لہٰذا یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے کہ انہوں نے حج وعمرہ کا ارادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی، جن خواتین حضرات نے اس سال حج وعمرہ کا ارادہ کیا ہے وہ سب قابلِ مبارکباد ہیں۔

اداء شکر کے تین طریقے

ہم سب کو چاہئے کہ اس انعام پر اللہ تعالیٰ کا دل و جان سے شکر ادا کریں اور برابر کرتے رہیں اس لئے کہ جتنی بڑی نعمت ہوتی ہے اتنا ہی بڑا اس کا شکر بھی ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام بہت بڑا فضل اور بہت بڑا کرم ہے اس لئے اس کا شکر بھی اتنا ہی بڑا ہونا چاہئے اور دل و جان سے ہونا چاہئے۔

اور شکر تین طرح سے ادا ہوتا ہے۔

(۱) دل سے (۲) زبان سے (۳) اعضاء و جوارح سے

دل کا شکر یہ ہے کہ آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جائے اور دل میں یہ سمجھے کہ یا اللہ! کہ میں ہرگز اس نعمت کے لائق نہیں تھا، آپ نے محض اپنے فضل و کرم سے میری نالائقی اور کسی قابلیت اور استحقاق کے نہ ہونے کے باوجود مجھے اس نعمت سے سرفراز فرمایا اور اس کے اسباب مجھے عطا فرمائے۔

اور زبان کا شکر یہ کہ زبان سے **الحمدللہ ، الحمدللہ** کہے

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ

کہے اور جب بھی اس نعمت کا خیال آئے تو یہ کہے الحمدللہ، یا اللہ! آپ کا شکر ہے، یا اللہ! آپ کا فضل ہے، آپ کا کرم و احسان ہے کہ آپ نے مجھے اپنے گھر کی حاضری کی توفیق عطا فرمائی، اور اس حاضری کا ذریعہ مجھے عطا فرمایا، اس طرح برابر شکر ادا کرتے رہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہیں کہ یا اللہ! آپ کا کرم بے پایاں ہے اور میں بالکل نالائق ہوں، آپ میری نالائقی پر نظر نہ فرمایئے بلکہ

www.sukkurvi.com

آپ نے اپنی جس رحمت کے صدقے مجھے اس نعمت سے بہرہ ور فرمایا ہے اسی رحمت کے صدقے اس کو انجام دینا بھی میرے لئے بے حد آسان فرما دیجئے۔

سہولتِ حج کی دعا

یہ آسانی اور سہولت کی دعا اس لئے ہے کہ حج وعمرہ جہاں بہت بڑی عبادت اور بڑے اجر وثواب کا ذریعہ ہیں وہاں جب تک اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال نہ ہو ان کی ادائیگی آسان نہیں ہے، حالانکہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کی ادائیگی کی اتنی سہولتیں عطا فرمادی ہیں کہ پچھلے لوگوں کے وہم وگمان میں نہیں ہوں گی، لیکن اس کے باوجود جب تک اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال نہ ہو بندہ ان کو بآسانی انجام نہیں دے سکتا، چنانچہ اگر ذرا سی دیر کے لئے ان کی مدد اور رحمت ہٹ جائے تو آسان بھی مشکل ہو جاتا ہے اور حقیقت یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ آسان بنا دیتے ہیں تو ان کے ادا کرنے میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے، لہذا اس دعا کو یاد رکھیں کہ یا اللہ! آپ اگر مشکل کو بھی آسان فرمادیں تو وہ آسان ہے اور اگر آسان کو آپ آسان نہ کریں تو وہ بھی مشکل ہے، لہٰذا ہمارے لئے اس کو آسان فرما دیجئے، خواہ عمرہ کرنے کیلئے جارہے ہوں (جیسا کہ بعض حضرات رمضان شریف میں جاتے ہیں) یا حج کرنے کیلئے جارہے ہوں۔

بہر حال! جس نے حج کا ارادہ کرلیا ہے وہ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے اگر مکروہ وممنوع وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور پھر یہ دعا کریں یا

www.sukkurvi.com

اللہ! مجھے سنت کے مطابق، شریعت کے مطابق سہولت، آسانی، عافیت اور صحت کے ساتھ اس عبادت کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

شکر کی تیسری قسم اعضاء و جوارح کا شکر ہے اور اعضاء و جوارح کا شکر یہ ہے کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کے گھر آگئے اور اللہ تعالیٰ کے گھر جانے والے ہیں تو بھئی! یہ جو ہمارا چھ فٹ کا وجود ہے سر سے پیر تک، ظاہر و باطن، اعضاء و جوارح ان سب سے بھی شکر ادا کرنا چاہئے، ان کے ذریعے شکر کی ادائیگی یہ ہے کہ ہم انکو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگائیں، مسجد میں آنا فرمانبرداری ہے، بیت اللہ کے اندر جانا فرمانبرداری ہے، مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اندر حاضری بھی تابعداری ہے، ہم اس نعمت کے شکرانے میں اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے احکام کا پابند بنائیں، جو آدمی اس طرح سے شکر ادا کرے گا وہ جونہی اپنے گھر سے باہر نکلے گا اور جونہی لبیک کہے گا انشاء اللہ اس کی مغفرت کا پروانا جاری ہو جائیگا، اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آغوش میں چلا جائیگا، اور قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی نوازشوں کا مستحق ہوگا۔

تین باتیں

اس نعمت کا شکر ادا کرنے میں مختصراً تین باتیں آپکی خدمت پیش کرونگا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے سننے اور سنانے، سمجھنے اور سمجھانے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

www.sukkurvi.com

۱......ایک یہ ہے کہ حج کی نعمت کتنی بڑی ہے، مختصراً اس کے بارے میں عرض کرونگا۔

۲......دوسرے حج کے متعلق آداب

۳......تیسرے سرکار دو عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضری اور اس کے آداب۔

حج کا ثواب

پہلی بات کے بارے میں عرض ہے کہ حج اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ یہ نعمت ہمیں بار بار نصیب فرمائیں اور عافیت وکامرانی کے ساتھ نصیب فرمائیں، جب کوئی آدمی حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر لبیک کہتا ہے تو اس کے لبیک کہنے کے ساتھ ساتھ اس کے دائیں طرف جتنی بھی مخلوقات ہیں خواہ وہ پہاڑ ہوں یا ٹیلے، پتھر ہوں یا درخت، خواہ ان کے علاوہ کوئی اور مخلوق ہو، غرض کہ اس کے دائیں طرف جتنی مخلوقات ہیں یہاں تک کہ دنیا کے آخری کنارے تک اسی طرح بائیں طرف بھی دنیا کے آخری کنارے تک جتنی مخلوقات ہیں سب اس حج یا عمرہ کرنے والے کے ساتھ لبیک کہتی ہیں۔ (ترمذی)

اسی طرح یہ حج یا عمرہ پر جانے والا تنہا لبیک نہیں کہتا بلکہ اس کے دائیں بائیں طرف کی ساری مخلوقات بھی اس کے ساتھ لبیک کہتی ہیں، اس طرح یہ لبیک کی صداؤں میں لبیک کہتا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف روانہ ہوتا ہے اور یہ کوئی معمولی اعزاز واکرام نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے کی لبیک کی بے انتہا قدر دانی ہے اور احرام باندھنے کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کے وفد میں شامل ہو جاتا

www.sukkurvi.com

ہے جس میں منجانب اللہ یہ انعام ملتا ہے کہ اگر کسی کیلئے مغفرت کی دعا کرے تو اللہ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں اور اگر دنیا و آخرت کی کوئی جائز مراد مانگے تو اس کو عطا فرماتے ہیں اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس حاجی کے گھر یا اس کے خاندان میں سے چار سو افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول فرمائیں گے (یہ راوی کو شک ہے الترغیب) یعنی اس کی سفارش پر اللہ تعالیٰ نے اس کے خاندان والوں میں سے یا اس کے گھر والوں میں سے چار سو افراد کو بخشنے کا وعدہ فرمایا ہے، اور وہ سفارش کرے گا کہ یا اللہ! میرے گھر کے فلاں آدمی کو بخش دیجئے، میرے خاندان کے فلاں آدمی کو بخش دیجئے، اللہ تعالیٰ اس کی سفارش کو قبول فرماتے ہوئے انکی مغفرت کا فیصلہ فرمائیں گے، یہ کتنی بڑی سعادت ہے جو ایک حاجی کو اللہ تعالیٰ حج کرنے کی وجہ سے عطا فرمائیں گے۔

گناہوں کی مغفرت

ایک روایت میں ہے کہ جب حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر لبیک کہنا شروع کرتا ہے تو جب اس دن کا سورج غروب ہوگا تو وہ سورج اس کے تمام صغیرہ گناہوں کو لیکر غروب ہوگا اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا اس روز تھا کہ جس روز اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ (ابن ماجہ)

اندازہ لگائیے کہ کتنی بڑی نعمت ہے اور کتنی بڑی دولت ہے یہ حج و عمرہ۔

ستر ہزار نیکیاں

ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی شخص کامل وضو کر کے (کامل وضو وہ ہوتا

ہے جو سنت کے مطابق ہو) یعنی سنت کے مطابق وضو کر کے طواف کرنے حجر اسود کے قریب آئے تا کہ اس کا استلام کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو جاتا ہے اور جب حجر اسود کا استلام کر کے وہ یہ کلمہ پڑھتا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اور اسے پڑھ کر طواف شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر چھا جاتی ہے اور اس کے بعد جب وہ طواف کرتا ہے تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کو ستر ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے گھر کے ستر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول فرمائیں گے، ستر ہزار گناہ معاف فرماتے ہیں اور ستر ہزار درجات بلند فرماتے ہیں اور جب وہ طواف کے سات چکر پورے کر کے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو حضرت اسمٰعیل علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ (الترغیب)

اگر کوئی آدمی ایک غلام آزاد کردے (جو آج کل ناممکن ہے کیونکہ اب غلام باندی کا دور نہیں) تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ایک ایک عضو کے بدلے میں اس آزاد کرنے والے کے ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد فرماتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ہر مسلمان کسی غلام کو آزاد نہیں کرسکتا لیکن طواف ہر حج و عمرہ کرنے والا مسلمان کرسکتا ہے اور طواف کے بعد دوگانہ طواف کر کے اس

www.sukkurvi.com

فضیلت کو حاصل کر سکتا ہے اور ایک نہیں بلکہ چار غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب اس کو حاصل ہوتا ہے، اب ایک غلام کے بدلے میں اس کی بخشش ہوگئی اور باقی تین غلاموں کے بدلے میں انشاء اللہ العزیز اس کو بلند درجات نصیب ہونگے اور اسی اوپر والی حدیث کے آخر میں ہے کہ جس وقت آدمی دوگانہ ادا کر کے فارغ ہوگا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو چکا ہوگا جیسا کہ وہ اپنی ولادت کے وقت گناہوں سے پاک وصاف تھا۔

گناہوں کی مغفرت

بہر حال! حج اور عمرے کی بدولت اللہ پاک حج اور عمرہ کرنے والے کے تمام صغیرہ گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور اگر آدمی توبہ کرلے تو بڑے سے بڑا کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے اور صغیرہ گناہوں کو تو اللہ تعالیٰ بہانے بہانے سے معاف فرماتے ہیں حج کرنے کی بدولت، عمرہ کرنیکی بدولت، طواف کرنے کی بدولت، دوگانہ طواف ادا کرنے کی بدولت وغیرہ۔

بہر حال! حاجی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدم قدم پر مغفرت کا تحفہ ملتا ہے اور اس کی دعا بھی کرنی چاہئے کہ ہمیں ایسی مغفرت ملے جو ہمیشہ ہمارے لئے نجات کا ذریعہ ہو۔

ہر نیکی پر ایک لاکھ گنا ثواب

ایک اور بہت بڑا فضل اللہ تعالیٰ کا حاجی پر یہ ہوتا ہے کہ جونہی وہ حدود حرم میں داخل ہوتا ہے تو حدود حرم میں قدم رکھتے ہی اس کے ہر نیک عمل کا ثواب ایک

www.sukkurvi.com

لاکھ گنا ہو جاتا ہے، جدہ سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے راستہ میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ایک عظیم الشان رحل آتی ہے جس پر قرآن شریف بنا ہوا ہے اس کے قریب سعودی حکومت نے حدود حرم شروع ہونے کی علامت بنا دی ہے، جونہی اس کے قریب جائیں سب خواتین وحضرات سے درخواست کرونگا کہ اس وقت کو غفلت میں نہ گزاریں اور بلا وجہ اس کے اندر داخل ہونے میں تاخیر نہ کریں اور اس وقت دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں، اللہ تعالیٰ سے لو لگائیں اور دل کا کا نٹا اللہ تعالیٰ کی طرف کرلیں اور دل میں یہ استحضار ہو کہ یا اللہ! آج وہ موقع آ گیا ہے کہ آپ مجھ کو اپنی رحمت سے اس جگہ داخل ہونے کی سعادت نصیب فرمارہے ہیں، جہاں انبیاء کرام داخل ہوتے تھے، اور جب وہ داخل ہوتے تھے تو سواری سے اتر جاتے اور ننگے پاؤں ہو جاتے تھے، بہر حال حدود حرم کے اندر قدم رکھتے ہی ہر نیک عمل کا ثواب ایک لاکھ گنا بڑھ جاتا ہے اس لئے ایسے وقت یوں دعا کریں ''یا اللہ! برسوں کی تمنا کے بعد آج یہ موقع آیا ہے کہ میں حرم میں داخل ہو رہا ہوں، یا اللہ! آپ کو آپکی شانِ رحمت کا واسطہ کہ جس طرح آپ نے اس کو محترم بنایا ہے مجھے اس کے اندر داخل ہونے کے لائق بنا دیجئے، مجھے اس کا اکرام کرنے والا بنا دیجئے، اس کے آداب بجالانے والا بنا دیجئے اور میرے گوشت، میری کھال، میری ہڈیوں، میرے بالوں اور میرے وجود کو سر سے پیر تک دوزخ پر حرام کر دیجئے اور جس طرح آپ نے اس میں شکار کرنے کو حرام کیا ہے اس کی بے حرمتی کو حرام کیا ہے اسی طرح یا اللہ! آپ مجھے دوزخ پر حرام کر دیجئے،'' اس طرح اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف

www.sukkurvi.com

متوجہ ہوتے ہوئے داخل ہو جائیں، اور پھر زیادہ سے زیادہ نیک اعمال میں مشغول رہنے کی کوشش کیجئے۔

چنانچہ اس میں داخل ہونے کے بعد ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہیں گے تو ایک لاکھ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے کے برابر ثواب ملے گا اور اگر ایک مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں گے تو ایک لاکھ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے کے برابر ثواب ہوگا اور ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں گے تو ایک لاکھ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کے برابر ثواب ہوگا اور ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں گے تو ایک لاکھ مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کے برابر ثواب ہوگا۔

حضرت والد صاحبؒ (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں انکی خدمات کا بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے۔آمین) اکثر یا ہر سال حج کرنے جایا کرتے تھے اور اپنی دعاؤں اور بیانات میں اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے، امید ہے کہ یہ ان کے حق میں قبول ہوا ہے ۔

مدینہ جاؤں پھر آؤں ، مدینہ پھر جاؤں
الٰہی ! عمر اسی میں تمام ہو جائے

اور انکی عمر واقعی اسی میں پوری ہوئی کہ ہر سال حج کرنے کیلئے جاتے تھے، بعض حکایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی ستر ہزار مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر اپنے کسی رشتہ دار کو یا کسی اور مسلمان کو جو اللہ بچائے عذاب قبر میں مبتلا ہو بخشدے تو اللہ تعالیٰ اس کا عذاب قبر اٹھا دیتے ہیں۔

www.sukkurvi.com

عذابِ قبر سے نجات

چنانچہ ’’زہۃ البساتین‘‘ میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں میرے محلے میں ایک مجذوب رہتا تھا اور مجھے انکے بارے میں یہ شبہ تھا کہ یہ واقعی مجذوب ہیں یا مصنوعی مجذوب، جو واقعی مجذوب ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے اور جو مصنوعی ہوتا ہے وہ عموماً دھوکہ باز ہوتا ہے مجھے ان کے بارے میں یہ شبہ رہتا تھا کہ یہ واقعی مجذوب ہیں یا انہوں نے مجذوبوں کا روپ دھارا ہوا ہے، ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک مجلس کے اندر میں بھی موجود تھا اور وہ بھی موجود تھے، میں نے دیکھا کہ وہ اچانک کہنے لگے ’’میری ماں کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے، میری ماں کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے‘‘ اس وقت میں نے سوچا کہ آج اس کے امتحان کا اچھا موقع ہاتھ آ گیا ہے، میں دیکھتا ہوں کہ یہ سچ مچ مجذوب ہے یا مصنوعی مجذوب، چنانچہ میں نے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ ستر ہزار مرتبہ پڑھا ہوا تھا اسی وقت میں نے دل دل میں اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کیا کہ اس کا ثواب اس کی والدہ کو پہنچا دیا جائے تو وہ ہنسنے لگے اور ہنستے ہوئے کہنے لگے الحمد للہ، الحمدللہ میری ماں سے عذاب ختم ہو گیا اور اب میری ماں آرام میں ہو گئی، وہ بزرگ فرماتے ہیں اس واقعہ سے میرے دو شبہے دور ہو گئے ایک شبہ تو ان کے بارے میں تھا کہ یہ حقیقۃً مجذوب ہیں یا مصنوعی مجذوب ہیں؟ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ یہ حقیقی مجذوب ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان پر انکی ماں کا عذاب منکشف فرمایا اور اس کا دور ہونا بھی

www.sukkurvi.com

منکشف فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ یہ حقیقی مجذوب ہیں مصنوعی مجذوب نہیں اور وہ اپنے اس قول میں سچے ہیں، جھوٹے نہیں۔

دوسرے مجھے اس روایت کے بارے میں شبہ تھا کہ حدیث کس درجہ کی ہے معتبر ہے یا نہیں؟ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کی برکت سے انکی ماں کا عذاب اٹھالیا تو معلوم ہوا کہ یہ روایت صحیح ہے اور اس روایت میں اس کلمہ کی یہی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اگر کسی آدمی کو پڑھ کر بخش دیا جائے اور وہ عذاب قبر میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا عذاب قبر اٹھا لیتے ہیں۔

حضرت والد صاحبؒ یہ فرمایا کرتے تھے کہ یہاں تو ستر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھنا مشکل ہے لیکن مکہ مکرمہ میں جانے کے بعد ایک مرتبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کے برابر ملتا ہے، لہٰذا اس کلمہ کو زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس کا ثواب بخشنا چاہئے، سرکار دو عالم ﷺ کی امت میں سے جتنے لوگ اب تک گذر چکے ہیں اور جتنے لوگ قیامت تک آئیں گے اس کا ثواب ان سب کو پہنچا سکتے ہیں۔

بھئی! مکہ مکرمہ قیام کے دوران کم از کم ستر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھنا اچھا ہے اور ستر ہزار میں سے ہر کلمہ ایک لاکھ کے برابر ہے اور ستر ہزار کو ایک لاکھ سے ضرب دیں تو کتنے لاکھ بن جائیں گے، اور اگر آپ اس کا ثواب آپ ﷺ کی امت کو بخشدیں تو آپ کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور بہت سے افراد کی بخشش ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اسی طرح وہاں قیام کے دوران اگر ایک مرتبہ یٰسٓ شریف پڑھیں گے تو

www.sukkurvi.com

ایک لاکھ مرتبہ یٰسٓ شریف پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا اور ایک مرتبہ یٰسٓ شریف پڑھنے والے کو دس مرتبہ قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ملتا ہے تو اندازہ لگائیے اللہ تعالیٰ کی کتنی رحمت ہے، انکی رحمت کی کوئی انتہا نہیں، ہم پڑھنے سے عاجز آسکتے ہیں لیکن انکی رحمت میں کمی نہیں آسکتی۔

اگر آدمی دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو از روئے حدیث اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ایک محل عطا فرمائیں گے، جب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ سنا تو انہوں نے فرمایا یا رسول اللہ! پھر تو ہم جنت کے اندر بہت سے محل بنالیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دینے پر قادر ہیں، ہم سورہ اخلاص پڑھ کر تھک سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا ختم ہونے والی نہیں، یہاں پر دس لاکھ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا۔

جب حدود حرم شروع ہونگی تو ہر جگہ ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوگا، کتنی بڑی دولت ہے اور یہ حاضری کتنی بڑی نعمت ہے یہ سب حج وعمرہ کی سعادت کی بدولت ہے، لہٰذا ہمیں دل وجان سے اس کی قدر کرنی چاہئے اور دل وجان سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

حج کی صحیح تیاری

اب میں دوسری بات کی طرف آتا ہوں، وہ یہ کہ جب یہ نعمت اتنی بڑی ہے اور اس پر اتنے بڑے بڑے اجر وثواب کے وعدے ہیں تو جتنی بڑی نعمت ہوتی ہے اور جس کام میں جتنا زیادہ نفع ہوتا ہے اس کی تیاری بھی اسی کے

www.sukkurvi.com

مطابق ہوتی ہے، چنانچہ جتنا بڑا کاروبار ہوتا ہے اس کی تیاری بھی اتنی بڑی ہوتی ہے اور حج اور عمرہ آخرت کی کمائی کا بہت بڑا ذریعہ ہیں لہٰذا اس کے لئے تیاری بھی اسی کے مطابق ہونی چاہئے، اس کی تیاری کے متعلق بہت سی باتیں ہیں، ان سب کا بیان کرنا اس مختصر وقت میں بظاہر مشکل ہے لیکن ان میں سے چند اہم اہم باتیں عرض کرتا ہوں۔

نیت درست کرلیں

ان میں سب سے پہلی بات اپنی نیت کی درستگی ہے، لہٰذا جتنے خواتین و حضرات حج کیلئے جارہے ہیں یا صرف عمرہ کرنے جارہے ہیں ان کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ اپنی اپنی نیتوں کو درست کرلیں۔

نیت کو کس طرح درست کیا جاتا ہے؟ نیت کو درست کرنا یہ ہے کہ ہم دل میں یہ ارادہ کرلیں کہ ہم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے حج اور عمرہ کرنے کیلئے جارہے ہیں، اس کے علاوہ کوئی اور نیت نہ ہو یا یہ نیت ہو کہ ہم صرف اور صرف اس لئے حج وعمرہ کیلئے جارہے ہیں تاکہ ہماری مغفرت ہوجائے، ہماری بخشش ہوجائے اور اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوجائیں، حج اور عمرہ کا جو ثواب احادیثِ طیبہ میں بیان کیا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہم کو عطا فرمادیں، بہرحال اس اجر کو حاصل کرنے کی نیت کرنا، اپنی مغفرت وبخشش کی نیت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت کرنا نیت کی درستگی ہے، جب ایک مرتبہ دل میں اللہ تعالیٰ کے واسطے حج و عمرہ کرنے کی نیت کرلی تو نیت درست ہوگئی، اس کے بعد اگر ریاکاری، نام ونمود

www.sukkurvi.com

اور دکھاوے کے وسوسے آئیں تو ان میں کوئی حرج نہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے ایک ہی جملے میں اس مسئلے کا حل بیان فرمادیا ہے اور وہ یہ ہے کہ وسوسۂ ریا ریا نہیں ہے یعنی وہ تو ریا کاری کا خیال اور وسوسہ ہے اور ریا کاری کا خیال اور وسوسہ اور چیز ہے اور ریا کاری اور چیز ہے، ریا کاری میں آدمی کا اپنا اختیار شامل ہوتا ہے جبکہ ریا کاری کا وسوسہ اور خیال غیر اختیاری چیز ہے اور غیر اختیاری چیز سے آدمی نہ گنہگار ہوتا ہے، نہ اس کے عمل میں کوئی خلل آتا ہے اور نہ اس کے ایمان میں کوئی خرابی آتی ہے وہ تو معاف ہے، بس ادھر سے خیال آئے تو اُدھر سے نکال دیں، اس سے نیت میں کوئی خلل اور فتور نہیں آتا، لہٰذا اپنے قصد و اختیار سے ہر مسلمان مرد و عورت ایک مرتبہ حج یا عمرہ کی نیت درست کرے، یا اللہ! میں آپکی رضا حاصل کرنے کیلئے حج و عمرہ ادا کرنے جارہا ہوں، اس کے بعد ایک مرتبہ یا ایک ہزار مرتبہ ریا کاری کا وسوسہ آئے اس سے بالکل نہ گھبرائیں کیونکہ اس سے نہ آپکے حج میں کوئی خلل آئیگا اور نہ آپکے عمرہ میں کوئی خلل آئے گا اور نہ کسی عمل میں کوئی خلل آئے گا، بعض اوقات آدمی اس وسوسہ سے بہت پریشان ہوتا ہے کہ میں تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے عبادت کررہا ہوں اور یہ دکھاوے اور ریا کاری کا خیال آرہا ہے۔

ہاں خدانخواستہ اگر کوئی نیت ہی غلط کرلے مثلاً یہ نیت کرلے کہ میں حج اس لئے کررہا ہوں تاکہ لوگ مجھے حاجی کہیں، میں اس لئے عمرہ کررہا ہوں تاکہ لوگ کہیں کہ یہ تو ہر سال عمرہ کرنے جاتا ہے اور میں اس لئے حج و عمرہ کررہا ہوں تاکہ

www.sukkurvi.com

لوگوں میں میرا نام ہو، اگر کوئی ایسی نیت کرے گا تو بے شک یہ ریاکاری کی نیت ہوگی، دکھاوے اور نام ونمود کی نیت ہوگی اور اللہ بچائے ایسی نیت بڑی خراب نیت ہے اور عمل کی مقبولیت کو تباہ و برباد کرنے والی نیت ہے۔

چنانچہ ایک روایت میں اس کے متعلق آتا ہے کہ میری امت کے بعض مالدار لوگ سیر وتفریح کیلئے حج کریں گے یعنی کچھ مالدار لوگ سیر وتفریح کیلئے حج و عمرہ کریں گے کہ لندن نہیں گئے، جرمنی نہیں گئے فرانس نہیں گئے، سنگاپور نہیں گئے مکہ مدنیہ چلے گئے کہ وہاں پر بھی بڑے خوب صورت ہوٹل ہیں، بڑی خوبصورت عمارتیں ہیں، خود بیت اللہ اور مسجد نبوی کی عمارت بھی بڑی خوشنما ہے، اس کو دیکھنے چلے گئے یہ تو حج وعمرہ کیلئے جانا نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جانا نہیں ہوا، عبادت کرنے کیلئے جانا نہیں ہوا بلکہ ان جگہوں کو دیکھنے کیلئے جانا ہوا، گھومنے پھرنے اور سیر وتفریح کیلئے جانا ہوا۔

فرمایا کہ میری امت کے درمیانے درجے کے لوگ تجارت کیلئے حج کا سفر کریں گے یعنی جا تو رہے ہیں حج وعمرہ کیلئے لیکن ان کا اصل مقصد تجارت ہوگی، یہاں سے کچھ مال لیکر چلے گئے اور وہاں جا کر بیچ دیا، اور وہاں سے کچھ مال لا کر یہاں بیچ دیا، یہاں سے کچھ آڈر وہاں لے گئے اور وہاں سے کچھ آڈر یہاں لے آئے، لہٰذا جب جا رہے ہیں تو اس لئے جا رہے ہیں کہ جدہ بہت بڑا تجارتی مرکز ہے وہاں جا کر کچھ تجارت کرلیں گے اور اس آنے جانے میں حج وعمرہ بھی ادا ہو جائے گا اور اگر حج وعمرہ نہ ہوا تو کیا ہوا تجارت تو ہو ہی جائے گی، لہٰذا یہ سفر خالص حج وعمرہ کے لئے نہیں ہوگا بلکہ تجارت کے لئے ہوگا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ علماء حج وعمرہ کریں گے ناموری کے لئے، شہرت کے لئے تاکہ لوگ کہیں کہ فلاں عالم بڑے بزرگ ہیں وہ تو ہر سال حج وعمرہ کے لئے جاتے ہیں ''اللہ بچائے'' یہ نام ونمود اور شہرت طلبی کیلئے حج ہوا، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نہیں ہوا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے غریب لوگ مانگنے کے لئے حج و عمرہ کریں گے یعنی حج وعمرہ کے لئے تو جائیں گے، لیکن اصل مقصد حج وعمرہ نہیں بلکہ لوگوں سے بھیک مانگنے کے لئے جائیں گے۔

اس لئے بھئی! سب سے پہلے اپنی نیت درست کر لینی چاہیے جتنی نیت سچی اور خالص ہوگی اتنا ہی حج وعمرہ انشاء اللہ العزیز اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوگا، اس اخلاص کی نیت کے اندر یہ بھی داخل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں حج مبرور کا بدلہ بجز جنت کے اور کچھ نہیں، حجِ مبرور کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے یعنی جس آدمی کا حجِ مبرور ہو گیا اور جس کو حجِ مبرور نصیب ہو گیا تو اس کے جنتی ہونے کا فیصلہ ہو گیا اور یہی مومن کا منتہائے مقصود ہے، اس لئے اخلاص کے ساتھ یہ دعا شروع کر دیں کہ یا اللہ! ہم سب کو بآسانی حجِ مبرور اور عمرۂ مبرورہ نصیب فرما۔ آمین

حجِ مبرور کی تعریف

حجِ مبرور کسے کہتے ہیں؟ یہ بھی سُن لیں، اس کے بارے میں عرض ہے کہ حجِ مبرور نام ہے اس بات کا کہ آدمی اس طرح حج کرے کہ اس حج کے اندر جہاں تک ہو سکے گناہوں سے پرہیز کرے، جہاں تک ہو سکے گناہوں سے بچنے کی

www.sukkurvi.com

کوشش کرے، اگر کہیں کوئی غلطی ہو جائے تو بلا تاخیر توبہ کر کے آئندہ بچے، اگر کسی انسان کے ساتھ کوئی زیادتی ہو جائے یا کسی ہم سفر کی حق تلفی ہو جائے تو اس کی بھی فوراً معافی و تلافی کرے اس کو حجِ مبرور کہتے ہیں۔

حجِ مبرور کی اس کے علاوہ اور بھی کئی تعریفیں، اور نشانیاں بیان کی گئی ہیں، کہ حجِ مبرور کے اندر آدمی نرمی سے گفتگو کرے، جھگڑے سے بچے، لب ولہجہ بھی سخت اختیار کرنے سے گریز کرے، نرم لہجہ اختیار کرے اور ہر ایک کو سلام کرے، یہ بھی حجِ مبرور کی علامتیں ہیں، جس نے ان باتوں کو اختیار کر لیا تو انشاء اللہ اس کو حجِ مبرور نصیب ہو جائے گا۔

حجِ مبرور کی دعا

لہٰذا ابھی سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ یا اللہ! ہم کو حجِ مبرور نصیب فرما، اگر دل سے دعا مانگیں گے تو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ دولت ضرور نصیب فرمائیں گے، اس لئے کہ جب انہوں نے بغیر درخواست کے ہم پر یہ کرم فرمایا ہے تو درخواست پر تو انشاء اللہ تعالیٰ بدرجۂ اولیٰ کرم فرمائیں گے، انہوں نے ہماری کسی قابلیت اور لیاقت کے بغیر ہی یہ احسان فرمایا کہ ہماری حاضری کا انتظام فرمایا، تو بھئی! اگر ہم ابھی سے دعا کریں گے تو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ ہمیں حجِ مبرور اور عمرۂ مبرورہ بھی نصیب فرمائیں گے جو ہر حاجی کا مقصود ہے۔

حجِ مبرور حاصل کرنے کا طریقہ

اب حجِ مبرور اور عمرۂ مبرورہ حاصل کرنے کے لئے ہمیں چند کام کرنے

www.sukkurvi.com

ضروری ہیں۔

ا...... ان میں سے پہلا کام یہ ہے کہ اب تک کی زندگی میں جو کچھ ہوا ہے اس کی معافی تلافی کرلیں اور معافی تلافی اللہ تعالیٰ کے حقوق کی بھی کرنی ہے اور بندوں کے حقوق کی بھی کرنی ہے، اللہ تعالیٰ کے حقوق کی مثال جیسے نماز فرض ہے، زکوٰۃ فرض ہے، روزے فرض ہیں، صدقہ فطر واجب ہوا مگر ادا نہ کیا، قربانی واجب ہوئی لیکن ادا نہ کر سکے، یہ سب اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں، لہٰذا بالغ ہونے سے لیکر اب تک ہر مسلمان مرد وعورت اس لحاظ سے اپنی زندگی کا جائزہ لے لیں، جتنی نمازیں قضاء ہیں ان کا بھی اندازہ لگا کر حساب کرلیں اور اپنے پاس نوٹ کرلیں اور ابھی سے اپنی قضاء نمازوں اور قضاء روزوں کو ادا کرنا شروع کردیں، قدرتی مجبوری کی وجہ سے خواتین کے عموماً ہر سال رمضان میں کچھ نہ کچھ روزے چھوٹ جاتے ہیں، لیکن لاپروائی کی وجہ سے ادائیگی نہیں ہوتی، لہٰذا ابھی سے وہ روزے رکھنا شروع کردیں اور رمضان شریف سے پہلے پہلے ان کو ادا کرنے کی کوشش کریں تاکہ اگلے رمضان آنے سے پہلے ان کے پچھلے تمام روزے ادا ہوجائیں اور حج کے اعتبار سے بھی ان کی ادائیگی ہوجائے، اور اگر کسی کے ذمہ زکوٰۃ فرض ہوئی تھی اور اس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی تو وہ اسے حج سے پہلے پہلے ادا کرنے کا اہتمام کرے، اگر کسی کام کے ہونے پر منت مانی تھی پھر وہ کام ہوگیا لیکن منت پوری نہیں کی تو وہ اس منت کو ادا کردے، اسی طرح اگر کسی کے ذمے سجدۂ تلاوت

www.sukurvi.com

واجب ہے تو وہ اس کو ادا کر لے، یہ سب اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں۔ لہٰذا جس کے ذمے ان میں سے جتنے جتنے حقوق باقی ہیں اس کو چاہئے کہ حج مبرور حاصل کرنے کے لئے وہ حج سے پہلے پہلے انکو ادا کرے، لیکن اگر کچھ رہ جائیں تو وہاں جا کر ادا کر لیں وہاں تو فرصت ہی فرصت ہوگی، لہٰذا زیادہ سے زیادہ طواف کریں اور یہ کام بھی کریں، لیکن ابتدا ابھی سے کر لینی چاہئے۔

۲...... دوسرے بندوں کے حقوق ہیں کہ بندوں کے ساتھ ہمارا برتاؤ اور سلوک کیسا رہا ہے؟ یہ پہلو سب سے سنگین اور سب سے زیادہ قابلِ توجہ ہے کہ بالغ ہونے سے لیکر اب تک جن لوگوں کے ساتھ ہمارا معاملہ رہا ہے وہ کیسا رہا ہے، اگر ہم نے ناحق کسی کو ستایا ہے، کسی کو تکلیف دی ہے، کسی کو مارا ہے، کسی پر زیادتی کی ہے، اسکی بے عزتی کی ہے، کسی پر بہتان لگایا ہے یا کسی کے پیسے دبائے ہیں تو یاد رکھئے! کہ یہ حج اور عمرہ کی مقبولیت میں کوہ گراں ہیں اور آخرت کے اندر بھی بڑی تباہی اور بربادی کا سبب ہیں۔

چنانچہ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشار فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اصلی مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مفلس وہ شخص ہے کہ جس کے پاس زندگی گزارنے کے اسباب اور مال و دولت نہ ہو تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حقیقی مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس طرح حاضر ہوگا کہ اپنے ساتھ نیکیوں کے پہاڑ لے کر آئے گا اس کے پاس بے شمار نمازیں ہوں گی، تسبیحات، تلاوتیں اور دعائیں

www.sukkurvi.com

ہونگی، ذکر، صدقہ اور حج ہوگا، عمرے اور طواف ہونگے، اور ان کے علاوہ بے شمار نیکیاں اس کے ساتھ ہونگی، اور وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوگا، اس کے ذہن میں یہ ہوگا کہ اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچے گا تو اہلِ حقوق بھی آ جائیں گے اور اپنے حقوق کا مطالبہ کریں گے کہ پروردگار عالم! اس نے دنیا میں ہمیں گالی دی تھی، ہمیں ناحق مارا تھا، اس نے ہمارے ناجائز پیسے کھائے تھے، اس نے ہماری زمین دبائی تھی، اس نے ہمارے مکان پر قبضہ کیا تھا، اس نے ہم سے زبردستی رشوتیں لی تھیں، اس نے سود کھایا تھا۔ وغیرہ

اس طرح وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے یا اللہ! ہمیں ہمارے حقوق دلوا دیجئے، ہر صاحب حق یہ عرض کرے گا کہ یا اللہ اس کے ذمے میرا یہ حق بنتا ہے وہ دلوایئے، تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے حقوق دلوائیں گے اور اللہ تعالیٰ اہلِ حقوق کے حقوق کے مطابق اس کو اس کی نیکیاں دیدیں گے، کیونکہ آخرت کے سارے معاملات نیکیوں کی بنیاد پر طے ہونگے، مغفرت اور بخشش بھی نیکیوں کی بنیاد پر ہو گی اور لین دین بھی نیکیوں کی بنیاد پر ہوگا، لہٰذا جس جس کا اس نے حق مارا ہوگا اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کو اس کی نیکیاں عطا فرمائیں گے۔

چنانچہ امام قرطبیؒ نے اپنی کتاب التذکرہ میں لکھا ہے کہ ایک چونی کے بدلے سات سو مقبول نمازیں دی جائیں گی، اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اس طرح سے اس کی نیکیوں کے پہاڑ اہلِ حقوق میں تقسیم ہو جائیں گے اور ختم ہو جائیں گے، پھر بھی اہل حقوق باقی رہیں گے اور کہیں گے کہ پروردگار عالم! ہمارے حقوق باقی ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ بھئی اس کی نیکیاں تو ختم ہوگئی ہیں تو وہ کہیں گے کہ

www.sukkurvi.com

پروردگار عالم! ہمیں تو ہمارے حقوق چاہئیں، ہم نہیں جانتے کہ اس کے پاس نیکیاں ہیں یا نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ جل شانہ فرمائیں گے کہ اچھا بھئی تم لوگ اپنے اپنے حق کے مطابق اپنے گناہ اس پر ڈالدو کیونکہ اب اس کی نیکیاں باقی نہیں رہیں، لہٰذا جتنا اس نے تمہارے ساتھ ظلم کیا ہے، زیادتی کی ہے، ناانصافی کی ہے، ستایا ہے، پریشان کیا ہے تم اتنے ہی گناہ اس کے اوپر ڈالتے جاؤ تاکہ حساب برابر ہو جائے، چنانچہ اب ان کے گناہ اس کے سر پر ڈالے جائیں گے آیا تو تھا نیکیوں کے پہاڑ لیکر لیکن لوٹے گا گناہ لیکر اور حکم ہوگا کہ اس کو جہنم میں ڈالدو، اس طرح لوگوں کے گناہ اپنے سر پر لیکر لوٹے گا اور دوزخ میں ڈالدیا جائے گا، یہ انسان آخرت کے اعتبار سے حقیقی مفلس ہے۔

اس لئے حقوق العباد کا معاملہ آخرت کے اعتبار سے بھی خطرناک ہے اور دنیا کہ اعتبار سے بھی خطرناک ہے، لہٰذا ابھی سے اس کی تلافی کرنے کی ضرورت ہے اور تلافی کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جن جن لوگوں سے آپ مل سکتے ہیں یا رابطہ کر سکتے ہیں خواہ براہ راست یا ٹیلی فون پر یا خط و کتابت کے ذریعے ان سے رابطہ کر لیں، اگر تم نے اس کو ستایا ہے یا پریشان کیا ہے یا زبانی طور پر اس کو ایذائیں پہنچائیں ہیں یا ہاتھ سے مارا ہے تو اس سے کہیں بھئی میں نے آپکے ساتھ بہت زیادتیاں کی ہیں، آپکے بہت سے حقوق ضائع کیے ہیں، آپ مجھے اللہ کے لئے معاف فرمادیں، میرا ارادہ حج میں جانے کا ہے لہٰذا جس کسی کے ساتھ اس طرح کا معاملہ ہوگیا ہو اس سے جا کر ملیں اور اس سے معافی مانگیں۔

۳......حج کا مقصد اپنی بخشش کرانا ہے نہ کہ گناہوں کا پہاڑ اپنے سر پر رکھنا،

www.sukkurvi.com

لہٰذا وہاں جا کر خواتین خود بھی پردہ کا اہتمام کریں اور دیگر خواتین کو بھی پردہ کرنے کی تلقین کریں اور ابھی سے شرعی پردہ کا اہتمام شروع کریں گی تو انشاء اللہ العزیز جب وہاں جائیں گی تو ان کے لئے شرعی پردہ کرنا زیادہ آسان ہوگا۔

۴...... چوتھی بات یہ ہے کہ ابھی سے ہمیں خود کو گناہوں سے بچانے کی کوشش کرنی ہوگی اس لئے کہ حج مبرور کی ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ جب حاجی حج کر کے واپس آئے تو پہلے جو گناہ وہ کیا کرتا تھا وہ چھوٹ چکے ہوں، پہلی گناہ آلود زندگی ختم کر کے گناہوں سے پاک نئی زندگی کا آغاز کر چکا ہو، پہلی زندگی نافرمانی، فسق وفجور، گناہوں اور نماز نہ پڑھنے کی زندگی تھی اب واپس آیا تو نماز کا پابند ہوگیا، پاکیزہ زندگی اختیار کر لی، تو بھئی! یہ ہے حجِ مبرور کی علامت اور نشانی ہے۔

مقبول حج کی نورانیت

پہلے زمانے میں لوگ حج کے لئے جایا کرتے تھے وہ اسی کا نمونہ ہوا کرتے تھے، پہلے حج کے لئے جانے کے ذرائع بڑے مشکل اور دشوار گزار تھے اس لئے جب لوگ حج کو جاتے تھے تو یہ سمجھ کر جاتے تھے کہ واپس نہیں آئیں گے لیکن جب واپس آتے تھے تو انکے چہرے پر حج کا نور ہوتا تھا انکی زندگی بدلی ہوئی ہوتی تھی، ان کے اخلاق بدلے ہوتے تھے اور اب جانے کی سہولتیں اتنی ہوگئیں کہ ہر سال بآسانی حج پر جایا جاسکتا ہے لیکن بآسانی جانے کے ساتھ ساتھ آج کل لوگ جیسے جاتے ہیں عام طور پر ویسے ہی آجاتے ہیں، آدمی جو گناہ کرتے ہوئے گیا تھا اللہ

www.sukkurvi.com

بجائے وہی گناہ کرتے ہوئے واپس آیا، جو نماز نہیں پڑھتا تھا اسی حال میں واپس آیا کہ اب بھی نماز نہیں پڑھتا، جو جھوٹ بولتا ہوا گیا تھا جھوٹ بولتا ہوا واپس آیا، گانا سنتے ہوئے گیا تھا گانا سنتے ہوئے واپس آیا، فلمیں دیکھتے ہوئے گیا تھا فلمیں دیکھتے ہوئے واپس آیا، عورتیں بے پردہ گئی تھیں بے پردہ واپس آئیں، یہ اصلاح اور قابلِ توجہ بات ہے۔

اگر ہم حج مبرور کی سعادت عظمیٰ حاصل کرنا چاہتے تو آج سے ہی اس کا تہیہ کر لیں کہ پچھلے سب گناہوں سے سچی توبہ اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام ہوگا۔

مدینہ منورہ حاضری

تیسری بات آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنی ہے اور وہ مدینہ منورہ کی حاضری ہے جو اکثر و بیشتر حاجی اور عمرہ کرنے والے کو نصیب ہوتی ہے جو دراصل سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضری ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو آدمی حج کرے اور حج سے فارغ ہونے کے بعد مدینہ طیبہ میں حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو دو حج کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

مسجد قبا کی فضیلت بھی بتادوں کہ جو آدمی وہاں جا کر رات میں یا دن میں دو رکعت نفل ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک عمرے کا ثواب عطا فرماتے ہیں، تو لہٰذا دو حج کا ثواب مدینہ منورہ پہنچ کر مل جاتا ہے اور جتنی مرتبہ مسجد قبا میں جا کر دو رکعت نفل نماز ادا کرے تو ہر مرتبہ اللہ تعالیٰ اس کو ایک عمرے کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

ایک حدیث میں یہ ہے کہ جس نے میرے مرنے کے بعد میری قبر کی

www.sukkurvi.com

زیارت کی تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

ایک اور حدیث میں اس طرح ہے کہ جس نے میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو مجھ پر اس کی شفاعت واجب ہو جائے گی، لہٰذا اس لئے وہاں جانا چاہئے تاکہ وہاں جا کر ہم حضور ﷺ کی شفاعت کے مستحق ہوں۔

ایک روایت میں تو آپ ﷺ نے عجیب انداز میں فرمایا کہ:

مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ

''جس نے حج کیا اور میری زیارت کرنے کے لئے (مدینہ طیبہ میں) نہیں آیا تو اس نے میرے ساتھ بے وفائی کی۔''

تو بھئی جیسا بھی گنہگار سے گنہگار اور نافرمانی کرنیوالا ہو، خواہ وہ حاجی ہو یا عمرہ کرنیوالا، بہرحال عام طور پر اس کو مدینہ طیبہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے اور یہ سعادت اس لئے ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ اپنے مزارِ اقدس میں حیات ہیں اس لئے وہاں کھڑے ہو کر جو آدمی بھی صلوٰۃ و سلام پیش کرتا ہے حضور ﷺ خود بنفسِ نفیس اس کا سلام سنتے ہیں اور یہ سعادت پوری دنیا میں اسی جگہ کے علاوہ کہیں اور حاصل نہیں ہو سکتی، اس لئے کہ آپ ﷺ کے روضۂ اقدس کے علاوہ کہیں اور اگر درود و سلام پڑھا جاتا ہے تو فرشتے وہ درود حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پہنچاتے ہیں، لیکن جب روضۂ اقدس پر کھڑے ہو کر کوئی شخص سلام پیش کرتا ہے تو آپ ﷺ خود اسے سنتے ہیں اور سن کر اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

اس لئے علماء نے فرمایا ہے کہ فرائض و واجبات کے بعد نوافل میں جو سب سے بڑی فضیلت کی چیز ہے، جو سب سے بڑی باعث اجر چیز ہے وہ حضور ﷺ کی

www.sukkurvi.com

خدمت میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا ہے، جو درود وسلام کا ویسے بھی بڑا اجر وثواب ہے، ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اس کے دس گناہ معاف فرماتے ہیں دس نیکیاں عطا فرماتے ہیں اور دس درجے بلند فرماتے ہیں، آپ اس سے اندازہ لگائیے! کہ اگر آدمی سو مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر کتنی رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اسے کتنی نیکیاں عطا فرمائیں گے اور اس کے کتنے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی سو مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرماتے ہیں تیس دنیا کی اور ستر آخرت کی۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو آدمی ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو اس وقت تک اس کا انتقال نہیں ہوگا جب تک وہ اپنی آنکھوں سے جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے گا۔

کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کے لئے احادیث میں دو فضیلتیں اور آئی ہیں ایک یہ کہ وہ جتنا درود شریف پڑھے گا قیامت کے دن اتنا ہی حضور ﷺ کے قریب ہوگا اور دوسرے زیادہ درود شریف پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیں گے۔

بہر حال کسی بھی امتی کے لئے سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر درود وسلام پیش کرے اور حضور ﷺ سے اپنے لئے مغفرت کی درخواست کرے، اور حضور ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرے،

www.sukkurvi.com

جس طرح آپ ﷺ صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں اسی طرح شفاعت کی درخواست بھی سنتے ہیں، لہٰذا یہ سب سے بڑی دولت ہے اور بہت بڑی سعادت ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار نصیب فرمائیں، آمین مدینہ منورہ کی یاد میں چند اشعار یاد آئے ۔

یہی ہے تمنا، یہی آرزو ہے یہی تو سنانے کو جی چاہتا ہے
مدینے کو جاؤں پلٹ کر نہ آؤں وہیں گھر بنانے کو جی چاہتا ہے
سَلَامٌ عَلَيْکَ نَبِيِّ مُکَرَّمْ سَلَامٌ عَلَيْکَ نَبِيِّ مُعَظَّمْ
خدا کی قسم تیرے روضہ پہ آکر یہ ہر دم سنانے کو جی چاہتا ہے
سیاہ کاریوں کی فراوانیاں ہیں پریشانیاں ہی پریشانیاں ہیں
جبیں تیرے قدموں پہ ایک روز رکھ کر گناہ بخشوانے کو جی چاہتا ہے،

ایک شاعر نے کہا ۔

سمٹتے آرہے ہیں درد والے کہ یہ دل کے سہاروں کی زمین ہے،
تجلی گاہ انوار رسالت اور اس کے ماہ پاروں کی زمین ہے،
جو دن کے تھے مجاہد، شب کے راہب انہی شب زندہ داروں کی زمین ہے،
یہیں ٹھہرو کہاں جاؤ گے دانش! یہ رحمت کے نظاروں کی زمین ہے،

دو کاموں کا اہتمام

حاجی اور عمرہ کرنے والے اس بات کو یاد رکھیں کہ جب وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوں تو دو کاموں کا اہتمام کریں، ایک درود شریف کثرت سے پڑھیں یعنی ہر وقت اپنی زبان پر درود شریف رکھیں ۔

دوسرے سنتوں پر عمل کرنا شروع کردیں سنتوں پر عمل یہیں سے شروع کر

www.sukkurvi.com

دنیا چاہئے اور وہاں بطور خاص اس کا اہتمام کریں، اس کے لئے ایک کتاب میرے والد ماجدؒ کی لکھی ہوئی ''عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي'' ہے جو عام ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے بہت مقبولیت عطا فرمائی ہے، اس کے مطالعہ سے ہمارے چوبیس گھنٹے بآسانی سنت کے مطابق گزر سکتے ہیں، ہمارا کھانا پینا، سونا، جاگنا، پہننا اور بیت الخلاء جانا سب سنت کے مطابق ہوسکتا ہے، اس کو لیکر اہتمام کے ساتھ اس کا مطالعہ کریں اور پھر ہر سنت پر عمل کریں اور خاص طور پر جب مدینہ طیبہ جائیں تو وہاں اس چیز کا خیال رکھیں کہ کوئی کام خلاف سنت نہ ہو اور ہر کام کو دھیان کے ساتھ اور اہتمام کے ساتھ سنت کے مطابق ادا کریں۔

مدینہ طیبہ پہنچ کر حضور ﷺ کی خدمت میں سلام کرنے کے لئے جائیں تو اگر پہلے نہا سکیں تو نہانا بہتر ہے، سنت کے مطابق لباس پہنیں، انگریزی لباس سے پرہیز کریں، شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھیں، نیچے نہ رکھیں، خوشبو لگائیں اور راستے میں کسی غریب کو کچھ پیسے خیرات کریں، گردن جھکاتے ہوئے، اپنے گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہوتے ہوئے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ میں حضور ﷺ کا ایک نالائق امتی آپ ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کیلئے جارہا ہوں، آپکی سنتوں کو پامال کرکے آیا ہوں، آپکو بہت خفا اور ناراض کرکے آیا ہوں، یا اللہ! میری حاضری کو آسان فرمادیجئے اور میرا سلام قبول فرمائیے اور پھر مسجد نبوی میں سنت کے مطابق داخل ہوں، اگر مکروہ وقت نہ ہو تو ریاض الجنۃ میں جا کر دو رکعت نفل پڑھیں، اگر وہاں جگہ خالی نہ ملے تو جہاں جگہ ہو وہاں پڑھ لیں، اور دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کریں، کہ

www.sukkurvi.com

یا اللہ! میں آپ ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہورہا ہوں، یا اللہ! میں نالائق ہوں اور میں نے بہت سنتیں توڑی ہیں، اور میں نے آپ ﷺ کو بہت ناراض کیا ہے، یا اللہ! میں آپکو آپکے کرم کی دہائی دیتا ہوں کہ آپ میری مدد فرمائیے، اور جیسا بھی میرا ٹوٹا پھوٹا سلام پیش ہو آپ اس کو حضور کی شان کے لائق صحیح کر کے پیش کر دیجئے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجھ سے راضی کر دیجئے، اس طرح گردن جھکاتے ہوئے آرام آرام سے چلئے، جلد بازی سے پرہیز کیجئے اور اگر آپکو ایسا موقع مل جائے کہ آپ ﷺ کے روضۂ مبارک کے سامنے جو ستون ہیں وہاں درمیان میں کھڑے ہو جائیں تو اور بھی اچھا ہے لیکن حج میں بھیڑ کی وجہ سے اس کا موقع کم ملتا ہے لیکن بعض اوقات مل بھی جاتا ہے اور وہ بعض اوقات میں آپکو بتائے دیتا ہوں، ایک صبح نو اور دس بجے کے درمیان آپ وہاں کھڑے ہو کر بآسانی درود شریف پڑھ سکتے ہیں اور دوسرے عشاء کے بعد جب مسجد نبوی بند ہونے کا وقت ہوتا ہے اس وقت بھی آدمی کچھ دیر وہاں آسانی سے کھڑا ہو سکتا ہے۔

پہلی دفعہ جو درود وسلام پیش کریں، اس میں اس بات کی کوشش کریں کہ وہاں کھڑے ہو جانے کا موقع مل جائے، لیکن اس سے کسی کو تکلیف نہ ہو اور کسی کے انتظام میں خلل نہ ہو، اس کا خیال رکھیں، ہر طرف کا خیال رکھنا ضروری ہے اور اگر موقع مل جائے تو وہاں پر کھڑے ہو کر آہستہ اور درمیانی آواز کے ساتھ توجہ سے درود وسلام پیش کریں، وہ وقت تو اپنی نالائقی کے استحضار اور ان کے مرتبہ کو ذہن میں لانے کا وقت ہے، اتنے جلیل القدر پیغمبر، سارے نبیوں کے سردار،

www.sukkurvi.com

رحمۃ للعلمین سامنے آرام فرما ہیں اور میں ادنی امتی انکے سامنے کھڑا ہوں پھر پوری توجہ اور دل کی گہرائی کے ساتھ

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

کہیں ، اور ایک قدم آگے بڑھ کر درخواست کریں کہ یا رسول اللہ! میرے تمام احباب نے آپکی خدمت میں سلام پیش کیا ہے اور اس کے بعد یہ درخواست کریں کہ یارسول اللہ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔

اس کے بعد حضور ﷺ سے درخواست کریں کہ حضور میں آپ کا ادنی امتی ہوں ، نالائق ہوں ، خطا کار ہوں سیاہ کار ہوں ، آپ اللہ تعالیٰ سے میری مغفرت کی دعا کیجئے ، میرے لئے بھی ، میرے والدین کے لئے بھی اور جن لوگوں نے آپکی خدمت میں سلام پیش کرنے کے لئے کہا ہے وہ سب آپکی شفاعت کے امیدوار ہیں آپ ان سب کے لئے سفارش فرمادیجئے پھر شیخین کی خدمت میں سلام پیش کریں اور پھر آپکی خدمت میں آئیں ، اگر موقع مل جائے تو دوبارہ صلوٰۃ وسلام پیش کریں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ آیت پڑھتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. (الاحزاب:۵۶)

www.sukkurvi.com

اس کے بعد ستر مرتبہ یہ درود شریف پڑھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

بہتر یہ ہے کہ اس طرح پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ يَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

تو ایک فرشتہ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تیری طرف متوجہ ہے، مانگ کیا مانگتا ہے اور تیری حاجتیں پوری کر دی جائیں گی، تو اس وقت یہ دعا کریں ''یا اللہ! حضور ﷺ کے صدقے مجھے اپنی رضا اور جنت نصیب فرما اور مجھے اپنے اطاعت شعار بندوں کی سی زندگی نصیب فرما، دنیا و آخرت میں عافیت عطا فرما اور مجھے بار بار یہاں کی حاضری صحت و عافیت کے ساتھ نصیب فرما'' اور آخر میں یہ دعا کریں کہ ''یا اللہ! سرکار دو عالم ﷺ جو سامنے آرام فرما ہیں انہوں آپ سے دنیا و آخرت کی جتنی بھلائیاں مانگی ہیں وہ سب عطا فرما اور جن جن چیزوں سے آپ نے دنیا و آخرت میں پناہ مانگی ہے ان سے کامل پناہ عطا فرما، یا اللہ! میں ان کے سامنے آپ سے انہی کے وسیلے سے انہیں کی بتائی ہوئی دعا مانگ رہا ہوں،'' بس یہ دعا کریں، اور اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے خوب گڑگڑا کر دعائیں کریں، اور پھر اس کے بعد دوبارہ سلام پیش کریں یہ آپ کی طرف سے سلام پیش ہو گیا پھر اس جگہ سے چلے جائیں اور دو رکعت نماز ادا کریں، یہ دو نفل شکرانے کے ہوتے ہیں، اور پھر اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کریں ''یا اللہ! آپ کا شکر ہے کہ آپ نے سلام پیش کرنے کی توفیق دی، اب آپ اس کو اعلیٰ سے اعلیٰ بنا کر اور حضور ﷺ

کی شان کے لائق بنا کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش فرما دیجئے اور میری بخشش فرما دیجئے''، یہ اتنی بڑی دولت ہے، اور اتنی بڑی سعادت ہے جو ایک معمولی انسان کو بھی وہاں حاصل ہوسکتی ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ جب تک مدینہ طیبہ کے اندر رہیں کوشش کریں کہ ہر نماز کے بعد حضور ﷺ کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام پیش کریں لیکن مختصراً، اور مختصر یہ کہ جو لائن چل رہی ہو آپ بھی اس کے ساتھ چلتے رہیں اور جیسے ہی حضور ﷺ کے روضۂ شریف کے سامنے پہنچیں تو وہاں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

پڑھیں اور آگے چلیں اور

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اَبَابَکْرِنِ الصِّدِّیْقَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عُمَرَ الْفَارُوْق

اس لئے کہ مختصر سلام بھی ثابت ہے اور طویل بھی ثابت ہے، طویل سلام پڑھنے کا موقع نہ ملے تو مختصر سلام پڑھیں لیکن اپنے آپ کو محروم نہ کریں۔

اور میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض احباب ایسا کرتے ہیں کہ صبح سلام پیش کرلیا اور شام کو سلام پیش کرلیا باقی اوقاتِ نماز میں مسجد نبوی میں کہیں بھی نماز پڑھ لی اور پھر سیدھے ہوٹل چلے گئے، اتنی بڑی سعادت کا موقع ملے اور پھر آدمی اس سعادت سے محروم ہو جائے تو اس سے بڑی محرومی اور کیا ہوگی اور ایک طرح سے یہ بیوفائی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کے ساتھ کہ

www.sukkurvi.com

مدینے میں ہو اور سلام پیش کرنے کے لئے بھی حاضر نہ ہو، اس لئے کم از کم ہر نماز کے بعد سلام پیش کرنے کے لئے جانا اچھا ہے، خواہ مختصر ہی سہی تاکہ حاضری ہو جائے اور ہمارا یہ مختصر سلام بھی سرکار دو عالم ﷺ سنتے ہیں اور جواب عطا فرماتے ہیں جیسے کہ طویل سلام سنتے ہیں، بہرحال خود حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا بڑی دولت ہے، بہت بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ بار بار نصیب فرمائیں۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

www.sukkurvi.com

عمرہ کا آسان طریقہ

اس رسالہ میں عمرہ کا مختصر طریقہ اور ضروری
مسائل لکھے گئے ہیں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com

تَلبِیہ

لَبَّیْكَ

میں حاضر ہوں

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ

اے اللہ تیرے حضور میں حاضر ہوں

لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ

میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ

سب نعمتیں تیری ہی ہیں اور ملک اور بادشاہت تیری ہی ہے

لَاشَرِیْكَ لَكَ

تیرا کوئی شریک نہیں

ان کلمات تلبیہ کو زبانی یاد کرلیں، آئندہ بھی موقع بموقع ان کو پڑھنا ہے
اور خواتین تلبیہ ہر جگہ اور ہر مرتبہ آہستہ آواز سے کہیں

www.sukkurvi.com

عُمرہ کی تیاری

آداب واحکام اور معافی وتلافی

www.sukurvi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مناسکِ حج کی ادائیگی کے لئے چند آسان کتابچے حج وعمرہ، خواتین کا حج، حج کا طریقہ قدم بقدم، اور دعاءِ عرفات لکھنے کی توفیق دی جو عوام وخواص میں بفضلہٖ تعالیٰ مقبول ہیں، بعض احباب نے حج کی طرح عمرہ کی ادائیگی کے لئے بھی الگ ایک مختصر کتابچہ لکھنے کی فرمائش کی، ان کی فرمائش پر احقر کو بھی اس کی ضرورت محسوس ہوئی، اس لئے بنام خدا اس کی ترتیب شروع کی جو الحمدللہ چند روز میں مکمل ہوگئی، اس کا نام "عمرہ کا آسان طریقہ" رکھا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی ذات اقدس کے لئے خالص فرما کر قبول فرمائیں اور ناچیز کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں۔ آمین

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۱۸/۷/۱۴۱۹ھ

www.sukkurvi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحمد لِلّٰہِ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی

رسولہٖ محمدٍ وّالہٖ واصحابہ اجمعین.

ارادۂ عمرہ

www.sukkurvi.com

جب عمرہ کا ارادہ کریں تو درج ذیل کام انجام دیں:

(۱) سب سے پہلے نیت کریں کہ

''میں یہ سفر محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، اس کے حکم کی تعمیل اور ثواب آخرت حاصل کرنے کے لئے کر رہا ہوں''۔

(۲) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو توبہ کرنے کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھیں اور گزشتہ تمام گناہوں سے سچی توبہ کریں۔

(۳) نماز، روزۂ رمضان، زکوٰۃ، فطرہ، قربانی اور منت وغیرہ کے فرض واجب ہونے کے بعد سے ان کی ادائیگی میں آپ سے جتنی کوتاہیاں ہوئی ہوں ان کی تلافی کرنے کا پختہ ارادہ کریں اور حسب طاقت ادا کرنا شروع کر دیں۔

(۴) کسی سے لڑائی جھگڑا ہو گیا ہو یا بُرا بھلا کہہ دیا ہو یا کوئی حق تلفی ہو گئی ہو تو معافی مانگیں، اور کہا سُنا معاف کرائیں، خصوصاً عزیزوں اور ملنے جلنے والوں سے صلح وصفائی کر کے دل صاف کریں، اگر والدین حیات اور ناراض ہوں تو

انہیں راضی کریں۔

(۵) اپنے اوپر کسی کا کوئی مالی حق واجب ہو مثلاً قرض ہو یا امانت ہو اس کو ادا کریں ورنہ ادا کرنے کی وصیت لکھ دیں اور اپنے اوپر لین و دین کا سارا حساب کسی قابل اعتماد شخص کے سپرد کریں۔

(۶) اہل وعیال کے لئے اپنے واپس آنے تک ان کے اخراجات وغیرہ کا مناسب انتظام کریں۔

(۷) عمرہ کرنے کا طریقہ اور ان کے ضروری مسائل سیکھنا شروع کریں، اس مقصد کے لئے معتبر اہل فتویٰ علماء کرام سے استفادہ کریں اور مسائلِ حج کی معتبر کتب کا مطالعہ کریں۔ ناچیز کا یہ رسالہ بھی توجہ سے بار بار پڑھنا انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہوگا اور جو بات سمجھ میں نہ آئے یا کوئی اور بات ذہن میں آئے وہ کسی معتبر عالم ومفتی سے دریافت کریں۔ نیز معتبر اہل فتویٰ علماء کرام کے سوا دوسرے لوگوں کی حج وعمرہ کے موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں کے مطالعہ سے پرہیز کریں کیونکہ ان میں اکثر مسائل کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔

مکان سے روانگی

جب سفر عمرہ کے لئے گھر سے نکلنے لگیں اور مکروہ وقت نہ ہو تو گھر میں عام نوافل کی طرح دو رکعت نفل ادا کریں اگر پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد'' پڑھیں تو بہتر ہے اور سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے سفر کی آسانی کے لئے دعاء کریں اور یہ دعاء بھی کریں:

www.sukurvi.com

''اے اللہ! سفر میں جاتے وقت سرکارِ دوعالم ﷺ نے جتنی
دعائیں کی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب دعائیں میری طرف سے
قبول فرمالیجئے۔'' آمین

اگر مکروہ وقت ہو تو نفل نہ پڑھیں، بغیر نفل پڑھے مذکورہ دعاء مانگیں، اس کے بعد ہر جگہ، گھر سے باہر آتے وقت، سواری پر جانے کے وقت احباب، سے رخصت ہوتے وقت، سواری کے روانہ ہونے پر، احرام باندھنے کے وقت، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ نظر آنے پر، طواف میں غرض ہر موقع پر یہ درج ذیل دعا بھی مانگ لیا کریں۔ یہ بہت مختصر اور جامع دعا ہے۔ یا اللہ العالمین! اس موقعہ پر سرکارِ دوعالم ﷺ اور آپ کے نیک ولی بندوں نے جو جو بھلائیاں مانگی ہیں سب مجھ کو عطا فرما اور جن جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے، ان سب سے مجھ کو اپنی پناہ عطا فرما آمین.

سفرِ عمرہ کا آغاز

چونکہ یہ سفر ۴۸ میل سے زیادہ کا ہے اس لئے جب آپ اپنے شہر کی حدود سے باہر نکل جائیں گے تو آپ ''شرعی مسافر'' ہو جائیں گے، اور ظہر، عصر اور عشاء کے وقت بجائے چار رکعت کے دو فرض پڑھیں گے، البتہ کوئی امام مقیم ہو اور آپ اس کے پیچھے باجماعت نماز ادا کریں تو اس کے پیچھے چار رکعت ہی ادا کریں گے جیسے حیدرآباد یا سکھر سے عمرہ کو آنے والے حضرات کراچی کی مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں تو امام کے ساتھ پوری نماز

www.sulkurvi.com

ادا کریں البتہ اگر امام بھی مسافر ہو یا جماعت نکل گئی ہو اور الگ نماز پڑھیں تو چار کی بجائے دو رکعت ادا کریں گے، اور فجر و مغرب کے فرض بدستور پورے پڑھیں گے ان میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

خواتین چونکہ تنہا نماز ادا کرتی ہیں اس لئے وہ ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعت ادا کریں گی اور فجر و مغرب کی دو اور تین رکعت ہی ادا کرنی ہوں گی.

سنتوں اور نفلوں کا حکم مردوں اور خواتین کے لئے یہ ہے کہ اگر اطمینان کا وقت ہے تو پوری پوری پڑھیں یہی بہتر ہے اور اگر جلدی ہے یا تکلیف ہوتی ہے یا کوئی اور دشواری ہو تو بالکل نہ پڑھیں کوئی گناہ نہیں۔

کراچی سے جدّہ روانگی

جب آپ کراچی یا اسلام آباد پہنچ جائیں اور مکہ مکرمہ جانے کے لئے جدّہ روانگی کا وقت قریب آجائے تو چونکہ آج کل یہ سفر ہوائی جہاز سے ہوتا ہے اس لئے کراچی یا اسلام آباد سے اِحرام باندھا جائے گا۔ جس کی تفصیل آگے مفید مشورہ کے عنوان کے تحت آرہی ہے۔

www.sukurvi.com

عمرہ کا طریقہ

نیت، احرام، ممنوع، مکروہ، مباح باتیں اور مختصر معمولات

www.sukkurvi.com

عمرہ کا اجر و ثواب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے، اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔ (سنن ابن ماجہ)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہو جاتا ہے ان کے درمیان کے گناہوں کا اور حج مبرور (پاک اور مخلصانہ حج) کا بدلہ تو بس جنت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

رمضان میں عمرہ

حضرت ام سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میرے خاوند اور ان کے بیٹے تو حج کے لئے چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے، حضور ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (الترغیب)

اِحرام کا طریقہ اور آداب

جب آپ عمرہ کا احرام باندھیں تو پہلے یہ کام کریں:

(۱) سر کے بال سنواریں، خط بنوائیں، مونچھیں کتریں، زیر ناف بال اور بغل کے بال صاف کریں۔ (غنیۃ)

(۲) احرام کی نیت سے غسل کریں ورنہ کم از کم وضو کریں، پھر سر اور داڑھی میں تیل لگائیں، کنگھا کریں، جسم پر ایسی خوشبو لگائیں جس کا دھبہ نہ لگے۔ (غنیۃ)

www.sukkurvi.com

(۳) مرد حضرات سلے ہوئے کپڑے اتار کر ایک سفید چادر ناف کے اوپر بطور تہبند باندھیں، دوسری چادر اوڑھیں، سر اور دونوں بازو ڈھک لیں اور ایسے جوتے چپل اتار دیں جن سے پیروں کے پشت کی اُبھری ہوئی ہڈی چھپ جاتی ہو اور ہوائی چپل پہنیں جن میں مذکورہ ہڈی کھلی رہتی ہے، خواتین سلے ہوئے کپڑے اور جوتے وغیرہ بدستور پہنی رہیں۔ (تعلیم)

اگر مکروہ وقت نہ ہو تو اِحرام کی نیت سے سر ڈھک کر عام نفلوں کی طرح دو رکعت نفل پڑھیں۔ اگر پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ کافرون پڑھیں اور دوسری رکعت میں ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھیں تو بہتر ہے اور اگر مکروہ وقت ہو تو بغیر دو رکعت نفل پڑھے عمرہ کی نیت کریں۔ (حیات)

مُفید مشورہ

پاکستان سے بذریعہ ہوائی جہاز مکہ مکرمہ جانے والے خواتین وحضرات پر لازم ہے کہ جہاز پر سوار ہونے سے پہلے یا جہاز روانہ ہونے کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ کے اندر جہاز میں احرام باندھیں تاکہ بلا احرام مِیقات سے آگے نہ بڑھیں۔ ورنہ گنہگار ہوں گے اور دم بھی لازم ہوگا لیکن مشورہ یہ ہے کہ گھر یا ائیر پورٹ پر اِحرام باندھنے کے بجائے ہوائی جہاز میں اِحرام باندھیں، کیونکہ بعض مرتبہ اِحرام باندھنے کے بعد جہاز کی روانگی منسوخ یا مؤخر ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اِحرام کی حالت میں رہنا دشوار ہوتا ہے۔

اور ہوائی جہاز میں اِحرام باندھنے کی آسان صورت یہ ہے کہ اوپر جتنے کام

www.sukkurwi.com

لکھے گئے ہیں وہ سب گھر یا ایئر پورٹ پر کریں لیکن نیت اور تلبیہ ابھی نہ کہیں، جب ہوائی جہاز فضا میں بلند ہو جائے اور آپ اپنی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھ جائیں اس وقت جہاز میں نیت اور تلبیہ کہیں، کیونکہ احرام اور اس کی پابندیاں نیت اور تلبیہ سے شروع ہوتی ہیں۔

عمرہ کی نیت

اب آپ اپنا سر کھولیں، البتہ دونوں کاندھے چادر سے ڈھکے رہنے دیں اور قبلہ رُخ بیٹھ کر اس طرح عمرہ کی نیت کریں:

''اے اللہ! میں (آپ کی رضا کے لئے) عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں
آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے۔'' (حیات)

اس کے فوراً بعد عمرہ کے اِحرام کی نیت سے درمیانی آواز کے ساتھ تین مرتبہ تلبیہ کہیں، تلبیہ یہ ہے:

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ
لَکَ. (حیات)

اس کے بعد ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا مانگیں:

''اے اللہ! میں آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں، اور اس موقعہ پر سرکار دوعالم ﷺ نے جو جو دعائیں مانگیں یا بتلائی ہیں وہ بھی مانگتا ہوں سب میری طرف سے قبول فرمالیجئے۔'' آمین

www.sukkurvi.com

لیجئے اِحرام بندھ گیا، اب آپ تَلْبِیَہ کثرت سے پڑھیں کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے، لیٹے ہوئے، چلتے پھرتے، اُترتے چڑھتے، پاکی وناپاکی ہر حالت میں، خصوصاً فرض نمازوں کے بعد بکثرت تَلْبِیَہ پڑھتے رہیں۔ مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے پڑھیں، پھر آہستہ آواز سے درود شریف پڑھ کر کوئی بھی دعا مانگیں اور تَلْبِیَہ جب بھی پڑھیں لگاتار تین مرتبہ پڑھیں۔

(حیات وغیرہ)

خواتین کا اِحرام

خواتین تمام سلے ہوئے کپڑے پہنی رہیں، اور احرام باندھنے سے پہلے جو کام اوپر لکھے گئے ہیں ان میں جو کام ان کے مناسب ہیں ان کو کریں، اگر مکروہ وقت نہ ہو اور ماہواری نہ آرہی ہو تو اِحرام باندھنے کی نیت سے دو رکعت نفل ادا کریں اور اگر مکروہ وقت ہو یا ماہواری آرہی ہو تو نفل نہ پڑھیں، غسل یا صرف وضو کر کے قبلہ رُخ بیٹھ جائیں، چہرہ پر سے کپڑا ہٹائیں اور عمرہ کی نیت کریں۔ عمرہ کی نیت یہ ہے۔

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کرنے کی نیت کرتی ہوں
اس کو میرے واسطے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے۔'' آمین

اس کے فوراً بعد تین مرتبہ آہستہ آواز سے تَلْبِیَہ کہیں یا کوئی دوسری عورت یا اس کا مَحرم کہلوائے۔ اس کے بعد ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا کریں:

''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتی ہوں اور

آپ سے آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتی ہوں۔'' آمین

لیجئے اِحرام بندھ گیا۔ اب خواتین بکثرت آہستہ آواز سے تَلْبِیَہ پڑھتی رہیں، جس کی تفصیل اوپر گزری۔

اِحرام کی پابندیاں

نیت اور تَلْبِیَہ پڑھتے ہی اِحرام کی پابندیاں شروع ہو جائیں گی۔ مرد حضرات اپنا سر اور چہرہ اور خواتین صرف چہرہ سوتے جاگتے، چلتے پھرتے، ہر وقت کھلا رکھیں، کسی وقت بھی ان کے اوپر کپڑا نہ لگنے دیں اور نہ کپڑے سے ڈھانکیں چونکہ خواتین کو نامحرم مردوں سے پردہ کرنا بھی فرض ہے اور بے پردہ رہنا جائز نہیں، سخت گناہ ہے، لہٰذا خواتین دورانِ اِحرام نامحرم مردوں کے سامنے جاتے وقت سر پر ایسا ہیٹ پہن لیں جس کے آگے پر نقاب سلی ہوئی ہو جس میں چہرہ نہ جھلکے اور اس میں آنکھوں کے سامنے باریک جالی لگی ہوئی ہو تاکہ راستہ نظر آسکے، اس ہیٹ کی ٹوپی پر برقعہ اوڑھیں، برقعہ کی نقاب پیچھے کر لیں اور باقی جسم برقعہ سے ڈھانپیں، اور چہرہ کے سامنے ہیٹ کی نقاب بھی چہرہ سے دور رہے گی۔ (خواتین کے اِحرام کا مفصل طریقہ اور مخصوص مسائل کے لئے احقر کا رسالہ ''خواتین کا حج'' کا مطالعہ کریں۔ یہ رسالہ اس مجموعہ میں شامل ہے۔)

اِحرام باندھنے کے بعد بعض چیزیں ممنوع ہو جاتی ہیں، بعض مکروہ اور بعض جائز، اس کی تفصیل ''معلم الحجاج'' اور ''عمدۃ المناسک'' میں ہے، یہاں بقدر ضرورت ان کا خلاصہ تحریر کیا جاتا ہے۔ اس کا بار بار توجہ سے مطالعہ کریں تاکہ غلطی

www.sukkurvi.com

نہ ہونے پائے۔

اِحرام کی ممنوع باتیں

اِحرام کی حالت میں درج ذیل امور کا ارتکاب ممنوع ہے، ان کے کرنے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور جرمانہ بھی واجب ہوتا ہے، چنانچہ بعض صورتوں میں دم واجب ہوتا ہے یعنی قربانی واجب ہوتی ہے، اور بعض صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے، اور بعض صورتوں میں صرف گناہ ہوتا ہے، دم وغیرہ واجب نہیں ہوتا، اگر ایسی غلطی ہوجائے تو اہلِ فتویٰ علماء کرام سے اس کا حکم دریافت کر کے عمل کریں یا معتبر کتابوں میں دیکھیں۔

یاد رہے ان امور کا کرنا گناہ تو ہے ہی اس سے انسان کا حج وعمرہ بھی ناقص ہوجاتا ہے، اس لئے ممنوعات احرام سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

☆ اِحرام کی حالت میں مرد حضرات کو سِلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے، ایسا جوتا پہننا بھی منع ہے جس میں پیر کے پُشت کی درمیانی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے البتہ خواتین سِلے ہوئے کپڑے پہنی رہیں اور انہیں ہر قسم کا جوتا استعمال کرنا بھی درست ہے۔

☆ اِحرام کی حالت میں مرد حضرات کو سر اور چہرہ سے اور خواتین کو صرف چہرہ سے کپڑا لگانا اور ان کو کپڑے سے ڈھانکنا منع ہے۔ سوتے جاگتے ہر وقت ان کو کُھلا رکھیں۔

☆ اِحرام کی حالت میں جانگیہ پہننا جائز نہیں۔ نیز سر و چہرہ پر پٹی باندھنا بھی درست نہیں۔

www.sukhurvi.com

☆ خوشبودار سُرمہ لگانا منع ہے، البتہ بغیر خوشبو کا سرمہ لگانا جائز ہے لیکن نہ لگانا اس کا بھی افضل ہے۔ (حیات)

خوشبودار صابن

اِحرام کی حالت میں خوشبودار صابن استعمال کرنا منع ہے، اگر کسی نے استعمال کرلیا تو اس کی جزاء میں یہ تفصیل ہے کہ:

☆ اگر خوشبودار صابن جسم کے اندر خوشبو مہکانے کی غرض سے استعمال کیا، خواہ پورے بدن پر استعمال کیا یا کسی ایک بڑے عضو پر جیسے سر یا چہرہ پر یا کسی بڑے عضو کے تھوڑے حصہ پر یا کسی چھوٹے عضو پر جیسے ناک یا کان پر تو دمٗ واجب ہے۔

☆ اور خوشبودار صابن جسم میں خوشبو مہکانے کی نیت سے استعمال نہیں کیا بلکہ جسم کے کسی عضو سے میل کچیل دور کرنے کے لئے استعمال کیا تو صدقۂ فطر کے برابر صدقہ واجب ہے۔

☆ البتہ بغیر خوشبو کا صابن اِحرام کی حالت میں استعمال کرنا جائز ہے، لیکن اِحرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنے کے لئے ایسا صابن بھی استعمال نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ احرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنا منع ہے۔

(ماخذہ فتاویٰ دارالعلوم کراچی: ص/۶۶_۷۵)

حَجرِ اَسوَد کی خوشبو

☆ حَجرِ اَسود اور رکنِ یمانی پر اکثر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے جو

www.sukkurvi.com

خواتین وحضرات اِحرام کی حالت میں ہوں وہ حَجرِ اَسْود کو نہ ہاتھ لگائیں اور نہ اس کا بوسہ لیں، بلکہ اِستِلام کا اشارہ کرنے پر اکتفا کریں۔ اسی طرح رکن یمانی پر ہاتھ نہ لگائیں، بغیر ہاتھ لگائے گزر جائیں۔

☆ اگر کسی نے احرام کی حالت میں حَجرِ اَسْود کا بوسہ لیا یا رُکنِ یمانی پر ہاتھ لگایا جس کی وجہ سے منہ یا ہاتھ پر خوشبو لگ گئی تو زیادہ خوشبو لگنے میں دم واجب ہے اور معمولی خوشبو لگنے میں صدقۂ فطر واجب ہے۔ (یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت کے برابر)۔ (غنیۃ)

☆ جسم یا کپڑوں پر کسی بھی قسم کی خوشبو لانا، سر یا جسم پر خوشبودار تیل لگانا یا خالص زیتون یا تِل کا تیل لگانا منع ہے، البتہ ان تیلوں کے سوا بغیر خوشبو کے دیگر تیل لگانا جائز ہے۔

☆ سر اور جسم کے کسی حصہ کے بال کاٹنا یا کٹوانا اور ناخن کترنا منع ہے۔

☆ اپنے سر یا جسم یا اپنے کپڑے کی جوں مارنا، یا جوں مارنے کے لئے کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا منع ہے۔

☆ بیوی سے ہمبستری کرنا یا ہمبستری کی باتیں کرنا، یا شہوت سے بوس وکنار کرنا یا شہوت سے چھونا منع ہے۔

☆ اِحرام کی حالت میں ہر قسم کے گناہوں سے بطورِ خاص بچنا۔ جیسے غیبت کرنا، چغلی کرنا، فضول باتیں کرنا، بے فائدہ کام کرنا، بے جا مذاق کرنا، کسی کو ناحق ذلیل ورسوا کرنا، حسد کرنا اور خاص کر خواتین کا بے پردہ رہنا، یہ سب باتیں بغیر اِحرام کے بھی ناجائز ہیں اور اِحرام کی حالت میں خاص طور پر ناجائز

www.sukkurvi.com

اور گناہ ہیں۔

☆ حالت اِحرام میں لڑائی جھگڑا کرنا یا بے جا غصہ کرنا بڑا گناہ ہے، اس سے بطورِ خاص بچنا چاہئے، بعض حجاج اس گناہ میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

مکروہ باتیں

اِحرام باندھنے کے بعد درجِ ذیل امور کا ارتکاب مکروہ اور گناہ ہے، اُن سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہئے اگر غلطی سے ارتکاب ہو جائے تو توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔ لیکن اُن میں کوئی جرمانہ واجب نہیں۔

☆ لونگ، الائچی اور خوشبودار تمباکو ڈال کر پان کھانا مکروہ ہے، لیکن سادہ پان کھانا جائز ہے۔

☆ جسم سے میل دور کرنا اور جسم کو بغیر خوشبو کے صابن سے دھونا مکروہ ہے۔

☆ سر اور داڑھی کے بالوں میں کنگھا کرنا بھی مکروہ ہے۔

☆ اگر بال ٹوٹنے یا اکھڑنے کا خطرہ ہو تو سر کھجلانا بھی مکروہ ہے، ہاں آہستہ کھجلانا کہ بال اور جوں نہ گرے، جائز ہے۔

☆ اگر اِحرام کی چادریں تبدیل کرنی ہوں یا خواتین کو کپڑے بدلنا ہوں تو ان میں کسی قسم کی خوشبو بسی ہوئی نہ ہونی چاہئے۔

☆ خوشبودار میوہ اور خوشبودار گھاس قصداً سونگھنا اور چھونا مکروہ ہے، اور خوشبو کو چھونا جبکہ خوشبو نہ لگے اور قصداً خوشبو سونگھنا بھی مکروہ ہے، البتہ اگر بلا ارادہ ناک میں خوشبو آجائے تو کوئی حرج نہیں۔

www.sukkurvi.com

☆ خوشبودار پھول سونگھنا یا ان کا ہار گلے میں ڈالنا مکروہ اور منع ہے۔ (عمدہ)

☆ خوشبودار کھانا بغیر پکا ہوا مکروہ ہے، البتہ پکا ہوا خوشبودار کھانا مکروہ نہیں۔

☆ اوندھا ہو کر منہ کے بل لیٹ کر تکیہ پر پیشانی رکھنا مکروہ ہے، البتہ سر یا رخسارہ تکیہ پر رکھنا مکروہ نہیں، جائز ہے۔

☆ کپڑے یا تولیہ سے منہ پونچھنا مکروہ ہے، لہٰذا ہاتھ سے چہرہ صاف کریں، کپڑا استعمال نہ کریں، اسی طرح کعبہ کے پردے کے نیچے اس طرح کھڑے ہونا کہ پردہ منہ کو لگے مکروہ ہے اور اگر سر اور چہرہ کو پردہ نہ لگے تو جائز ہے۔

☆ اِحرام کے تہبند کے دونوں پلوؤں کو آگے سے سینا مکروہ ہے۔ اسی طرح اس میں گرہ لگانا یا پن لگانا یا دھاگہ وغیرہ سے باندھنا بھی مکروہ ہے، تاہم اگر کسی نے ستر کی حفاظت کے لئے ایسا کیا تو دم یا صدقہ واجب نہ ہوگا۔ (حیات)

☆ سر اور چہرے کے سوا جسم کے دیگر اعضاء پر بلا عذر پٹی باندھنا مکروہ ہے اور عذر میں مکروہ نہیں، اور سر اور چہرے پر پٹی وغیرہ باندھنا درست نہیں، خواہ عذر ہو یا نہ ہو۔ (حیات)

جائز باتیں

اِحرام کی حالت میں درج ذیل امور بلا کراہت جائز ہیں۔

☆ ٹھنڈک حاصل کرنے یا تازگی حاصل کرنے یا گرد و غبار دور کرنے لئے خالص پانی سے ٹھنڈا ہو یا گرم غسل کرنا جائز ہے، لیکن جسم سے میل دور نہ کریں۔

☆ انگوٹھی پہننا، چشمہ لگانا، چھتری استعمال کرنا، آئینہ دیکھنا، مسواک کرنا،

www.sukkurvi.com

دانت اکھاڑنا، ٹوٹے ہوئے ناخن کاٹنا درست ہے۔

☆ دستانے پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اَولیٰ ہے، اسی طرح خواتین کو زیورات پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اچھا ہے۔ (عمدہ)

☆ بلاخوشبو کا سُرمہ لگانا اور زخمی اعضا پر پٹی باندھنا جائز ہے، لیکن زخمی سر اور چہرہ پر پٹی باندھنا درست نہیں۔ لیکن (بغیر خوشبو کی) دوا لگانا جائز ہے۔

☆ سر یا رخسار تکیہ پر رکھنا، اپنا یا دوسرے کا ہاتھ منہ یا ناک پر رکھنا۔

☆ بالٹی، یا ٹین یا ٹوکرا وغیرہ سر پر اٹھانا۔

☆ زخم یا ورم پر بغیر خوشبو والا تیل لگانا۔

☆ موذی جانوروں کو مارنا، چاہے وہ حَرم ہی میں ہوں، جیسے سانپ، بچھو، مکھی، مچھر، بھڑ، تتیا اور کھٹمل وغیرہ۔

☆ سوڈا اور کوئی پانی کی بوتل یا شربت جس میں خوشبو ملی ہوئی نہ ہو پینا جائز ہے اور جس بوتل میں خوشبو ملی ہوئی ہو اگرچہ برائے نام ہو اس کو پینے سے بچنا چاہئے ورنہ صدقہ واجب ہوگا۔

☆ اِحرام کے تہبند میں روپیہ یا گھڑی وغیرہ رکھنے کے لئے جیب لگانا جائز ہے۔

☆ پیٹی یا ہمیانی لنگی کے اوپر یا نیچے باندھنا جائز ہے، اور قطرہ یا ہرنیا کی بیماری میں لنگوٹ کس کر باندھنا جائز ہے، لیکن جانگیہ پہننا جائز نہیں۔

اِحْرام میں ٹیشو پیپر کا استعمال

اِحْرام کی حالت میں ناک یا منہ یا چہرہ کا پسینہ صاف کرنے کے لئے ٹشو پیپر

www.sukkurvi.com

استعمال کرنے کی گنجائش ہے اس کی وجہ سے کوئی دمُ وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔
(ماخذہٗ فتاویٰ دارالعلوم کراچی)

بال ٹوٹنے کا مسئلہ

اِحرام کے بعد تقریباً ہر حاجی مرد وعورت کو بال ٹوٹنے کا مسئلہ پیش آتا ہے، اس لئے یہ مسئلہ خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے۔ یہاں اس کی قدرے تفصیل لکھی جارہی ہے۔

خود بخود بال ٹوٹنا

اگر سر یا داڑھی یا جسم کے کسی بھی حصہ کے بال خود بخود ٹوٹیں اور گریں تو کچھ واجب نہیں۔ (عمدۃ المناسک)

وضو سے بال گرنا

اِحرام کی حالت میں وضو وغسل احتیاط سے کریں، جسم کو زیادہ نہ رگڑیں، سر اور داڑھی کو زیادہ نہ مَلیں، خلال بھی نہ کریں تاکہ بال نہ ٹوٹیں تاہم اگر وضو وغسل کی وجہ سے سر یا داڑھی کے بال ٹوٹ جائیں تو ایک یا دو بال ٹوٹنے میں کچھ واجب نہیں۔

☆ اگر تین بال گریں تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

☆ اگر تین بال سے زیادہ اور چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی سے کم کم بال گریں تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ (غنیۃ)

☆ اگر چوتھائی سر اور چوتھائی داڑھی کے یا پورے سر یا پوری داڑھی کے بال ٹوٹ جائیں یا کاٹ لئے جائیں تو دمُ واجب ہوگا۔ (عمدہ)

www.sukkurvi.com

کھجانے سے بال ٹوٹنا

اگر سر یا داڑھی کو کھجانے یا ویسے ہی جان بوجھ کر ایک دو بال یا تین بال توڑیں تو ہر بال کے بدلہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر تین سے زیادہ اور چوتھائی سر یا داڑھی کے بالوں سے کم کم بال ٹوٹیں یا کاٹیں تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر چوتھائی سر یا داڑھی کے بال توڑ لئے یا کتر لئے یا مونڈ لئے تو دم واجب ہے۔ (عمدہ)

مونچھ کا مسئلہ

احرام کی حالت میں اگر کسی نے اپنی ساری مونچھ یا اس کا کچھ حصہ مونڈ لیا یا اس کو کتروا کر باریک کر لیا تو پونے دو کلو گندم یا ان کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

(عمدہ بتصرف)

دورانِ سفر کیا عمل کریں؟

جب یہ مبارک سفر شروع ہو جائے تو دورانِ سفر کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں، نبی کریم ﷺ کی یہی سنت ہے، اکثر لوگ اس میں کوتاہی کرتے ہیں، اور جب تلبیہ پڑھیں تو مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے، اور پھر آہستہ آواز سے درود شریف پڑھ کر کوئی بھی دعا مانگیں اور زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں، اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، تلاوت کریں، تسبیحات پڑھیں، توبہ واستغفار کریں اور دعا میں مشغول رہیں۔

www.sukkurvi.com

دورانِ سفر اخبار ورسائل پڑھنے، ٹی وی دیکھنے، خبروں پر تبصرہ کرنے، گناہ کی باتیں کرنے اور لایعنی باتوں اور کاموں سے بچیں۔

کسی نماز کا وقت ہو جائے تو جہاز ہی میں وضو کر کے کھڑے ہو کر قبلہ رُخ ادا کریں کیونکہ ہوائی جہاز میں نماز ہو جاتی ہے، اور ہوائی جہاز والے یہ سب انتظام کر دیتے ہیں، اگر وہ نہ کریں تب بھی آپ وقت پر نماز ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور نماز قضاء نہ ہونے دیں، سیٹ پر بیٹھ کر اور قبلہ کی طرف رُخ کئے بغیر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، اگر غلطی سے اس طرح کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو وقت کے اندر لوٹانا اور وقت گزرنے کے بعد اس کی قضا پڑھنا واجب ہے۔

مکہ مکرمہ پہنچنا

جب مکہ مکرمہ قریب آجائے تو ذوق وشوق سے تلبیہ پڑھتے ہوئے دعا واستغفار کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان کرتے ہوئے مکہ معظمہ میں داخل ہوں، رہنے کی جگہ اور سامان وغیرہ کا انتظام کرکے دیکھیں اگر آرام کی ضرورت ہو، آرام کریں ورنہ وضو یا غسل کر کے عمرہ کرنے کے لئے مسجدِ حَرام کی طرف چلیں، تلبیہ جاری رہے۔

جس خاتون کو ماہواری آرہی ہو وہ گھر ہی میں رہے، مسجد حرام میں نہ آئے، وہ ماہواری سے فارغ ہو کر عمرہ کرے گی۔

مسجدِ حَرام میں حاضری

☆ اگر ''باب السلام'' معلوم ہو تو مسجدِ حرام میں اس دروازے سے داخل

www.sukkurvi.com

ہونا بہتر ہے۔ ورنہ ہر دروازہ سے داخل ہونا جائز ہے۔

☆ جب آپ مسجدِ حرام میں داخل ہوں تو دل سے پورے ادب کے ساتھ پہلے دایاں قدم رکھیں اور یہ دعا کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

☆ اور مستحب ہے کہ اعتکاف کی نیت کریں اور کسی کو تکلیف دیئے بغیر آگے بڑھیں۔ (غنیۃ، حیات: ص/۲۴۰)

پہلی نظر

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو راستہ سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہوں اور

☆ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تین مرتبہ کہیں۔

☆ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تین مرتبہ کہیں۔

پھر دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائیں اور درود شریف پڑھ کر خوب دعا مانگیں، یہ دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔ (غنیۃ)

اور یہ دعا بھی مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ.

"اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں، اور

www.sulkurvi.com

آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔...... یا اللہ! خانہ کعبہ نظر آنے پر سرکار دو عالم ﷺ نے جتنی دعائیں مانگی ہیں، یا بتلائی ہیں وہ سب میری طرف سے قبول فرما لیجئے، اور اے اللہ! مجھے میری دعا قبول ہونے والا بنا دیجئے۔'' آمین

عمرہ ادا کرنے کا طریقہ

اب آپ کو عمرہ ادا کرنا ہے، لہٰذا مسجد الحرام میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد کے نفل نہ پڑھیں، اس مسجد کا تحیہ طواف ہے اس لئے دعا مانگنے کے بعد عمرہ کا طواف کریں۔ اور اگر کسی وجہ سے ابھی طواف نہ کرنا ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو پھر بجائے طواف کے تحیۃ المسجد پڑھیں۔ (غنیۃ)

☆ طواف کے لئے وضو کریں، کیونکہ بلا وضو طواف کرنا جائز نہیں۔ (غنیۃ)

☆ طواف نیچے اور چھت پر کرنا دونوں طرح جائز ہے۔ (غنیۃ)

طَوَافُ

اب آپ طواف کرنے کے لئے حجر اسود کی طرف چلیں اور وہاں پہنچ کر اِحرام کی جو چادر اوڑھ رکھی ہے اس کو داہنی بغل سے نکال کر اس کے دونوں پلے آگے پیچھے سے بائیں کاندھے پر ڈالیں، اور داہنا کاندھا کھلا رہنے دیں، اُسے ''اِضطِباع'' کہتے ہیں، یہ طواف کے ساتوں چکروں میں سنت ہے۔ (حیات)

طواف کی نیت

اب آپ خانۂ کعبہ کے سامنے جس طرف حجر اسود ہے اس طرح کھڑے

www.sukkurvi.com

ہوں کہ پورا حجر اسود آپ کے داہنی جانب ہو جائے اس مقصد کے لئے حجر اسود کے نیچے فرش میں جو لال پٹی بنی ہوئی ہے، اس سے بھی مدد لے سکتے ہیں، اس طَرح سے کہ پوری سیاہ پٹی اپنے داہنی طرف کردیں، اور پٹی کے بائیں کنارے سے اپنا قدم ملا کر رکھیں (اب یہ سیاہ پٹی ختم کردی گئی ہے، لہذا اندازہ سے عمل کریں) پھر قبلہ رخ بغیر ہاتھ اٹھائے طواف کی نیت کریں:

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا طواف کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لئے آسان کردیجئے اور قبول کرلیجئے۔'' (حیات)

پھر قبلہ رو ہی دائیں طرف کھسک کر بالکل حجر اسود کے سامنے آئیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف کریں اور کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ.

اور دونوں ہاتھ چھوڑ دیں۔ (حیات)

اِسْتِلام یا اشارہ

پھر استلام کریں یعنی دونوں ہتھیلیاں حجر اسود پر اس طرح رکھیں جس طرح سجدہ میں رکھی جاتی ہیں، پھر ان کے درمیان میں منہ رکھ کر آہستہ سے بوسہ دیں، بشرطیکہ حجر اسود پر خوشبو لگی ہوئی نہ ہو، اور ایسا کرنے سے دوسروں کو کوئی تکلیف بھی نہ ہو، ورنہ اِستلام نہ کریں، بلکہ اس کا اشارہ کریں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ:

دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ دونوں ہتھیلیوں کی پشت اپنے چہرہ کی طرف ہو اور دونوں کا اندرونی حصہ حجر اسود کے سامنے کریں گویا حجر اسود پر

www.sukkurvi.com

رکھدی ہیں اور یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ.

اور دونوں ہتھیلیاں چوم لیں اور تلبیہ بند کردیں۔ اور دائیں طرف مڑکر طواف شروع کردیں، اور بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلیں اور جھپٹ کر قریب قریب قدم رکھتے ہوئے، اور دونوں کاندھے پہلوانوں کی طرح ہلاتے ہوئے چلیں، لیکن دوڑنے اور کودنے سے بچیں، اس کو ''رمل'' کہتے ہیں، یہ طواف کے پہلے تین چکروں میں مردوں کے لئے سنت ہے۔

ضروری احتیاط

طواف کرتے ہوئے سیدھے چلیں، نگاہ سامنے رکھیں، دائیں بائیں نہ دیکھیں، کیونکہ حجر اسود کے استلام یا اشارہ کے سوا خانہ کعبہ کی طرف سینہ یا پشت کرنا ناجائز ہے، اس لئے ایسا کرنے سے سخت احتیاط کریں، اور زبان سے یہ کہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

اور بغیر ہاتھ اُٹھائے اپنی زبان ہی میں جو دل چاہے دعا کریں، جو دعا رسالہ کے شروع میں لکھی گئی ہے اس کو مانگیں، ورنہ مذکورہ کلمات یا دوسری دعائیں ضروری نہیں ہیں، بعض لوگ بلا سمجھے اکثر طواف کی مطبوعہ دعائیں طوطے کی طرح پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر ان کا طواف نہ ہوگا، یہ محض غلط ہے۔

www.sukkurvi.com

اس کے بعد آگے گول قدِ آدم دیوار آئے گی اس کو ''حَطِیم'' کہتے ہیں، اس کے بعد خانہ کعبہ کا چوتھا کونہ آجائے گا اس کو ''رُکن یمانی'' کہتے ہیں، اگر اس پر خوشبو ملی ہوئی نہ ہو تو اس پر دونوں ہاتھ پھیریں، یا صرف داہنا ہاتھ پھیریں، اور اگر خوشبو لگی ہوئی ہو یا بہت زیادہ ہجوم ہو تو بغیر اشارہ کے یونہی گزر جائیں اور یہ دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ.

ترجمہ

''اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافی مانگتا ہوں۔''

اس سے آگے حجر اسود کی طرف چلیں اور چلتے ہوئے یہ دعا کریں۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔'' آمین

پھر حجر اسود کے سامنے پہنچیں اور حجر اسود کا اِستلام کریں یا اشارہ کریں، دونوں کی تفصیل ابھی اوپر گذری، اس کے مطابق عمل کریں، یہ طواف کا ایک چکر ہوا، اس کے بعد رمل کے ساتھ دو چکر اور کریں، اور باقی چار چکروں میں اپنی عام چال چلیں، اور ہر چکر کے بعد حجر اسود کا استلام یا اشارہ کریں۔ (حیات)

www.sukkurvi.com

اور ''اِضطِباع'' طواف کے سب چکروں میں کریں، اور جب طواف پورا ہو جائے تو ''اِضطِباع'' موقوف کر دیں۔

مُلتَزَم

طواف کے سات چکر پورے کر کے ملتزم پر آئیں۔ (حیات)

مُلتَزم، حجرِ اسود اور خانہ کعبہ کے دروازے کے درمیان جو دیوار ہے اس کو کہتے ہیں، اس سے چمٹ کر دعا کریں، یہ دُعا قبول ہونے کی خاص جگہ ہے، لیکن اگر یہاں خوشبو لگی ہوئی ہو جیسا کہ اکثر لگی رہتی ہے یا اس پر عورتوں کا ہجوم ہو تو پھر اس سے کچھ دور کھڑے ہو کر دعا کریں، یہ بھی ممکن نہ ہو تو دعا چھوڑ دیں۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص بھول کر یا ساتویں چکر کے شبہ میں طواف کا آٹھواں چکر بھی کر لے تو کچھ حرج نہیں طواف درست ہے، اور اگر کوئی جان بوجھ کر آٹھواں چکر کر لے تو اس کو چھ چکر اور ملا کر سات چکر پورے کرنے واجب ہیں اور اس طرح یہ دو طواف ہو جائیں گے۔ (عمدہ)

مسئلہ:۔ طواف کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے تو طواف چھوڑ کر وضو کریں یا جماعت کھڑی ہو جائے تو نماز ادا کریں اس کے بعد جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے باقی طواف پورا کریں البتہ بلا عذر درمیان سے طواف چھوڑ کر جانا مکروہ (گناہ) ہے اگر ایسا ہو جائے تو طواف کو لوٹانا مستحب ہے۔ (عمدہ)

نمازِ واجب طواف

یہاں سے ہٹ کر ''مقام ابراہیم'' کے پاس آئیں، اور اس طرح کھڑے ہوں کہ آپ کے اور خانہ کعبہ کے درمیان مقام ابراہیم آجائے، پھر اگر مکروہ

www.sukkurvi.com

وقت نہ ہو تو دو رکعت واجب طواف دونوں کاندھے ڈھک کر ادا کریں، پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھنا بہتر ہے، پھر نماز کے بعد دعا کریں اور اگر مکروہ وقت ہو تو اس کو گزرنے دیں، یا نمازیوں کی کثرت کی بناء پر وہاں جگہ نہ ہو، تو حرم شرف میں جہاں جگہ ملے، وہاں یہ نماز ادا کریں۔ (حیات)

لیجئے طواف پورا ہوگیا۔

زمزم کے کنویں پر

نماز واجب طواف پڑھنے کے بعد زمزم کے کنویں پر جائیں، اور قبلہ رو کھڑے ہو کر تین سانس میں آبِ زمزم پئیں، ہر بار شروع میں ''بِسْمِ اللّٰہِ'' اور آخر میں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہیں، اور خوب پیٹ بھر کر پئیں، اور کچھ اپنے اوپر بھی چھڑکیں، اور پھر قبلہ رُخ ہو کر دعا کریں۔ (حیات)

یہ دعا بھی خوب ہے:

''اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔'' (معلم الحجاج)

(نوٹ) اب آبِ زمزم کے کنویں کا راستہ اب بند کر دیا گیا ہے اور بیت اللہ کے دروازے کے سامنے زمزم کے پانی کے نلکے لگے ہوئے ہیں، وہاں بھی مذکورہ عمل کیا جا سکتا ہے۔

آبِ زمزم سے وضو

پاک جسم والے کو برکت کے لئے آبِ زمزم کے پانی سے وضو غسل کرنا

www.sukkurvi.com

جائز ہے، اسی طرح بے وضو کو وضو کرنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ (غنیۃ)

زمزم کے پانی سے استنجا کرنا، جسم یا کپڑوں کی نجاست دور کرنا جائز نہیں، اور جنابت کا غسل بھی نہ کرنا چاہئے۔ (غنیۃ)

سَعی کا طریقہ

سعی نیچے کرنا بہتر ہے اور مَسْعٰی کی چھت پر جائز ہے۔ (فتویٰ)

نیز سعی بلا وضو بھی جائز ہے، لیکن باوضو کرنا مستحب ہے۔ (غنیۃ)

اس کے بعد حجر اسود کے سامنے آئیں اور سیاہ پٹی پر کھڑے ہوں اور حجر اسود کا استلام کریں یا اشارہ کریں، اور سعی کرنے کے لئے صفا پر چڑھیں کہ خانہ کعبہ نظر آسکے پھر قبلہ رُو کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ اٹھائے سعی کی نیت کریں:

"اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا ومروہ کے درمیان سعی کرتا ہوں، آپ اس کو قبول کر لیجئے، اور میرے واسطے آسان کر دیجئے۔" (حیات)

پھر دعا کے لئے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں، ہتھیلیوں کا رُخ آسمان کی طرف کریں۔

☆ تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں۔

☆ تین مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہیں، اور ایک مرتبہ کلمۂ توحید پڑھیں، پھر درود شریف پڑھ کر اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے توجہ سے دعا کریں۔ (غنیۃ بتصرف)

لیکن کوئی خاص دعا مقرر نہیں ہے۔

www.suhkurvi.com

☆ ''صَفا'' سے اتر کر سکون واطمینان سے مروہ کی طرف چلیں اور ذکر و دعا میں مشغول رہیں اور جب سبز ستون آنے میں اندازاً چھ ہاتھ کا فاصلہ رہ جائے تو آپ درمیانی رفتار سے دوڑنا شروع کریں اور دوسرے سبز ستون کے گزرنے کے چھ ہاتھ کے بعد دوڑنا چھوڑ دیں۔ (احکام حج)

لیکن خواتین نہ دوڑیں اور یہ دعا کریں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ.

''اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور رحم فرما، آپ بڑے ہی عزت والے اور کرم والے ہیں۔''

پھر مروہ پہنچ کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اور ذرا سا داہنی طرف ہٹ کر کھڑے ہوں اور ایسی جگہ کھڑے ہوں کہ دوسروں کو آنے جانے کی تکلیف نہ ہو، پھر وہی ذکر ودُعا کریں جو صفا پر کی تھی۔ (عمدۃ المناسک)

یہ سعی کا ایک چکر ہوا، اسی طرح چھ چکر اور کرنے ہیں، یہاں سے صفا پر جائیں دو چکر ہو جائیں گے، آخری ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔

ہر چکر میں مرد حضرات سبز ستون کے درمیان دوڑیں گے، لیکن خواتین نہ دوڑیں گی اور ہر چکر کے ختم ہونے پر خواتین وحضرات صفا اور مروہ پر قبلہ رُخ کھڑے ہو کر مذکورہ بالا ذکر اور خوب گڑگڑا کر دعا کریں، کیونکہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

(عمدۃ المناسک بتصرف)

پھر سعی کا آخری چکر مروہ پر پورا کر کے دعا کریں، اور اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت مَطاف کے کنارے پڑھیں یا حجر اسود کے سامنے، ورنہ حرم میں جہاں

www.suhkurvi.com

بھی جگہ ملے پڑھ لیں، سعی کے بعد یہ دو نفل مستحب ہیں۔ (حیات)

مسئلہ:۔ دورانِ سعی اگر سعی کے چکروں میں شک ہو جائے تو کم کو یقینی سمجھ کر باقی چکر پورے کریں، مثلاً شک ہو جائے کہ پانچ چکر ہوئے ہیں یا چھ تو پانچ سمجھیں اور دو چکر اور کریں۔ (غنیۃ)

مسئلہ:۔ سعی کے دوران نماز شروع ہو جائے یا وضو ٹوٹ جائے یا نماز جنازہ ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز وغیرہ شروع کر دیں اور فارغ ہو کر جہاں سے سعی چھوڑی تھی وہیں سے باقی سعی پوری کریں، اور اگر بلا عذر سعی کو درمیان سے چھوڑیں تو سعی کو لوٹانا مستحب ہے۔ (غنیۃ)

www.sulukurvi.com

سر مُنڈانا یا قصر کرنا

بعض حضرات مَرْوہ پر جو لوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں، اُن سے سر کے چند بال کتروا کر سمجھتے ہیں کہ احرام کھل گیا یہ غلط ہے، حنفی محرم کے حلال ہونے کے لئے سر کے چند بال کتروانا ہرگز کافی نہیں، اگر کسی نے اس طرح چند بال کتروا کر سلے ہوئے کپڑے پہن لئے اور پورے ایک دن ایک رات یا اس سے زیادہ پہنے رہا تو اس پر دم واجب ہو جائے گا، کیونکہ احرام کھلنے کے لئے کم از کم چوتھائی سر کے بال منڈانا یا ایک انگلی کے پورے کے برابر کترنا واجب ہے اور تمام سر کے بال منڈانا یا کتروانا سنت ہے۔ (معلم الحجاج)

☆ خواتین وحضرات اسی بات کو یاد رکھیں کہ وہ سر کے بال کترنے یا منڈوانے سے پہلے مونچھیں، ناخن، بغل کے بال، اور جسم کے دوسرے بال

وغیر ہرگز نہ کاٹیں، ورنہ جرمانہ ہوگا، اگر ایسی غلطی ہوجائے تو کسی معتبر مفتی سے مسئلہ معلوم کریں۔

عمرہ مکمل ہوا

حلق اور قصر کرانے پر آپ کا عمرہ مکمل ہوگیا، اسی کو عمرہ کرنا کہتے ہیں، اب آپ کپڑے پہنیں، جوتا پہنیں، اور گھر بار کی طرح رہیں، اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوگئی ہیں۔

نفلی طواف کا طریقہ

کثرت سے طواف کرنا بلاشبہ افضل ہے اور یہ ایسی عبادت ہے جو اپنے وطن میں نہیں ہوسکتی، اس لئے حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ نفلی طواف کرنے چاہئیں اور نفلی طواف کرنے کا وہی طریقہ ہے جو اوپر عمرہ کے بیان میں لکھا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حجرِ اسود سے پہلے طواف کی نیت کریں، پھر اس کا استلام یا اشارہ کرکے خانۂ کعبہ کے سات چکر لگائیں اس کے بعد ملتزم پر دعا کریں پھر مقام ابراہیم پر آکر دو رکعت واجب طواف ادا کریں یہ نفلی طواف کا طریقہ ہے۔

یاد رہے کہ نفلی طواف میں نہ اِحرام ہوتا ہے نہ اضطباع، نہ رمل ہوتا ہے اور نہ سعی۔

(تنبیہ)

طواف کی عظیم فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

www.sukunvi.com

''جو شخص (سنت کے مطابق) کامل وضو کرے (اور طواف کے لئے) حجر اسود کے پاس آئے تا کہ اس کا استلام کرے تو وہ (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں داخل ہو جاتا ہے، پھر (جب حجر اسود کا) استلام کر کے وہ یہ کلمات کہتا ہے:''

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے، اور جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں، ستر ہزار گناہ (صغیرہ) معاف کرتے ہیں اور اس کے ستر ہزار درجے بلند کئے جاتے ہیں اور (قیامت کے دن) اس کے اہلِ خانہ کے ستر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اس کے بعد جب وہ مقام ابراہیم کے پاس آ کر دو رکعتیں بحالتِ ایمان اور ثواب کی نیت سے ادا کرتا ہے تو اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جس روز اُس کو اُس کی ماں نے جنا تھا۔ (اخرج الاصبہانی فی الترغیب)

فائدہ:۔ اللہ اکبر! طواف کی کتنی بڑی فضیلت ہے، آپ کو بھی یہ دولت کمانے کا سنہری موقعہ حاصل ہے لہٰذا اس کی دل سے قدر فرمائیں اور سابقہ لکھے ہوئے طریقہ کے مطابق عمدہ سے عمدہ طواف کریں۔

دوسروں کے لئے طواف یا عمرہ کرنا

آپ نے عمرہ کرنے اور طواف کرنے کا طریقہ پڑھ لیا، اگر آپ زندہ یا

مرحوم والدین یا کسی دوست کی طرف سے عمرہ کرنا چاہیں تو ان کی طرف سے نیت کر کے طریقۂ مذکورہ کے مطابق عمرہ یا طواف کریں، عمرہ کا احرام ''تنعیم'' (مکہ مکرمہ سے باہر تین میل کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام ''تنعیم'' ہے، جہاں ایک مسجد ہے جس کو مسجدِ عائشہ کہتے ہیں، یہاں سے عمرہ کا اِحرام باندھتے ہیں۔) سے باندھ کر آئیں اور عمرہ کریں، نیت اس طرح کریں۔

''اے اللہ! یہ عمرہ یا یہ طواف میں اپنے والد یا والدہ یا بیوی کی طرف سے کرنے کی نیت کرتا ہوں، ان کی طرف سے آپ اس کو قبول فرمائیں اور میرے لئے آسان فرمادیں۔''

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عمرہ یا طواف اپنی طرف سے کر کے اس کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچا دیں، اس میں یہ بھی اختیار ہے کہ چاہے ایک شخص کو ثواب پہنچائیں یا کئی لوگوں کو ثواب پہنچائیں، اور خواہ پوری امت کو ثواب پہنچائیں سب اختیار ہے، سب درست ہے، پہلی صورت میں جس شخص کی طرف سے نیت کر کے اِحرام باندھا ہے، بس اسی کو ثواب ملے گا، اور دوسری صورت میں ایک عمرہ یا طواف کر کے ایک سے زیادہ افراد کو بھی ثواب پہنچایا جاسکتا ہے۔

متعدد عمرہ کرنا

عمرہ کا کوئی وقت مقرر نہیں، سال میں صرف پانچ دن جن میں حج ہوتا ہے، یعنی ۹/ذی الحجہ سے لے کر ۱۳/ذی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے یعنی ناجائز ہے، ان پانچ دنوں کے علاوہ سال بھر میں جب چاہیں عمرہ کرسکتے ہیں۔ لہٰذا رمضان المبارک کے بعد ۹/ذی الحجہ سے پہلے پہلے جب چاہیں اور جتنے چاہیں

www.sukkurvi.com

عمرے کر سکتے ہیں، اور حج کے بعد بھی عمرے کر سکتے ہیں، جو لوگ حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع کرتے ہیں، ان کا منع کرنا درست نہیں ہے۔

(ملاحظہ ہو حاشیہ مناسک ملا علی قاری: ص/۱۹۳)

عمرہ افضل ہے یا طواف؟

اگر عمرہ کرنے میں طواف سے زیادہ وقت لگے تو عمرہ، طواف سے افضل ہے، اور اگر دونوں میں برابر وقت لگے تو بعض کے نزدیک عمرہ طواف سے افضل ہے، اور بعض کے نزدیک طواف عمرہ سے بہتر ہے۔ (حیات)

تاہم کثرت سے عمرہ کرنا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (معلم)

اور طواف کرنا بھی اعلیٰ عبادت ہے دونوں عبادتیں حسب استطاعت انجام دینی چاہئیں، یہ زندگی کا سنہری موقعہ ہے پھر شاید ملے یا نہ ملے اس لئے اس موقعہ سے خوب فائدہ اٹھائیں، اور گناہوں سے بھی بہت ہی بچیں۔

بڑا عمرہ

مکہ مکرمہ سے تقریباً ۲۰ کلو میٹر کے فاصلہ پر جِعِرّانہ نامی ایک مقام ہے، جہاں ایک مسجد ہے، یہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے، اس لئے یہاں سے بھی عمرہ کا احرام باندھنا چاہئے۔ (مأخذہ درس ترمذی)

اس کو بڑا عمرہ اس لئے کہتے ہیں کہ مسافت کے لحاظ سے یہ تنعیم اور مسجد عائشہ سے دور پڑتا ہے، ورنہ ثواب کے لحاظ سے تنعیم اور مسجدِ عائشہؓ سے عمرہ کا احرام باندھنا اس سے افضل ہے۔ (مأخذہ معلم الحجاج)

مختصر معمولات

برائے مکہ مکرمہ

یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اس لئے درجِ ذیل نیکی کے کام کریں اور ہر نیک عمل پر ایک لاکھ کا ثواب پائیں۔

☆ پانچوں نمازیں باجماعت مسجدِ حرام میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔

☆ نفل طواف کثرت سے کریں، اور نفل عمرہ بھی کرتے رہیں۔

☆ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اور درود شریف کی زیادہ سے زیادہ تسبیحات پڑھیں۔

☆ سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم کی تسبیحات پڑھیں اور تیسرے کلمہ کی تسبیح پڑھیں۔ اگر ہوسکے تو ہر نماز کے بعد ان سب کی ایک ایک تسبیح سو دانے والی پڑھ لیا کریں، کہ یہ تسبیحات بڑے اجر و ثواب کا باعث ہیں، یہاں ہر تسبیح پر ایک لاکھ تسبیح کا ثواب ہے، گھر جا کر یہ ثواب کہاں ملے گا؟

☆ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کثرت سے پڑھیں۔ یہ کلمہ بہت مبارک ہے اور یہ بہت زیادہ قربِ خداوندی کا باعث ہے۔ ہوسکے تو ستر ہزار مرتبہ پڑھ لیں۔

www.sukurvi.com

☆ قرآن کریم کی تلاوت کریں، اگر ہو سکے تو ایک کلام پاک ختم کریں اور مناجات مقبول عربی یا اردو کی ایک ایک منزل روزانہ پڑھ لیا کریں۔

☆ اِشراق، چاشت، اوّابین، تہجد، قیام اللیل، سُنَنِ زوال، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو، صلوٰۃ التوبہ اور صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام کریں۔

☆ زیادہ سے زیادہ وقت مسجدِ حرام میں گزاریں لیکن یادالٰہی میں مشغول رہیں اور حرم شریف میں آتے وقت اعتکاف کی نیت بھی کرلیا کریں، اور دنیا کی باتوں سے پرہیز کرنا۔

☆ صدقہ، خیرات کرتے رہیں اور ایک دوسرے کی خدمت بجالائیں، اور دوسروں سے جو تکلیف پہنچے انہیں برداشت کریں، اور ہر حال میں اللہ تعالٰی کی رضا کے طالب رہیں۔

☆ یہاں پر ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے، اور گناہ کا وبال بھی بہت سخت ہے۔ اس لئے فسق وفجور، گندی باتیں، لڑائی جھگڑا، غیبت، فضول باتوں اور فضول مجلسوں سے اجتناب کریں، اور وہاں کے احترام کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔

☆ مکہ مکرمہ کے لوگوں کی بُرائی نہ کریں، ان کی سختی اللہ تعالٰی کے لئے برداشت کریں اور اپنی برائیوں پر نظر رکھیں اور ان کی خوبیوں کو یاد رکھیں۔

☆ بلا ضرورت بازاروں میں نہ گھومیں اور اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں، ضرورت کے تحت جانا پڑے تو جلد واپس آنے کی فکر کریں۔

www.sukkurvi.com

یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں

مکہ معظمہ میں یوں تو ہر جگہ دعاء قبول ہوتی ہے مگر مندرجہ ذیل مقامات پر دعاء زیادہ قبول ہوتی ہے، اس لئے ان مقامات پر دعا مانگنے کا خاص خیال رکھیں، لیکن نہ تو از خود عورتوں کے ہجوم میں داخل ہوں اور نہ کسی دوسرے کو تکلیف دیں۔

☆ خانۂ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت۔

☆ مطاف میں طواف کرتے وقت۔

☆ ''حجر اسود'' کے سامنے اور ''مُلتَزَم'' پر۔

☆ ''حَطِیم'' میں میزابِ رحمت کے نیچے ''رُکنِ یَمانی'' پر اور ''مقام ابراھیم'' کے پاس۔

☆ زمزم کے کنویں پر۔

☆ ''صَفا'' پر درمیان میں جہاں دوڑتے ہیں، اور ''مَروہ'' پر۔

☆ ''مِنیٰ'' میں، جمرات کے پاس ''مسجدِ خَیف'' میں، جہاں ستر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں۔ عرفات میں۔

☆ ''مُزدلفہ'' میں ''مسجد مَشعَر الحَرام'' کے پاس۔

☆ ہر اس جگہ پر جہاں سے خانۂ کعبہ نظر آئے۔ (حیات القلوب)

چند زیارات

مکہ معظمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جن سے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے اہم واقعات وابستہ ہیں، ان مقامات کی زیارت حج وعمرہ کا حصہ تو

www.sukkurvi.com

نہیں ہے لیکن وہاں جا کر سیرت کے وہ واقعات یاد کرنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے، اس لئے اگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے بآسانی موقع ملے اور ہمت وطاقت بھی ہو تو ان مقامات پر جانا اور زیارت کرنا اچھا ہے، اور ان مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قبولیتِ دعا کی بھی امید ہے، لیکن وہاں جانا ضروری ہرگز نہیں ہے، اگر کوئی بالکل نہ جائے تو اس کے حج یا عمرہ میں کچھ خلل نہیں آتا، بلکہ زیادہ فکر حرم شریف کی حاضری کی ہونی چاہیے، کیونکہ اصل زیارت گاہ وہی ہے۔

غارِ ثور:۔ جہاں ہجرت کے وقت رسول کریم ﷺ تین دن قیام پذیر ہوئے تھے۔

غارِ حرا:۔ جہاں قرآنِ کریم کی پہلی آیت اتری۔

مسجدِ الجن:۔ جہاں آنحضرت ﷺ نے جنات کو تبلیغ فرمائی۔ یہ جنت المعلیٰ کے قریب ہے۔

مسجدُ الرّایہ:۔ جہاں حضور اکرم ﷺ نے فتحِ مکہ کے دن جھنڈا گاڑا تھا۔

مسجدِ بلال:۔ یہ جبلِ ابو قبیس کے اوپر ہے، وہاں ایک قول کے مطابق چاند کے دو ٹکڑے کرنے کا معجزہ ہوا تھا۔

مَوْلِدُ النَّبِیّ:۔ محلہ مولد النبی میں حضور اقدس ﷺ کے پیدا ہونے کی جگہ ہے۔

جَنَّۃُ الْمُعَلّٰی:۔ مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

www.sukkurvi.com

طواف اور سعی کے لئے خاص دُعائیں

پہلے چکر میں	یااللہ	مجھے عبدیتِ کاملہ عطا فرما
دوسرے چکر میں	یااللہ	مجھے اپنی رضا اور بخشش عطا فرما
تیسرے چکر میں	یااللہ	مجھے اپنی برکت و رحمت عطا فرما
چوتھے چکر میں	یااللہ	مجھے صحت و عافیت عطا فرما
پانچویں چکر میں	یااللہ	مجھے عفت اور تقویٰ عطا فرما
چھٹے چکر میں	یااللہ	مجھے اپنا فضلِ عظیم اور اجرِ عظیم عطا فرما
ساتویں چکر میں	یااللہ	مجھے جنت الفردوس عطا فرما
		اور دوزخ سے نجات دینا۔ آمین

مُلتزم اور مقامِ ابراہیم کے لئے دعا

یااللہ! میرے قلب میں اپنی محبت بھرنا اور مجھے مکمل اتباع سنت کی توفیق عطا فرمانا اور میرا خاتمہ کامل اور خالص ایمان پر فرمانا۔ آمین

www.sukkurvi.com

مدینہ منوّرہ

آقا ﷺ کی خدمت میں حاضری

درود و سلام اور دستور العمل

www.sukkurvi.com

طواف اور سعی کے لئے خاص دُعائیں

پہلے چکر میں	یا اللہ	مجھے عبدیتِ کاملہ عطا فرما
دوسرے چکر میں	یا اللہ	مجھے اپنی رضا اور بخشش عطا فرما
تیسرے چکر میں	یا اللہ	مجھے اپنی برکت و رحمت عطا فرما
چوتھے چکر میں	یا اللہ	مجھے صحت و عافیت عطا فرما
پانچویں چکر میں	یا اللہ	مجھے عفت اور تقویٰ عطا فرما
چھٹے چکر میں	یا اللہ	مجھے اپنا فضلِ عظیم اور اجرِ عظیم عطا فرما
ساتویں چکر میں	یا اللہ	مجھے جنت الفردوس عطا فرما
		اور دوزخ سے نجات دینا۔ آمین

مُلتزم اور مقامِ ابراہیم کے لئے دعا

یا اللہ! میرے قلب میں اپنی محبت بھرنا اور مجھے مکمل اتباعِ سنت کی توفیق عطا فرمانا اور میرا خاتمہ کامل اور خالص ایمان پر فرمانا۔ آمین

www.sukkurvi.com

مدینہ منوّرہ

آقا ﷺ کی خدمت میں حاضری

درود وسلام اور دستور العمل

www.sukkurvi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلوا علیہ وآلہٖ

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار

جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینے کے مجھ کو مور و مار

اُڑا کے بادِ مری مُشتِ خاک کو پسِ مرگ
کرے حضور کے روضے کے آس پاس نثار

اقتباس قصیدۂ بہاریہ حجۃ الاسلام نانوتویؒ

ماخوذ فضائل درود شریف از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ
مدفون جنت البقیع، المتوفیٰ ۲۹ رجب المرجب ۱۴۰۲ھ ۲۴ مئی ۱۹۸۲ء دوشنبہ بعد عصر

کتبہ الفقیر نفیس الحسینی ۱۴۰۲ھ

www.sukkurvi.com

روضۂ اقدس کی زیارت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہیں لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔

(رواہ البیہقی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (ابن خزیمہ)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے میرے ساتھ بدسلوکی کی۔ (رواہ ابن عدی بسند حسن)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کے پاس (کھڑے ہوکر) مجھ پر درود پڑھتا ہے میں خود اس کو سنتا ہوں۔ (رواہ البیہقی)

www.sukkurvi.com

فائدہ

رسول اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور یہ بات جمہور امت کے مسلمات میں سے ہے، اس لئے آپ کے جو امتی قبر مبارک پر حاضر ہوکر سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں وفات کے بعد آپ کی قبر مبارک پر حاضر ہونا اور سلام عرض کرنا ایک طرح بالمشافہ سلام پیش کرنے کے برابر ہے جو بلاشبہ ایسی عظیم

سعادت ہے جو ہر زائر کو تمام آداب کے ساتھ ہر قیمت پر حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (معارف الحدیث)

عظیم سعادت

عمرہ کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء رحمۃ للعالمین ﷺ کے روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت ہے، رسول اللہ ﷺ کی محبت وعظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا، لہٰذا دیارِ مقدس میں پہنچنے کے بعد اب روضۂ اقدس کے سامنے خود حاضر ہو کر درود وسلام پیش کرنے کی سعادت اور اس پر ملنے والے بے شمار ثمرات وبرکات حاصل کرلیں جو دور سے درود وسلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

جن خواتین وحضرات پر حج فرض ہو ان کے لئے پہلے حج کرنا اور زیارت مدینہ کے لئے بعد میں جانا بہتر ہے اور جن پر حج فرض نہ ہو انہیں اختیار ہے کہ خواہ پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوں اور بعد میں حج کریں یا حج پہلے کرلیں اور مدینہ منورہ بعد میں حاضر ہوں۔ (زبدہ بتصرف)

(۱) جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت کی نیت کریں اور نیت یوں کریں:

”اے اللہ! میں سرکار دو عالم ﷺ کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کرتا ہوں، اے اللہ! اسے قبول فرمالیجئے۔“

(عمدۃ المناسک بتصرف کثیر)

www.sukkurvi.com

(۲) مدینہ منورہ جاتے وقت احرام کی ضرورت نہیں ہے، البتہ واپسی پر اگر مکہ مکرمہ آنا ہو تو احرام باندھنا ہوگا اس لئے احرام کے لوازمات ساتھ رکھیں۔

(۳) سفرِ مدینہ میں سنتوں پر عمل کرنے کا بہت ہی خیال رکھیں، اس کے لئے ''علیکم بسُنّتِی'' بطور خاص مطالعہ میں رکھیں۔

(۴) اس سفر میں ذوق وشوق اور پورے دھیان وتوجہ سے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھیں، نماز والا درود شریف سب سے افضل ہے۔

(۵) جب مدینہ منورہ کی آبادی اور مکانات نظر آئیں تو اپنے شوق دید کو اور زیادہ کریں اور خوب درود وسلام پڑھتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوں۔

مسجدِ نبوی میں حاضری

(۱) رہائش گاہ میں سامان رکھ کر غسل کرلیں تو بہتر ہے، ورنہ وضو کرلیں، اچھا لباس پہنیں اور خوشبو لگائیں اور مسجدِ نبوی کی طرف ادب واحترام کے ساتھ چلیں، نفلی صدقہ کریں۔

(۲) باب جبرئیل معلوم ہو تو پہلی مرتبہ اس سے داخل ہونا افضل ہے یا باب السلام سے، ورنہ جس دروازہ سے داخل ہوں درست ہے۔ داخل ہوتے وقت یہ کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

اور دایاں قدم مسجد کے اندر رکھیں اور نفلی اعتکاف کی نیت کرنے کو

غنیمت سمجھیں۔ (غنیۃ)

سیدھے ریاض الجنۃ آجائیں اگر بآسانی آسکیں ورنہ جہاں جگہ مل جائے اور مکروہ وقت بھی نہ ہوتو وہاں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں۔

پھر محراب النبی ﷺ کے پاس آئیں اگر آسانی سے آسکیں، یہاں حضور اقدس ﷺ کا منبر مبارک تھا، اس جگہ شکرانہ کی دو نفلیں پڑھیں اور نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دل سے شکرادا کریں کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے یہاں تک پہنچا دیا اور دعا کریں کہ میں اب سلام عرض کرنے جارہا ہوں، میرا اسلام قبول ہو جائے۔

روضۂ اقدس ﷺ پر سلام

(۱) اب بڑے ادب واحترام کے ساتھ اور اپنی نالائقی اور روسیاہی کے استحضار کے ساتھ روضۂ اقدس کی طرف چلیں، جب آپ جالیوں کے سامنے جہاں جالیوں میں چاندی کی تختی لگی ہوئی ہے پہنچ جائیں تو اس جگہ بالکل سامنے ان جالیوں میں گول سوراخ نظر آئیں گے، پہلے سوراخ کے آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ سے رسول کریم ﷺ کا چہرۂ انور سامنے ہے۔

(۲) لہٰذا جالیوں سے اندازاً چار قدم کے فاصلہ پر ادب سے کھڑے ہو جائیں، ہاتھ سیدھے، نظریں نیچی کریں اور دھیان نبی کریم ﷺ کی طرف لگائیں اور اتنی آواز سے کہ جالیوں کے اندر والی دیوار مبارک تک آپ کی آواز چلی جائے۔ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کریں اور یوں کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ.

www.sukkurvi.com

اور یوں سمجھیں کہ میرا سلام رسول خدا ﷺ نے سن لیا ہے اور آپ سلام کا جواب دیتے ہیں لہٰذا میرے سلام کا جواب بھی آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔

(۳) اب پورے ادب واحترام اور دھیان کے ساتھ جس قدر ہو سکے درود وسلام پڑھیں جونسا درود شریف چاہیں آپ پڑھ سکتے ہیں مگر ہمارے اسلاف نے روضۂ اقدس پر اس طرح درود وسلام پڑھنے کو لکھا ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

آپ بار بار یہ الفاظ دہرا سکتے ہیں تاہم یہ الفاظ دل سے ادا کریں اور پوری طرح دھیان حضور اقدس ﷺ کی طرف رہے اور نماز میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۴) اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرا سوراخ ہے، اس کے سامنے کھڑی ہو کر حضرت ابو بکر ؓ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَاسَیِّدَنَا اَبَابَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَعَنَّا.

(۵) اس کے بعد پھر ذرا دائیں طرف ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑی ہو کر حضرت عمر فاروق ؓ کو سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَعَنَّا.

www.sukkurvi.com

(۶) اس کے بعد پھر اُلٹے ہاتھ کی طرف اسی پہلے سوراخ کے سامنے آجائیں جس میں رسول خدا ﷺ ہیں اور نمبر ۳ میں لکھے ہوئے درود وسلام یا نماز والا درود شریف ذوق وشوق سے پڑھیں اور جن لوگوں نے آپ سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کو کہا ہے ان کا سلام اپنی زبان میں اس طرح پہنچادیں مثلاً:

''یارسول اللہ! عبدالحکیم اور عبدالرؤف نے آپ کی خدمت میں
سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمالیں اور وہ آپ سے
شفاعت کے امیدوار ہیں۔''

اگر نام یاد نہ آئے تو اس طرح عرض کریں:

''یارسول اللہ ﷺ! بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام
عرض کیا ہے، ان سب کا سلام قبول فرمالیجئے۔''

(۷) پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلے جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضۂ اقدس ﷺ کی طرف پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر اپنے اور والدین، اہل وعیال، ملنے جلنے والوں، دعا کرانے والوں اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں، بس اسی کو سلام کہتے ہیں۔ جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں۔

(۸) جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے کثرت سے روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کیا کریں خصوصاً پانچوں نمازوں کے بعد، اگر کسی وقت سامنے حاضری کا موقعہ نہ ہو تو پھر آپ مسجدِ نبوی ﷺ میں کسی بھی جگہ سے

www.sulkurvi.com

سلام عرض کر سکتے ہیں، اگرچہ اس کی وہ فضیلت نہیں جو سامنے حاضر ہو کر عرض کرنے میں ہے۔ (احکام حج)

مسجد نبوی ﷺ سے باہر بھی جب کبھی روضہ اقدس ﷺ کے سامنے سے گزریں تو تھوڑی دیر ٹھہر کر مختصر سلام عرض کر کے آگے بڑھیں۔ (احکام حج)

خواتین کا سلام

☆ خواتین کو بھی روضہ اقدس کی زیارت اور سلام عرض کرنا چاہئے اور طریقہ سلام عرض کرنے کا اوپر لکھا گیا ہے، خواتین بھی اس کے مطابق سلام عرض کریں، البتہ (اگر حکومت کی طرف سے ممانعت نہ ہو) تو ان کے لئے رات کے وقت حاضر ہو کر سلام عرض کرنا بہتر ہے، اور جب زیادہ ہجوم ہو تو کچھ فاصلہ ہی سے سلام عرض کر دیا کریں۔

☆ اگر کسی خاتون کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہو تو گھر پر قیام کرے، سلام عرض کرنے کے لئے مسجد نبوی میں نہ آئے، البتہ مسجد کے باہر باب السلام کے پاس یا کسی اور دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر سلام عرض کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور جب پاک ہو جائے تو روضہ مبارک پر سلام عرض کرنے چلی جائے۔

☆ مدینہ منورہ میں بھی خواتین کو گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے کیونکہ انہیں گھر میں نماز ادا کرنے سے مسجدِ نبوی ﷺ کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔

(ماخذہ بدائع الصنائع: ص ۱۱۳)

www.sukkurvi.com

لیکن اگر خواتین مسجد نبوی میں سلام عرض کرنے آئیں اور نماز کا وقت آنے پر مسجدِ نبوی ﷺ کی جماعت میں شامل ہو کر نماز ادا کرلیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

چالیس نمازیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو اس کے لئے دوزخ سے براءت لکھی جائے گی اور عذاب ونفاق سے براءت لکھی جائے گی۔

(رواہ احمد)

تشریح

اس حدیثِ پاک سے مسجدِ نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی برکت سے نمازی کو عذابِ دوزخ اور نفاق سے بَری فرما دیتے ہیں۔ اس لئے مسجدِ نبوی کی نمازوں کا خاص اہتمام رکھنا چاہئے اور چالیس نمازیں ادا کرکے یہ عظیم فضیلت حاصل کرنی چاہئے۔ لیکن مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنا فرض یا واجب نہیں ہے۔ اور یہ نمازیں ادا کرنا حج یا عمرہ کا کوئی حصہ نہیں ہے، اگر کوئی شخص یہ چالیس نمازیں مسجدِ نبوی میں ادا نہ کر سکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اس کے حج وعمرہ میں کوئی کمی نہیں۔

خواتین کے لئے مدینہ منورہ میں بھی گھر میں نمازیں پڑھنا افضل ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ انہیں گھر میں چالیس نمازیں پڑھنے کا ثواب بھی مل جائے گا، اس

www.sukkurvi.com

لئے خواتین مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی فکر نہ کریں اپنے گھروں میں نمازیں ادا کریں، ہاں کبھی نماز کے وقت مسجد میں ہوں اور مسجد کی جماعت میں شامل ہو جائیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

اور اگر ماہواری کے عذر کی بناء پر خواتین چالیس نمازیں گھر میں بھی پوری نہ کرسکیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں بلکہ اس قدرتی عذر اور غیر اختیاری معذوری سے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خواتین کو محروم نہیں فرمائیں گے۔ خواتین ہر نماز کے وقت وضو کر کے گھر ہی میں مصلے پر بیٹھ کر تھوڑا بہت ذکر کر لیا کریں یہی انشاءاللہ تعالیٰ کافی ہے اور ضروری یہ بھی نہیں۔

مسجدِ قباء میں دو رکعت سے عمرہ کا اجر و ثواب

مسجدِ قباء وہ مسجد ہے جو آغازِ اسلام میں سب سے پہلے بنائی گئی، مسجد الحرام، مسجدِ نبوی، اور مسجدِ اقصیٰ کے علاوہ دیگر تمام مساجد سے افضل ہے، اس میں از روئے حدیث دو رکعت پڑھنے سے عمرہ کا اجر و ثواب ملتا ہے۔

مختصر دستور العمل

جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے اس کو بہت ہی غنیمت جانیں اور جہاں تک ہو سکے اپنے اوقات کو ذکر و عبادت میں لگانے کی کوشش کریں، اس سلسلہ میں ان امور کا اہتمام بہت مفید ہے۔

(۱) روضۂ اقدس ﷺ پر حاضر ہو کر کثرت سے سلام پڑھیں، کم از کم ہر نماز کے بعد حاضری دیں اور سلام پیش کیا کریں۔

(۲) کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں اور ذکر و تلاوت اور دیگر تسبیحات کا اہتمام رکھیں۔

www.sukkurvi.com

(۳) ریاض الجنۃ میں جتنا موقعہ مل سکے نوافل اور دعائیں کریں اور خاص خاص ستونوں کے پاس نفل نماز اور دعا کی کثرت کریں۔

(۴) اشراق، چاشت، اوّابین، تہجد اور صلوٰۃ التسبیح پڑھیں۔

(۵) کبھی کبھی حسبِ سہولت مدینہ منورہ کی زیارات پر ہو آیا کریں اور جنت البقیع چلے جایا کریں اور وہاں ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کریں اور ان کے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگیں۔

(۶) اہل مدینہ اور مدینہ منورہ کی چیزوں کی برائی نہ کریں، خرید و فروخت میں بھی مدینہ والوں کی امداد کی نیت رکھیں تا کہ ثواب ملے۔

(۸) مدینہ منورہ میں تمام گناہوں سے بے حد بچیں، خصوصاً فضول باتیں، غیبت کرنے، چغلی کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے خاص طور پر بچیں۔

مدینہ منورہ سے واپسی

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو مسجدِ نبوی ﷺ میں دو رکعت نفل پڑھیں اور پھر روضۂ اقدس ﷺ کے سامنے الوداعی سلام عرض کرنے جائیں، اس کا وہی طریقہ ہے جو سلام عرض کرنے کا پہلے لکھا گیا ہے۔ سلام عرض کرتے وقت رونا آئے تو رو پڑیں اور اس جدائی پر آنسو بہائیں کہ خدا جانے پھر کب اس مقدس در کی حاضری نصیب ہوگی اور پھر دعا کریں، یا اللہ تعالیٰ ہمارے سفر کو آسان فرما اور عافیت و سلامتی کے ساتھ اپنے اہل و عیال میں پہنچا اور دوبارہ حاضری نصیب فرما اور اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنانا بلکہ عافیت کے ساتھ بار بار حاضری عطا فرماتے رہنا۔ آمین

www.sukkurvi.com

مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ یا جدہ آنا

بعض حضرات مدینہ منورہ عمرہ سے پہلے جاتے ہیں اور بعض عمرہ کے بعد، واپسی پر بعض سیدھے جدہ جاتے ہیں اور بعض مکہ مکرمہ، جس کی وجہ سے مدینہ منورہ سے اِحرام باندھنے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، سہولت کے لئے ان کا خلاصہ یہاں لکھا جاتا ہے:

☆ جولوگ مدینہ منورہ سے واپسی پر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ نہیں رکھتے، بلکہ سیدھے جدہ سے اپنے وطن آنے کا ارادہ رکھتے ہیں، انہیں مدینہ منورہ سے کسی اِحرام کی ضرورت نہیں۔

☆ جولوگ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ جانا چاہتے ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ عمرہ کا اِحرام باندھ کر جائیں، بغیر اِحرام مکہ مکرمہ جانا جائز نہیں۔

ضروری مسئلہ

اگر کسی عورت کے گھر والے مدینہ طیبہ سے واپسی پر جدہ جانے سے پہلے چند گھنٹوں کے لئے عمرہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ آنا چاہیں اور عورت حائضہ ہو تو عورت کو بھی مکہ مکرمہ آنے کے لئے حج یا عمرہ کا اِحرام باندھنا لازم ہوگا اور حیض سے پاک ہو کر اس کو ادا کرنا ہوگا، اور بغیر احرام باندھے مکہ مکرمہ جانا جائز نہ ہوگا۔ ورنہ دم واجب ہوگا۔ اس لئے مکہ مکرمہ آنے کا فیصلہ سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے۔

وطن واپس آنا

جب اپنا شہر یا گاؤں قریب آجائے تو اس میں داخل ہونے پر یہ دعا پڑھیں:

www.sukkurvi.com

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.

گھر والوں کو پہلے ہی اپنے آنے کی اطلاع کر دیں تا کہ اچانک گھر نہ پہنچیں، جب اپنے شہر میں داخل ہوں اور وقت مکروہ نہ ہو تو محلّہ کی مسجد جا کر دو رکعت نفل ادا کریں اور جب گھر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں:۔

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَایُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا.

اور گھر میں دو رکعت نفل پڑھیں۔ (حیات)

اور تہہ دل سے اس سفر کے بعافیت پورا ہونے پر شکر ادا کریں اور اب باقی زندگی کو رب کعبہ کی مرضیات کے مطابق گزارنے کی پوری کوشش کریں، لوگوں کے سامنے اس سفر کی خوبیاں اور راحتیں بیان کر سکتے ہیں، اس سفر کی تکلیفیں اور دشواریاں بیان کرنے سے پرہیز کریں۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

بندہ

عبد الرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ

خادم دار الافتاء دار العلوم کراچی

۱۵؍ رجب ۱۴۱۹ھ

www.sukkurvi.com

حج وعُمرہ

اس رسالہ میں حج وعمرہ ادا کرنے کا آسان طریقہ اور
ضروری مسائل معتبر کتابوں سے لکھے گئے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com

افسوس مجھے لوگوں سے تو حیا آئی لیکن آپ سے کبھی حیا نہ کی کہ آپ ہر وقت دیکھنے اور خبر رکھنے والے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ سے کہاں چھپ سکتا ہوں نہ کوئی مکان نہ اندھیرا، نہ کوئی حیلہ وتدبیر آپ سے اوجھل کر سکتا ہے۔ افسوس میری اس جرأت پر کہ جس کام کو آپ نے منع کیا تھا میں نے جان کے بھی مخالفت کی پھر بھی آپ نے پردہ فاش نہ کیا بلکہ اپنے بندوں میں اس طرح شامل رکھا کہ گویا میں بھی آپ کا فرمانبردار بندہ ہوں، ان گناہوں سے شرمندہ ہوں کہ ان کو سوائے آپ کے اور کوئی نہیں جانتا اگر آپ چاہتے گناہ کرنے کے بعد کوئی نشان چہرے پر لگا دیتے لیکن اے اللہ! تو نے نیکوں کا سا چہرہ بنائے رکھا، لوگوں کی نگاہ میں باعزت رہا، لوگ مجھے اپنے نزدیک اچھا ہی سمجھتے رہے ورنہ میں تو جیسا تھا آپ کے علم میں ہے، لیکن آپ ہی کا فضل وکرم تھا۔ الٰہی! ایسے سب گناہ میرے بخش دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۸) ''اے اللہ! میں ہر اس گناہ کی معافی چاہتا ہوں جس کی لذت سے میں نے ساری رات کالی کر دی، اس کی فکر میں دماغ سوزی کرتا رہا، رات سیاہ کاری میں گزاری اور صبح نیک بن کر باہر آیا حالانکہ میرے دل میں بجائے نیکی کے وہی گناہ کی گندگی بھری رہی۔ اے پروردگار! تیری ناراضگی کا کوئی خوف ہی نہ کیا،

www.sukkurvi.com

میرا کیا حال ہوگا۔ الٰہی! مجھے اپنی مہربانی سے معاف فرما دے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۹) "اے اللہ! میں اس گناہ کی بھی معافی چاہتا ہوں جس کے سبب آپ کے کسی ولی پر ظلم کیا ہو یا آپ کے کسی دشمن کی مدد کی ہو یا تیری مخالف میں چل کھڑا ہوا ہوں یا تیرے اوامر ونواہی کے خلاف تگ ودو میں لگا رہا ہوں ایسے سب گناہ معاف فرما دیجئے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۱۰) "اے اللہ! اس گناہ سے بھی معافی دے کہ میں نے مسلمانوں میں بغض وعداوت اور منافرت پھیلائی ہو یا میرے گناہوں کے باعث مسلمانوں پر آفت و مصیبت آگئی ہو یا میرے گناہ کی وجہ سے دشمنان اسلام کو ہنسنے کا موقع ملا ہو یا دوسروں کی میرے گناہ کی وجہ سے پردہ دری ہوئی ہو یا میرے گناہ کے باعث مخلوق پر بارش برسانے سے روک لی گئی ہو، الٰہی! میرے سب گناہ بخش دیجئے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۱۱) "اے اللہ! آپ کی ہدایت آجانے کے بعد اور دین کی بات کا علم ہو جانے کے بعد بھی میں نے اپنے آپ کو غافل بنائے

www.sukkurvi.com

رکھا، آپ نے حکم دیا، یا منع کیا، کسی عمل کی رغبت دلائی، اپنی رضا ومحبت کی طرف بلایا اور اپنے قریب کرنے کے لئے اعمال خیر کی دعوت دی۔ آپ نے سب کچھ انعام کیا لیکن میں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ الٰہی! میری ہر ایسی خطا کو معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۱۲) ''اے اللہ! جس گناہ کو کر کے میں بھول گیا ہوں لیکن آپ کے یہاں وہ لکھا ہوا ہے میں نے اس کو ہلکا سمجھا لیکن نافرمانی پھر نافرمانی ہے وہ آپ کے یہاں موجود پاؤں گا، میں نے بارہا علانیہ گناہ کیا آپ نے چھپالیا، لوگوں نے دھیان نہ کیا اور ہر ایسا گناہ جس کو آپ نے اس لئے رکھ چھوڑا ہے کہ توبہ کرے گا تو معاف کریں گے الٰہی! میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں مجھے معاف فرما دیجئے اور میری توبہ قبول فرمالیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۱۳) ''اے اللہ! میں نے ایسے گناہ بھی کئے کہ میں کرتا رہا اور ڈرتا ہوں کہ اب پکڑا جاؤں گا مگر آپ نے بچائے رکھا، میں نے گناہ کرنے میں پوری کوشش صرف کردی، رسوائی کا بھی خیال نہ کیا لیکن آپ نے پردہ پوشی ہی فرمائی۔ الٰہی! وہ گناہ بھی میرے معاف کردے۔''

www.sukkurvi.com

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۱۴) ''اے اللہ! مجھے اس گناہ کی وعید اور سزا معلوم تھی، آپ نے اس کے عذاب سے ڈرایا، اس کی برائی بیان کی مجھے علم تھا لیکن نفس اور شیطان نے اسے ایسا سجایا کہ میں نے آپ کی وعید ودھمکی سے بے اعتنائی برتی، اے اللہ! مجھے معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۱۵) ''اے اللہ! میں ہر ان گناہوں سے معافی چاہتا ہوں جو آپ کی رحمت سے دور کردیں اور عذاب میں مبتلا کرنے کا ذریعہ ہوں۔ عزت سے محروم کردیں اور برائی کے لائق کردیں، آپ کی نعمتوں کے زوال کا سبب ہوں۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۱۶) ''اے اللہ! میں ہر اس گناہ سے معافی چاہتا ہوں جس سے میں نے آپ کی کسی مخلوق کو عار دلائی ہو، یا آپ کی مخلوق کو فعلِ قبیح میں مبتلا کردیا ہو اور خود میں بھی اس میں لگ گیا ہوں اور جرأت کے ساتھ کررہا ہوں۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

www.sukkurvi.com

(۱۷) ''الٰہ العالمین ! گناہ کر کے توبہ اور توبہ کرنے کے بعد پھر وہی کیا۔ اپنی توبہ کو جانتا رہا اور گناہ کرتا رہا۔ رات کو معافی مانگی دن کو پھر وہیں چلا گیا اور بار بار یہی حال رہا۔ الٰہی ! میں اپنے گناہوں کا اقراری ہوں اور آپ کی نعمتوں کا بھی اقرار کرتا ہوں مجھے معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۱۸) ''اے اللہ! میں نے آپ سے کوئی وعدہ کیا ہو یا نذر مان کر کوئی عبادت واجب کی ہو یا آپ کی مخلوق سے وعدہ کر کے پھر گیا ہوں یا غرور میں آکر اس کو ذلیل وحقیر سمجھا ہوں، اے اللہ! اس کی ادائیگی کی توفیق عطا فرما اور مجھے معاف فرمادے۔''

(۱۹) ''الٰہی ! آپ نے نعمت پر نعمت عطا کی اس سے قوت آئی لیکن آپ کی اس دی ہوئی قوت کو میں نے آپ ہی کی نافرمانی میں خرچ کیا، کتنا بُرا کیا آپ نے تو کھلایا پلایا اور میں نے آپ ہی کی مخالفت کی آپ کو ناراض کر کے مخلوق کو راضی کیا، نادم ہوں بُرا کیا۔ اے اللہ! مجھے معاف فرمادے۔

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۰) ''الٰہ العالمین! کتنی بار ایسا ہوا کہ میں نیکی کے ارادے سے چلا مگر راستے ہی میں گناہ کی طرف چلا گیا اور جہاں تیرا غضب

www.sukkurvi.com

نازل ہوتا وہاں نفس کو راضی کیا اور آپ کی ناراضگی کی پرواہ نہ کی۔ میں آپ کے غضب وعذاب کو بھی جانتا تھا مگر شہوت نے ایسا حجاب ڈالدیا یا کسی دوست نے ایسا ورغلایا کہ گناہ ہی اچھا معلوم ہوا۔ الٰہی! یہ سب کرتوت کر کے آیا ہوں اور اس امید میں آیا ہوں کہ آپ ضرور سب گناہ معاف فرمادیں گے، اب اس امیدوار کو نا امید نہ فرمانا، میرے سب گناہ معاف فرما دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْهُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۲۱) ''اے اللہ! میرے گناہوں کو آپ مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں، میں تو کر کے بھول بھی گیا ہوں مگر آپ کے علم میں سب ہیں۔ کل بروز قیامت آپ مجھ سے سوال کریں گے۔ سوائے اقرار کرنے کے اور کیا جواب دوں گا۔ اے اللہ! مؤاخذہ نہ فرمانا آج ہی وہ سب گناہ معاف فرما دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْهُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۲۲) ''اے اللہ! بہت سے گناہ اس طرح کئے ہیں کہ میں جانتا تھا کہ آپ کے سامنے ہوں مگر خیال کیا توبہ کرلوں گا، معافی چاہ لوں گا۔ الہ العالمین! گناہ کرلیا اور نفس وشیطان نے توبہ واستغفار سے باز رکھا، گناہ پر گناہ کرتا چلا جاتا رہا۔ الٰہی! میری اس جرأت پر نظر نہ فرمانا، اپنی شانِ کریمی کے صدقے مجھے

www.sukkurvi.com

معاف فرمادے میں توبہ کرتا ہوں، معافی چاہتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے معاف کردے۔ آپ کے سوااور کون معاف کرنے والا ہے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۳) ''الٰہ العالمین! ایسا بھی ہوا کہ گناہ کر کے میں نے آپ سے حسن ظن رکھا کہ آپ عذاب نہ دیں گے، آپ معاف کردیں گے اس وقت میرے نفس نے یہی پٹی پڑھائی کہ اللہ کا کرم ورحمت تو بہت وسیع ہے اور آپ پردہ ڈالتے رہے بس میں سمجھا کہ جب وہ پردہ پوشی فرمارہے ہیں تو عذاب بھی نہ دیں گے بس اسی خیال میں آکر بہت سے گناہ کر لئے، اے اللہ! مجھے معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۴) ''اے اللہ! ان گناہوں کی بھی معافی چاہتا ہوں جن کی وجہ سے دعا کے قبول ہونے سے محروم ہوگیا، روزی کی برکت اور خیر نہ رہی، ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۵) ''اے اللہ! جن گناہوں کے سبب لاغری آتی ہے اور نقاہت چھاجاتی ہے بروز قیامت حسرت وندامت ہوگی ان

www.sukkurvi.com

معاف فرمادے میں توبہ کرتا ہوں، معافی چاہتا ہوں۔اے اللہ!
مجھے معاف کردے۔آپ کے سوااور کون معاف کرنے والا ہے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۳) ''الٰہ العالمین! ایسا بھی ہوا کہ گناہ کرکے میں نے
آپ سے حسن ظن رکھا کہ آپ عذاب نہ دیں گے، آپ
معاف کردیں گے اس وقت میرے نفس نے یہی پٹی پڑھائی
کہ اللہ کا کرم ورحمت تو بہت وسیع ہے اور آپ پردہ ڈالتے
رہے بس میں سمجھا کہ جب وہ پردہ پوشی فرمارہے ہیں تو عذاب
بھی نہ دیں گے بس اسی خیال میں آ کر بہت سے گناہ کرلئے،
اے اللہ! مجھے معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۴) ''اے اللہ! ان گناہوں کی بھی معافی چاہتا ہوں جن کی
وجہ سے دعا کے قبول ہونے سے محروم ہوگیا، روزی کی برکت اور
خیر نہ رہی، ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۵) ''اے اللہ! جن گناہوں کے سبب لاغری آتی ہے اور
نقاہت چھاجاتی ہے بروز قیامت حسرت وندامت ہوگی ان

www.sukkurvi.com

گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۶) "الٰہی! جو گناہ باعث تنگی رزق ہوں، باعثِ مانعِ خیر وبرکت ہوں، باعثِ محرومی وحلاوت عبادت ہوں سب معاف فرمادے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۷) "اے اللہ! جس گناہ کی میں نے تعریف کی ہو یا کینہ کی طرح دل میں چھپایا ہو یا دل میں عزم مصمم کرلیا ہو کہ یہ گناہ کروں گا یا زبان سے اظہار بھی کردیا ہو یا وہ گناہ جو میں نے اپنے قلم سے لکھا ہو یا اعضاء سے اس کا ارتکاب کرلیا ہو یا اپنے ساتھ دوسروں کو بھی اس گناہ کے کرنے پر آمادہ کیا ہو ایسے سب گناہوں کو معاف فرمادیجئے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۸) "الٰہ العالمین! میں نے گناہ رات کو بھی کیے دن کو بھی کیے لیکن آپ نے اپنے حلم سے پردہ پوشی فرمائی کہ کسی مخلوق کو اس کا علم نہ ہونے دیا، میں نے آپ کی اس ستاری فرمانے کا کچھ خیال نہ کیا۔ میرے نفس نے اس گناہ کو پھر مزین کرکے پیش کیا اور گناہ

www.sukkurvi.com

کو گناہ سمجھتے ہوئے پھر کر گزرا۔ میں بار بار ایسا ہی کرتا رہا۔ الٰہ العالمین! میرے اس حال کو آپ خوب جانتے ہیں آئندہ ایسا نہ کروں گا آپ سے توفیق مانگتا ہوں میں توبہ کرتا ہوں معافی چاہتا ہوں الٰہی! معاف فرما دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۲۹) ''الٰہ العالمین! بہت سے گناہ بڑے تھے لیکن میں نے ان کو چھوٹا سمجھا اور محض اس خیال سے کہ کرلو، دیکھا جائے گا میں کر گزرا۔ اب آئندہ ایسا نہ کروں گا آپ بچنے کی توفیق دیدینا اب میں معافی چاہتا ہوں ایسے سب گناہ بخش دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۳۰) ''الٰہی! میں نے آپ کی کسی مخلوق کو گمراہ کیا ہو، اس کو گناہ کی بات بتائی ہو، اکسایا ہو، اپنے آپ کو بچانے کی خاطر اس کو گناہ میں پھنسا دیا ہو یا میرے نفس نے گناہ کو ایسا سجا دیا ہو کہ مجھے دیکھ کر دوسرا اس گناہ میں مبتلا ہو گیا ہو، اور جان بوجھ کر گناہ کرتا رہا۔ الٰہ العالمین! سب گناہوں کو معاف کر دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۳۱) ''میں نے امانت میں خیانت کی ہو۔ خیانت مال کی ہو

www.sukkurvi.com

یا زبان کی ہو اور نفس نے اس کو مزین کر دیا اور میں اس میں مبتلا ہو گیا یا شہوانی خیانت کر لی ہو یا کسی کو گناہ کرنے میں امداد دی ہو یا کسی بھی طریقہ سے اس کو گناہ کرنے پر قوت پہنچائی ہو یا اس کا ساتھ دیا ہو، کبھی کوئی نصیحت کرنے والا آیا میں نے اس کو بُرا بھلا کہا ہو، کسی قسم کی اس کو ایذا دی ہو یا تکلیف پہنچائی ہو یا کسی حیلہ کے ذریعہ اس کو ناحق ستایا ہو اے اللہ! میں معافی چاہتا ہوں مجھے معاف فرما دے۔''

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۳۲) ''اے اللہ! میں آپ سے گناہ کی معافی چاہتا ہوں جس کی وجہ سے آپ کے غضب کے قریب ہو گیا ہوں یا کسی مخلوق کو گناہ کی طرف لے گیا یا ایسی خواہش والی ہو کہ وہ اطاعت وعبادت سے دور ہو گیا ہو۔''

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۳۳) ''اے اللہ! میں نے عُجب کیا ہو، ریاکاری کی ہو، کوئی آخرت کا عمل شہوت کی نیت سے کیا ہو، کینہ، حسد، تکبر، اسراف، کذب، غیبت، خیانت، چوری، اپنے اوپر اِترانا، دوسرے کو ذلیل کرنا یا اس کو حقیر سمجھ کر یا حمیت وعصبیت میں آکر بے جا سخاوت، ظلم، لہو ولعب، چغلی یا اور کوئی گناہ کبیرہ کا

www.sukkurvi.com

ارتکاب کیا ہو جس کے سبب میں ہلاکت میں آ گیا ہوں، الٰہی مجھے معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۳۴) ''اے اللہ! غیر اللہ سے عقلی طور پر ڈر گیا ہوں، ترے کسی ولی سے دشمنی کی ہو، الٰہی! تیرے دشمنوں سے دوستی کی ہو اور تیرے دوستوں کو رسوا کیا ہو یا ترے غضب میں آجانے کا کام کیا ہو تو الٰہی! مجھے معاف فرمادے میری توبہ ہے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۳۵) ''الٰہ العالمین! وہ گناہ جو آپ کے علم میں موجود ہیں اور میں بھول گیا ہوں ان سب گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۳۶) ''اے اللہ! کوئی گناہ کیا اور اس سے توبہ کی لیکن جرأت کر کے پھر اس توبہ کی پرواہ نہ کی ہو کیے بعد دیگرے کرتا چلا گیا۔ الٰہی! ان تمام معاصی سے پناہ دیدے اور مجھے بخش دے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۳۷) ''اے اللہ! جس گناہ کے کرنے سے عذاب کے قریب

www.sukkurvi.com

ہو گیا ہوں اور آپ سے محروم ہو گیا ہوں یا تیری رحمت سے وہ گناہ حجاب میں ہو گیا ہو یا اس کی وجہ سے تیری کسی نعمت سے محروم ہو گیا ہوں، ان تمام گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۳۸) ''یا الٰہی! میں نے آپ کے مقید حکم کو مطلق کر دیا ہو یا مطلق حکم کو مقید کر دیا ہو اور میں اس کی وجہ سے خیر سے محروم کر دیا گیا ہوں اے اللہ! اس کو معاف فرما دے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۳۹) ''اے اللہ! جو گناہ آپ کے عافیت دینے کے باجود عافیت میں دھوکہ کھا کر کر لیا ہو یا تیری نعمت کو غلط ناجائز استعمال کیا ہو یا آپ کے رزق کی وسعت کے وجہ سے گناہوں میں مبتلا ہو گیا یا عمل تیری رضا کے لئے کر رہا تھا لیکن نفس کی شہوت کے غلبہ سے وہ کام تیری رضا سے نکل گیا ہو اس کی معافی دیدے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۴۰) ''اے اللہ! کوئی گناہ تھا میں نے رخصت سمجھ کر کر لیا، جو حرام تھا اس کو حلال سمجھ کر کر لیا ہو تو آج اسے بھی معاف فرما دیجئے۔''

www.sukkurvi.com

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۴۱) ’’اے اللہ! بہت سے گناہ آپ کی مخلوق سے چھپا کر کر لئے لیکن آپ سے کہاں چھپا سکتا تھا، الٰہی! میں اپنا عذر پیش کرتا ہوں اور آپ سے معافی چاہتا ہوں، معافی چاہنے کے بعد بھی گناہ ہو جائے تو اس کی بھی معافی چاہتا ہوں مجھے بخش دیجئے۔‘‘

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۴۲) ’’الٰہی! جس گناہ کی طرف میرے پیر چلے ہوں، میرے ہاتھ بڑھے ہوں، میری نگاہوں نے اسے دیکھا ہو، زبان سے گناہ ہوئے ہوں، آپ کا رزق بے جا برباد کر دیا ہو لیکن آپ نے باوجود اس کے اپنا رزق مجھ سے نہیں روکا اور عطا کیا۔ میں نے پھر اس عطا کو تیری نافرمانی میں لگایا اس کے باوجود میں نے زیادہ رزق مانگا، آپ نے زیادہ دیا، میں نے گناہ علی الاعلان کیا لیکن آپ نے رسوا نہ ہونے دیا۔ میں گناہ پر اصرار کرتا رہا آپ برابر حلم فرماتے رہے۔ پس اے اکرم الاکرمین! میرے سب گناہ معاف فرما دیجئے۔‘‘

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۴۳) ’’اے اللہ! جس گناہ کے صغیرہ ہونے سے عذاب آئے،

www.sukkurvi.com

جس گناہ کے کبیرہ ہونے سے عذاب زیادہ ہوجائے اوران کے وبال میں ابتلا ہوجائے اوران پراصرار کرنے سے نعمت زائل ہوجائے ایسے سب گناہ میرے معاف کردیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۴۴)''اے اللہ! جس گناہ کوصرف آپ نے دیکھا آپ کے سوا کسی نے نہ دیکھا اور سوائے آپ کے عفو ونجات کا کوئی ذریعہ نہیں انہیں بھی آپ معاف فرمادیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۴۵)''الٰہی! جس گناہ سے نعمت زائل ہوجائے، پردہ دری ہوجائے، مصیبت آجائے، بیماری لگ جائے، درد ہوجائے یا وہ کل کو عذاب لائے ان گناہوں کو بھی معاف فرمادیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۴۶)''الٰہ العالمین! جس گناہ کی وجہ سے نیکی زائل ہوگئی، گناہ پر گناہ بڑھے، تکالیف اتریں اور تیرے غضب کا باعث ہوں ان سب گناہوں کو معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

www.sukkurvi.com

(۴۷) ''اے اللہ! گناہ تو صرف آپ ہی معاف کرسکتے ہیں، آپ نے بہت سے گناہ اپنے علم میں چھپالئے ہیں، آپ ان کو معاف کردیجئے۔''

یَا اَھْلَ التَّقْوٰی وَیَا اَھْلَ الْمَغْفِرَۃِ

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۴۸) ''اے اللہ! میں نے تیری مخلوق پر کسی قسم کا ظلم کیا یا تیرے دوستوں کے خلاف چلا، تیرے دشمنوں کی امداد کی ہو، اہل اطاعت کے مخالف کی ہو، اہل معصیت سے جاملا ہوں، ان کا ساتھ دیا ہو، الٰہی! ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۴۹) ''اے اللہ! جن گناہوں کے باعث ذلت وخواری میں آگیا ہوں یا تیری رحمت ہی سے ناامید ہوگیا ہوں یا طاعت کی طرف آنے سے گریز کرتا رہا، اپنے گناہ کو بڑا سمجھ کر، ناامیدی پیدا کرلی ہواسے معاف فرمادیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۵۰) ''اے اللہ! بعض گناہ ایسے بھی کئے ہیں کہ میں جانتا تھا کہ یہ گناہ کی بات ہے اور آپ میرے حال کو جانتے ہو لیکن گناہ

www.sukkurvi.com

کو ہلکا خیال کیا اور تیری پکڑ کا خیال نہ کیا۔ اپنی رو میں کر گزرا، الٰہی! ان کو بھی معاف فرما دیجئے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۵۱) "الٰہ العالمین! دن کی روشنی میں تیرے بندوں سے چھپ کر گناہ کیا اور رات کے اندھیرے میں تیرا حکم توڑا یہ صرف میری نادانی ہی تھی کیونکہ میں یہ جانتا ہوں کہ آپ کے نزدیک ہر پوشیدہ ظاہر ہے، آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں آپ کے یہاں سوائے آپ کی رحمت کے نہ مال کام آئے گا، نہ اولاد کام آئے گی۔ اے اللہ! مجھے قلب سلیم عطا فرما اور مجھے معاف فرما۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۵۲) "اے اللہ! ان گناہوں سے جن کی وجہ سے تیرے بندوں میں مبغوض ہو جاؤں اور تیرے دوست نفرت کرنے لگیں اور تیرے اہل طاعت کو وحشت ہونے لگے ایسے گناہوں کا ارتکاب کر لیا ہو تو آپ معاف فرما دیجئے اور ان حالات سے پناہ میں رکھئے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۵۳) "الٰہی! جو گناہ کفر تک پہنچائے، تنگی اور محتاجی لائے تنگی

www.sukkurvi.com

وبختی کا سبب ہو جائے، خیر سے دور کر دے، پردہ دری کا سبب بن جائے، فراخی کو روک لے، اگر کر لئے ہوں معاف فرما ورنہ محفوظ رکھ یاالٰہ العالمین!۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۵۴)"الٰہ العالمین! جو گناہ عمر کو خراب کریں امید سے ناامید کر دیں، نیک اعمال کو برباد کر دیں، الٰہی! ایسے گناہوں سے بچا کر رکھنا اگر کر لئے ہوں تو معاف فرمانا۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۵۵)"اے اللہ! آپ نے قلب کو پاک کیا میں نے گناہوں سے ناپاک کر لیا، آپ نے پردہ رکھا میں نے خود اس کو چاک کر دیا اپنے بُرے اخلاق کو مزین کیا اور نیک بنا رہا ایسے گناہ کو معاف فرمادے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۵۶)"الٰہی! وہ گناہ جن کے ارتکاب سے آپ کے وعدوں سے محروم ہو جاؤں اور آپ کے غصہ وعذاب میں آجاؤں، الٰہی! مجھ پر رحمت رکھنا اور ایسے سب گناہ فرمادیں۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

www.sukkurvi.com

عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۵۷) ''اے اللہ! ایسے گناہوں سے بھی معافی چاہتا ہوں جن کی وجہ سے آپ کے ذکر سے غافل رہا ہوں اور آپ کی وعیدوں اور ڈرانے کی آیات سے لاپرواہ ہوگیا اور سرکشی کرتا رہا، الٰہی! معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۵۸) ''الٰہ العالمین! تکالیف میں مبتلا ہو کر کبھی میں نے شرک کرلیا ہو یا آپ کی شان میں گستاخی کرلی ہو، آپ کے بندوں سے آپ کی شکایت کی ہو بجائے آپ کے در پر آنے کے بندوں پر حاجت اتاری ہو یا آپ کی مخلوق کے سامنے اس طرح مسکینی کا اظہار کیا ہو یا چاپلوسی کی ہو کہ جیسے حاجت روائی انہی کے قبضے میں ہے۔ الٰہ العالمین! ایسے گناہوں کی بھی معافی عطا فرما۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۵۹) ''الٰہی! ان معاصی کی مغفرت کا طلب گار ہوں کہ بوقتِ معصیت تیرے سوا کسی دوسرے کو پکارا ہو اور غیر اللہ سے امداد کی دعا کی ہو۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

www.sukkurvi.com

(۶۰) ''الٰہ العالمین ! تیری عبادت میں جانی ومالی گناہ کا اختلاط کرلیا یا مال کی طمع میں شرع کا خیال نہ کیا ہو یا کسی مخلوق کی اطاعت کی اور تیری نافرمانی کی، تیرے حکم کو ٹالا اور اس کے برخلاف مخلوق کے حکم کو سراہا ہو، محض دنیا کی خاطر ناجائز منت وسماجت کی ہو حالانکہ میں جانتا بھی ہوں کہ آپ کے سوا کوئی حاجت پورا کرنے والا نہیں، الٰہی ! ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۶۱) ''الٰہی ! گناہ تو بڑا تھا مگر میں نے معمولی سمجھا اور اس کے کرتے ہوئے نہ ڈرا نہ رکا، الٰہی ! ان کی بھی معافی دیدے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۶۲) ''الٰہ العالمین ! آخری سانس تک جتنے گناہ ہو چکے ہوں گے، سب بخش دیجئے اول بھی، آخر کے بھی، بھولے سے کئے یا جان بوجھ کے کئے، خطا ہوگئی، قلیل وکثیر، صغیرہ وکبیرہ، باریک اور موٹے، پرانے اور نئے، پوشیدہ وظاہر، الٰہ العالمین ! ان سب گناہوں کو بخش دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

www.sukkurvi.com

(۶۳) ''اے اللہ! جتنے حقوق تیری مخلوق کے مجھ پر ہیں، میں ان کے عوض مرہون ہوں، الٰہی! ان سب کو میری طرف سے ان کے حقوق ادا کر دیجئے بلکہ ان کے حقوق سے اوپر ان کو زیادہ دیدیجئے اور مجھے ان سے معاف کرا دیجئے، میرے تمام ہر قسم کے اہل حقوق کو بخش دیجئے، ان کو دوزخ سے بچا کر جنت الفردوس عطا فرمایئے، اے اللہ! اگر چہ حقوق بہت ہیں مگر آپ کے پردہ عفو میں کچھ کمی نہیں مجھے سبکدوش فرما کر عفو و عافیت و معافات کے ساتھ دنیا سے اٹھایئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۶۴) ''اے اللہ! کسی آپ کے بندے یا بندی کا مال ناحق لیا ہو کسی کی آبرو خراب کر دی ہو، اس کے جسم کے کسی حصہ پر مارا ہو، اس پر ظلم کیا ہو، انہوں نے مطالبۂ حق کیا لیکن میں نے عدم استطاعت کی وجہ سے نہ دیا ہو یا لاپرواہی برتی ہو ان سے بھی معاف نہ کرا سکا ہوں، آپ کے سب اختیار میں ہے میری معافی فرما دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۶۵) ''الٰہ العالمین! جتنے میرے گناہ آپ کے علم میں ہیں سب معاف فرما دیجئے۔''

www.sukkurvi.com

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْهُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۶۶) ’’اے اللہ! آپ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی بندہ اتنے کہ زمین وآسمان بھر جائے گناہ لے کر بھی آئے تو میں اتنی مغفرت لے کر چلتا ہوں اور اسے معاف کر دیتا ہوں، الٰہی! مجھے بھی معاف فرما دیجئے۔‘‘

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْهُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۶۷) ’’الٰہ العالمین! جب بندہ تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہتا ہے تو آپ فرماتے ہیں اے میرے بندے! میں نے معاف کیا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ الٰہ العالمین! میں تین مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ۔‘‘

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْهُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۶۸) ’’الٰہ العالمین! کل حساب کے وقت مجھ سے حساب نہ لینا بلاحساب جن بندوں کو آپ جنت میں بھیجیں گے، مجھے بھی معاف فرما کر ان کے ساتھ کر دینا۔‘‘

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْهُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۶۹) ’’الٰہ العالمین! ’’اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ‘‘ کہتا ہوں اور میری دعا یہ ہے کہ

www.sukkurvi.com

ہر آن ہر حرکت وسکون پر ابدالآباد تک میرے نامۂ اعمال میں لکھے جانے کا حکم دیدیں کہ ہر وقت میری معافی ہوتی رہے اور میرے نامۂ اعمال میں اتنے استغفار کثرت سے ہو جائیں تا کہ اس دن مجھے خوشی حاصل ہو۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۷۰) ''اے اللہ! رسول کریم ﷺ روزانہ ستر بار استغفار فرماتے تھے میں نے بھی یہ عدد پورا کیا ہے، اے اللہ! حضور اکرم ﷺ کے طفیل وواسطہ سے میری مغفرت فرمادے۔ آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔''

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ لَامُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان استغفار کو روزانہ صبح پڑھا کرتے تھے، یہ ان کا ترجمہ تقریبی ہے۔

www.sukkurvi.com

دعاء

الٰہ العالمین! اس در پر آئے جہاں سردارِ دو جہاں ﷺ آئے، آپ کے صحابہؓ کرام آئے، قطب وغوث اور ابدال آتے ہیں، اولیاء کرام آتے ہیں۔ اے اللہ! آپ کے نیک بندے اس جگہ آتے ہیں، یہاں غوث اعظمؒ کنکریوں پر سر رکھ کر رو رہے تھے اور یوں کہتے تھے۔ الٰہ العالمین! اگر لائق بخشش ہوں تو ضرور بخش دیجئے، اگر بخشش کے لائق نہیں ہوں تو بروز قیامت مجھے نابینا اٹھانا تاکہ نیکوں کے سامنے شرمسار نہ ہوں۔ اسی مقام پر بندۂ عاصی حاضر ہوا ہے، اپنے کیے پر نادم وتائب ہے اور معافی کا خواستگار ہے۔ الٰہ العالمین! امن وسکون مل جائے، ہر قسم کی دائمی عافیت کا طلبگار ہے، دنیا وآخرت میں مجھے، میری اولاد واحباب اور تمام مسلمانوں کو عافیت دے، اے اللہ! میرے عیبوں پر پردہ رکھنا اور جس بات سے میں ڈر رہا ہوں اس سے نجات دینا، ہماری سامنے سے حفاظت فرما، ہماری پیچھے سے حفاظت فرما، ہمارے اوپر سے حفاظت فرما۔ الٰہی! ہم اپنے پیروں کے نیچے سے ہلاک نہ ہوجائیں اے حی اے قیوم! تیری رحمت سے فریاد چاہتا ہوں دنیا کی، دین کی جتنی بھلائیاں ہوسکتی ہے سب ہی مانگنے آیا ہوں، عطا فرمادے آپ ارحم الراحمین ہیں۔

الٰہی! میرے گناہ معاف فرمادے، میرے گھر میں فراخی اور میری روزی

www.sukkurvi.com

میں، میرے گھر والوں کی روزی میں برکت عطا فرما، اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر روزی کے دروازے سہل و آسان کر دے۔

اے جبرئیل کے معبود! اے میکائیل و اسرافیل کے خدا! اے ابراہیم و اسماعیل و اسحاق علیہم السلام کے معبود! ہم کو عافیت دے اور ہم پر کسی ایسی مخلوق کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے اور ہم کو اس کی برداشت نہ ہو اور ہم کو ہمارے دین سے برگشتہ بنا دے۔

الٰہ العالمین! آپ میری بات بالکل سُن رہے ہیں اور جہاں بیٹھا ہوا دعا کر رہا ہوں آپ دیکھ رہے ہیں، آپ میرے ظاہر کو بھی جانتے ہیں اور میرے باطن کو بھی جانتے ہیں، میری ہر بات آپ کے نزدیک عیاں اور ظاہر ہے میری کوئی بات آپ سے پوشیدہ نہیں ہے اور میں محتاج ہوں، سختی میں آیا ہوں، آپ سے فریاد کر رہا ہوں، آپ پناہ دینے والے ہیں، اپنے گناہوں کی وجہ سے خوفزدہ ہوں، عذاب سے ڈر رہا ہوں، اپنے گناہوں کا اقراری ہوں، آپ سے ہاتھ جوڑ کر اس طرح مانگ رہا ہوں جس طرح مسکین اور سائل مانگا کرتا ہے، عاجزی کر رہا ہوں جس طرح ایک گنہگار ذلیل آپ کے سامنے عاجزی کیا کرتا ہے اور اس طرح پکار رہا ہوں جیسے کوئی خوفزدہ نابینا اور بے یار و مددگار آپ سے مانگا کرتا ہے۔ آپ کے سب کچھ اختیار میں ہے، ہماری گردنیں آپ کے سامنے جھکی ہوئی ہیں۔ رو رہا ہوں، میری ناک خاک آلودہ ہے، میں نے اپنی آبرو گناہوں سے خراب کر لی ہے۔ مجھے امید ہے آپ میری دعا ضرور سُنیں گے، مجھے محروم نہ کریں گے آپ ہم پر مہربان رؤف و رحیم ہو جائیے اور جتنے سوالی ہیں سب سے اچھا

www.sulkurvi.com

سوالی کر دیجئے، آپ سے اچھا اور کون دینے والا ہے۔

میں آپ کو اس نام کا واسطہ دیتا ہوں جس کو آپ نے زمین پر رکھا اس نام کی برکت سے زمین ٹھہر گئی، اس نام کو آسمان پر رکھا تو اس کی برکت سے وہ بلند ہوگیا اسی نام کو پہاڑوں پر رکھا تو وہ قائم ہو گئے، الٰہی! آپ کو اس نام کا واسطہ جس سے عرش ٹھہرا ہوا ہے آپ کا وہ نام جو طاہر ومطہر ہے جس کو آپ نے اپنی کتابوں میں نازل کیا۔ جس نام کی برکت سے دن روشن ہوگیا اور رات اندھیری ہوگئی آپ کو اپنے جلال وعظمت کا واسطہ آپ کو آپ کی کبریائی کا واسطہ آپ قرآن کریم کو میری رگ وپے میں سمو دیجئے، اس کو کھال، خون اور ہڈیوں میں بسا دے، آنکھ اور کان کو اسی میں لگادے، تمام بدن کو اس پر عامل بنادے آپ کے سوا کس کو قوت وقدرت ہے۔ سب قسم کی طاقت وقدرت صرف آپ کو حاصل ہیں، الٰہی! جب دنیا سے چلوں تو آپ کی رحمت کی طرف چلوں، سب سے امید ختم کر چکا ہوں آپ سے امید لگا کر آیا ہوں، جتنے ہمارے بُرے حالات ہیں سب سے نجات دید یجئے اور جو حالات سامنے ہیں جن کا انجام اچھا ہے سب پورے کر دیجئے۔ جو مصائب دکھ تکالیف وتنگی مجھ پر اُتر آئی ہیں یا اترنے والی ہیں سب سے نجات بخشئے۔ آپ کو آپ کی ذاتِ کریم کا واسطہ دیتا ہوں اور حضور اکرم ﷺ کا واسطہ دیتا ہوں، قبول فرمایئے۔ آمین

الٰہ العالمین! اتنا خوف دیدے کہ گناہوں سے باز آجاؤں۔ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان یہ آپ کا خوف آڑ ہوجائے، الٰہی! اتنی اطاعت کی توفیق دیدے کہ جنت میں چلا جاؤں، اتنا یقین دیدے کہ دنیا کی

مصیبتیں آسان ہوجائیں۔

الٰہی! میرے کانوں سے مجھے نفع بخش دیجئے، میری آنکھ سے، میری اطاعت سے تاحیات نفع دیتے رہنا۔ ہمارا کوئی اچھا وارث بنادے، جو ہم پر ظلم کرے اس کا ظلم اسی پر ڈالدے، جو دشمنی کرے تو ہماری اس پر مدد فرما، ہماری مصیبت دین کی مصیبت نہ بنا اور سب سے بڑا غم دنیا کا غم نہ بنا۔

الٰہی! آخرت چھوڑ کر ساری رغبت دنیا کو نہ بنا۔ الٰہ العالمین! ایسے لوگوں کو ہم پر حاکم نہ بنا جو ہم پر رحم نہ کریں، اے اللہ! ہم کو زیادہ کر کم نہ کر۔ ہماری عزت کو ذلت سے بچا، ہم کو عطا فرما محروم نہ کر، ہم کو دوسروں پر بڑھا کر رکھ، ہم سے راضی ہو جا اور ہم کو راضی فرما۔

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

www.sukkurvi.com

حضور اقدس ﷺ کے روضۂ مبارک پر حاضری کے وقت

سلام کا طریقہ

اس میں روضۂ مبارک پر سلام پیش کرنے کا طریقہ

قدرے تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

www.sukkurvi.com

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علیٰ رسولہٖ الکریم محمد وآلہ واصحابہ اجمعین.

اما بعد!

سرکار دو عالم ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر خود سلام پیش کرنا بڑی فضیلت اور بڑی سعادت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار یہ نعمت عطا فرمائیں۔ آمین

روضۂ مبارک پر حاضری کے وقت مختصر سلام پیش کرنا بلاشبہ درست ہے، رش اور ہجوم میں جبکہ ٹھہرنے کا موقع نہ ہو اسی پر عمل کرنا چاہئے۔ اور اگر ٹھہرنے اور کھڑے ہونا کا موقعہ ہو، کسی کو اذیت وتکلیف نہ ہو اور مفصل درود وسلام پیش کرنے سے ذوق وشوق میں اضافہ ہوتا ہو تو یہ بھی صحیح ہے۔ سلفِ صالحین سے دونوں طریقے منقول ہیں، ذوق وشوق کا تقاضا مفصل سلام پیش کرنے کا ہے، اور مقام کے ادب اور ہیبت کا تقاضا مختصر الفاظ میں سلام پڑھنے کا ہے، (فضائل حج) اس لئے جیسا موقع ہو اس کے مطابق عمل کرلیا جائے۔ ذیل میں صلوٰۃ وسلام کا تفصیلی طریقہ لکھا جارہا ہے۔

www.sukkurvi.com

مواجہہ شریف پر حاضری کے وقت سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

''آپ پر سلامتی ہو اے نبی! اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں (نازل) ہوں۔''

www.sukkurvi.com

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ.

''آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول!''

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ

''آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر!''

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَةَ اللّٰہِ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ

''آپ پر سلامتی ہو اے مخلوق خدا میں خدا کے منتخب کردہ!''

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ.

''آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے محبوب!''

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ وُلْدِ آدَمَ.

''آپ پر سلامتی ہو اے بنی آدم کے سردار!''

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ

لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

''اے اللہ کے رسول! میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

اَشْهَدُ اَنَّکَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَيْرًا.

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغام رسالت پہنچا دیا اور امانت کی ادائیگی کر دی اور امت کو نصیحت کر دی اور فکروں کو دور کر دیا۔ سو اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔''

جَزَاکَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ.

''اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری جانب سے اس سے بہتر بدلہ عطا فرمائیں جو اس نے کسی نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے دیا ہو۔''

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ سَيِّدَنَا عَبْدَکَ وَرَسُوْلَکَ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.

''اے اللہ! تو عطا فرما ہمارے سردار اور اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلہ اور بلند مرتبہ اور ان کو مبعوث فرما مقام محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، بیشک تو اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا۔''

وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ اِنَّکَ سُبْحَانَکَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ.

''اور اُن کو پہنچا اپنے قریبی مقام پر بیشک تو پاک ہے، بڑے فضل والا ہے۔''

www.sukkurvi.com

اور پھر آنحضرت ﷺ کے وسیلہ سے دُعا کرے اور شفاعت چاہے اور یوں کہے:

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْاَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ.

''اے اللہ! کے رسول! میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں اور میں آپ کو وسیلہ بناتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس بارے میں کہ مجھے موت آئے اس حال میں کہ میں مسلمان ہوؤں اور (قائم) ہوؤں آپ کے مذہب اور طریقہ پر۔'' (زبدۃ المناسک)

اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرا سوراخ ہے، اس کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ یَاخَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ سَیِّدَنَا اَبَا بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَ عَنَّا وَ أَرْضَاکَ وَ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا خَیْرًا

اس کے بعد ذرا دائیں ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ یَاأَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَ عَنَّا وَ أَرْضَاکَ وَ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا خَیْرًا

بہت سے علماء نے لکھا ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما پر علیحدہ علیحدہ سلام

www.sukkurvi.com

پڑھنے کے بعد پھر ان دونوں حضرات کے درمیان میں کھڑا ہو یعنی جس جگہ کھڑے ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھا ہے اس سے تقریباً نصف ہاتھ بائیں جانب کو کھڑا ہو تا کہ دونوں سوراخوں کے درمیان میں ہو جائے، اور پھر دونوں پر مشترک سلام پڑھے جس کے الفاظ یہ ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ

''اے اللہ کے رسول ﷺ کے وزیرو! آپکو سلام ہو''

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا صَاحِبَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ

''اے اللہ کے رسول ﷺ کے دو صحابیو! آپکو سلام ہو''

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ

''اے اللہ کے رسول ﷺ کے دو خلفاء! آپکو سلام ہو''

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَ رَفِیْقَیْہِ وَ وَزِیْرَیْہِ، جَزَاکُمَا اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ، جِئْنَاکُمَا نَتَوَسَّلُ بِکُمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لِیَشْفَعَ لَنَا وَ یَدْعُوْ لَنَا رَبَّنَا اَنْ یُّحْیِیَنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَ سُنَّتِہٖ وَ یَحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَ جَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ.

''تم پر سلام اے حضور ﷺ کے پہلو میں لیٹنے والو!

تم پر سلام اے حضور ﷺ کے دونوں ساتھیو!

تم پر سلام اے حضور ﷺ کے دونوں وزیرو!

تمہیں حق تعالیٰ شانہ (ہماری طرف سے) بہترین بدلہ (تمہارے احسانات) کا عطا فرمائیں، ہم تمہارے پاس اس لئے حاضر ہوئے کہ تم سے حضور ﷺ کی بارگاہ میں اس بات کی سفارش چاہتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں

www.sukunvi.com

لئے دعا کریں، بس اسی کو سلام کہتے ہیں، جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں۔

وصلی اللہ علی النبی الکریم محمد و آلہ و أصحابہ أجمعین

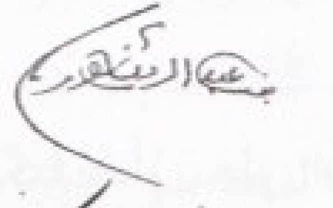

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۲۷/ذیقعدہ ۱۴۳۱ھ

بروز جمعۃ المبارک

www.sukkurvi.com

حج کے بعد

زندگی کیسے گزاریں؟

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ضبط و ترتیب
مولانا محمد قاسم امیر ملتانی
استاذ [illegible] فیصل کالونی کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ!

قال تعالٰی: وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ.

وقال تعالٰی: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ.

وقال تعالٰی: وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اِنَّ الَّذِیْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ.

صدق اللہ العظیم

میرے قابل احترام بزرگو! اللہ جل شانہٗ کا فضل وکرم ہے کہ اس نے ہمیں صحت وعافیت کے ساتھ حج کی سعادت عطا فرمائی اور حرمین شریفین کی حاضری سے مالا مال فرمایا۔

حج سے گذشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں

حج کے بعد ہم سب کو نئی زندگی عطا ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قوی امید ہے کہ حج سے پہلے ہم سے جو کوتاہیاں ہوگئیں ہیں وہ انشاء اللہ بخشی گئیں، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی حج کر کے فارغ ہوتا ہے تو ایک فرشتہ آکر حاجی کی کمر تھپکتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ اس سے پہلے ہوا وہ درگذر ہوا اور اب جو کچھ کروگے وہ لکھا جائے گا۔ اس لئے حج کے بعد یہ ایک نئی زندگی ہے، اس لئے جو کچھ اللہ پاک نے ہم کو دکھایا اور جو کچھ کرنے کی توفیق دی اس کے مطابق

www.sukkurvi.com

گویا کہ ہم بیت اللہ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوگئے اور سرکارِ دوعالم ﷺ کے روضۂ اقدس کو دیکھ کر حضور کی زیارت سے مالا مال ہوگئے۔

زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے

اللہ جل شانہ کے گھر کو اور حضور ﷺ کے روضۂ اقدس ﷺ کو دیکھ کر یہ بات سمجھ آجانی چاہیے کہ اس دنیا میں ہماری زندگی کا بنیادی مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے اور ان کی محبت کو دل میں اس قدر پیدا کرنا ہے کہ ان کے ماسوا کی محبتیں مغلوب ہوجائیں اور ان کی محبت غالب آجائے، اللہ تعالیٰ کی سچی محبت اور اس کی زیارت کا طالب ہونا ہماری زندگی کا بنیادی مقصد ہے، جیسے ہمارے حضرتؒ نے ان اشعار میں بیان کیا ہے۔

تیرے دیکھنے کی جو آس ہے یہی زندگی کی اساس ہے
میں ہزار تجھ سے بعید ہوں یہ عجب کہ تو میرے پاس ہے
تیری ذات پاک ہے لازوال تیری سب صفات ہیں بے مثال
تو برونِ وہم و خیال ہے تو ورائے عقل و قیاس ہے
کسی انجمن میں قرارِ دل نہ کسی چمن میں بہارِ دل
کہوں کس سے حالتِ زارِ دل کہ یہ ہر جگہ میں اداس ہے
تیرا کچھ پتہ بھی جو پاگیا وہ تمام جہاں پہ چھاگیا
اسے اب کسی سے امید ہے نہ کسی سے خوف و ہراس ہے

بہرحال! اللہ جل شانہ کی زیارت ایک درجے میں ہمیں نصیب ہوگئی کہ گھر کا دیکھنا، گھر والے کو دیکھنا ہے، حقیقی زیارت انشاء اللہ تعالیٰ آخرت میں ہوگی۔

www.sukkurvi.com

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے اور جنت میں جانے کے لئے اب ہمیں اس نئی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق گزارنا ہے اور اپنے دل میں یہ تہیہ کرنا ہے کہ ہم اپنی زندگی عین شریعت کے مطابق گزاریں گے، اور حج کے بعد ہر آدمی اس بات کو واضح طور پر محسوس کرتا ہے کہ حرمین شریفین کی حاضری میں رات دن کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے، یعنی حرمین شریفین میں دنیا کے سارے کام ہوتے ہیں مگر وہ سب تابع ہوتے ہیں، اصل چیز وہاں پر حرمین شریفین کی حاضری، نمازوں کی باجماعت وقت پر ادائیگی کا اہتمام، اور ارکانِ حج کی ادائیگی ہوتی ہے اور اس کا پہلے سے ذہنوں میں پورا نظام الاوقات ہوتا ہے اور باقی سارے کام ضمنی ہوتے ہیں، ہم وہاں اس لئے نہیں جاتے کہ وہاں جا کر کھائیں گے، پئیں گے یا فلاں فلاں سے ملاقات کریں گے، یہ سب تو یہاں کے کام ہیں، وہاں کے تو کام ہی سارے دوسرے ہو جاتے ہیں۔

حج سے ملنے والا درس

وہ سبق جو ہمیں وہاں سے ملتا ہے کہ ہم نے وہاں پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اصل بنایا اور باقی دنیا کے کاموں کو تابع بنایا، بس یہی کام یہاں پر بھی کرنا ہے۔ جس نے ایسا کر لیا، اس نے صحیح معنی میں حج کر لیا اور جو سبق حج سے لینا چاہیے وہ اس نے لے لیا لیکن خدانخواستہ اگر کوئی یہ سبق نہ سیکھ سکا تو حج تو اس کا ادا ہو گیا لیکن حج کی جو روح تھی وہ اس کو حاصل نہ ہوئی، اور آپ جانتے ہیں کہ روح اصل ہوتی ہے اور حج کی روح یہ ہے کہ ہمارے اندر جذبۂ اطاعت پیدا ہو جائے اور شریعت

www.sukkurvi.com

کے مطابق زندگی گزارنے کا عہد پختہ ہو جائے کہ اب جو باقی زندگی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

اس سلسلے میں ہمیں چند باتوں کا اہتمام کرنا ہوگا، اگر ہم ان کی پابندی کریں گے تو انشاء اللہ حج کی روح پائیں گے اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا جوہر ہے جو ہر رکن میں ہے چاہے نماز ہو، روزہ ہو، زکوٰۃ ہو، یا دیگر فرائض وواجبات ہوں، وہ انشاء اللہ تعالیٰ حاصل ہوگا۔

پہلی بات یہ ہے کہ جو فرائض ہم پر لاگوں ہیں ان کو بلا تاخیر وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کریں۔

عبادات میں سب سے اہم فریضہ

ان فرائض میں سب سے اہم فریضہ نماز ہے جو ہر مسلمان عاقل، بالغ پر مرتے دم تک فرض ہے اور مردوں کے لئے ہر فرض نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے الّا یہ کہ کوئی شرعی عذر ہو، خواتین کو گھر میں پانچوں نمازیں اپنے وقت پر ادا کرنا فرض ہیں، یہ ایسا فریضہ ہے جو دن رات میں پانچ مرتبہ لازم ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم چاہے تاجر ہوں، ڈاکٹر ہوں، انجینئر ہوں یا کچھ بھی ہوں، نماز اپنے وقت پر پڑھنا بہر حال ضروری ہے اور قضاء کرنے سے بچنا لازمی ہے، بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ دن کی نماز پڑھ لیتے ہیں لیکن اکثر ان کی فجر کی نماز قضاء ہو جاتی ہے، اسی طرح بعض لوگ شام کی وہ نمازیں جو دورانِ تجارت آتی ہیں، قضاء کر دیتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ نماز بہت ضروری ہے تو وہ جواباً کہتے ہیں کہ "حلال کمانا بھی ضروری ہے"، یہ جواب بالکل غلط ہے، یاد رکھیں تجارت وملازمت اپنی جگہ ضروری ہے لیکن اس کا درجہ نماز سے کم ہے، سرکار دو عالم ﷺ

www.sukkurvi.com

نے فرمایا ہے کہ:

طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ. (السنن الكبرى للبيهقي)

ترجمہ

''حلال کمائی کوطلب کرنا فرض کے بعد فرض ہے''

حلال کمانا نماز کے فریضے کے بعد ایک فریضہ ہے، نماز پہلے ہے، کمانا ثانوی درجے میں ہے، لہٰذا تجارت و ملازمت بعد میں ہوگی اور دنیا کے سارے کام بعد میں ہوں گے، نماز سب سے پہلے ضروری ہے۔

سب سے زیادہ نماز کی اہمیت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کون حضور ﷺ کی تابعداری اور آپ کی سنتوں کو زندہ کرنے والا ہوگا، انہوں نے دنیا کے آدھے سے زیادہ حصے پر حکومت کی اور بڑی شان سے کی۔ انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں مختلف صوبوں کے تمام گورنروں کو ایک فرمان بھیجا تھا اس کے الفاظ یہ تھے۔

إِنَّ أَهَمَّ أَمْرِكُم عِندِي الصَّلَاةُ فَمَن حَفِظَهَا وَحَافَظَ
عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ

ترجمہ

''میرے نزدیک تمہارے تمام امور میں سب سے اہم چیز نماز ہے، جو شخص تمام آداب کی رعایت کے ساتھ پابندی سے وقت پر نماز ادا کرے گا اس کا دین محفوظ رہے گا، اور جو شخص نماز کو ضائع کردے گا وہ باقی کاموں کو زیادہ ضائع کرے گا۔ (مؤطا مالک)

یعنی تم جو فرائض حکومت اور عوام الناس کی خدمت کرتے ہو، ان تمام

www.sukurvi.com

کاموں میں میرے نزدیک سب سے اہم کام نماز کی بروقت ادائیگی ہے، جو نماز کو اپنے وقت پر ٹھیک طریقے سے ادا کرے گا، وہ بقیہ تمام فرائض و واجبات کو بھی احسن طریقے سے انجام دے گا۔

فَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ.

اور جو نماز کو ضائع کرے گا، نماز کو ضائع کرنے میں جماعت کو چھوڑنا بھی داخل ہے، نماز قضاء کرنا اور تعدیل ارکان کے بغیر لشٹم پشٹم پڑھنا بھی ضائع کرنا ہے، تو فرمایا: وہ دیگر کاموں کو اس سے زیادہ برباد کرنے والا ہوگا، چاہے وہ حکومت کا کام ہو یا ملازمت کا، وہ برباد کرے گا۔

نماز کے بارے میں کچھ غفلتیں

لہٰذا ہر حال میں نماز کو اس کے وقت پر باجماعت ادا کرنے کی عادت ڈالیں، البتہ جہاں شرعی عذر ہو تو وہاں گنجائش ہے، مگر ایسی گنجائش نہیں کہ نماز ہی چھوڑ دو، نماز چھوڑنے کی گنجائش نہیں مثلاً اچھے خاصے حاجی اور پکے نمازی جب سفر میں جاتے ہیں تو نماز قضاء کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سفر ہے بعد میں قضاء کرلیں گے مگر سفر میں کھانا نہیں چھوڑتے، باقی دنیا کے سارے کام کرلیں گے مگر نماز نہیں پڑھتے، کچھ ایسے نمازی ہوتے ہیں جو سفر میں نماز تو نہیں چھوڑتے مگر بلا عذر ٹرین میں سیٹ پر بیٹھ کر اور قبلہ کی طرف پشت کر کے نماز پڑھ لیتے ہیں، ایسے لوگوں کو اس سے بچنا چاہیے، سفر کے اندر شریعت نے بس اتنی گنجائش دی ہے کہ چار رکعت نماز میں دو رکعت پڑھ لو اور سنتوں اور نفلوں کو آسانی کے ساتھ دوسروں کو تکلیف دیئے بغیر پڑھ سکتے ہو، پڑھ لو، مگر یہ نہیں کہ دو رکعت بھی نہ پڑھو، لہٰذا ضروری ہے کہ سب سے پہلے ہم اپنے ذہن میں یہ تہیہ کرلیں کہ آئندہ ہماری

کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، سفر میں ہوں یا حضر میں ساری دنیا کے کام چھوڑ کر نماز وقت پر ادا کرنے کے پابند بنیں گے اور اپنے ماتحتوں کو بھی اس کی تلقین کریں۔

زکوٰۃ میں پائی پائی کا حساب ضروری ہے

جب رمضان شریف کے روزے آجائیں تو انہیں ٹھیک طریقے سے ادا کرنے کا اہتمام کریں، زکوٰۃ فرض ہو جائے، تو پائی پائی کا حساب کر کے زکوٰۃ ادا کرنے کا اہتمام کریں، زکوٰۃ کے اندر آج کل دو باتوں کا خیال بہت ضروری ہے، ایک یہ کہ زکوٰۃ مکمل طور پر صحیح حساب کر کے دیں، ویسے ہی اندازے سے نہیں دینی چاہیے، کوشش کریں کہ جس تاریخ کو زکوٰۃ کا سال مکمل ہوتا ہے، اسی تاریخ کو اپنے سارے اموال کا حساب کر کے زکوٰۃ ادا کریں۔

زکوٰۃ مستحق تک پہنچانا ضروری ہے

دوسری بات ادا سے متعلق ہے، آج کل ہمارے معاشرے میں زکوٰۃ کے مستحق لوگ کم ہیں اور ضرورتمند زیادہ ہیں، اور اکثر ضرورتمند غیر مستحق ہوتے ہیں اور ہم ان ضرورتمند لوگوں کو ہی زکوٰۃ دے دیتے ہیں، زکوٰۃ کے مستحق تلاش کر کے ان تک زکوٰۃ پہنچانے کی کوشش نہیں کرتے، نتیجہ یہ کہ بہت سے لوگوں کی زکوٰۃ ضرورتمندوں تک پہنچ جاتی ہے، مستحق لوگوں تک نہیں پہنچتی، اس وجہ سے وہ ادا نہیں ہوتی جس طرح نماز وقت سے پہلے پڑھنے سے ادا نہیں ہوتی اور اس طرح زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا وبال اس شخص کی گردن پر رہتا ہے۔

فرائض کی کمی نوافل سے پوری ہوگی

فرائض کے ساتھ ساتھ ہمیں کچھ نوافل کا بھی پابند ہونا چاہیے، اس لئے کہ

www.sukkurvi.com

نفل اگر چہ نفل ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کرو تو ثواب، نہ کرو تو کوئی گناہ نہیں، لیکن جتنے بھی نوافل ہیں چاہے وہ نماز میں ہوں، چاہے وہ روزے میں ہوں یا چاہے وہ نفلی صدقات اور نفلی حج وعمرہ ہوں، ان سب کو اللہ تعالیٰ نے فرائض کی تکمیل کا ذریعہ بنایا ہے، ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا اور اس کے فرائض وواجبات ناقص ہوں گے اور اس قابل نہ ہوں گے کہ انہیں قبول کیا جائے، تو اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائیں گے کہ اس کے نامۂ اعمال میں دیکھو کیا اس کے پاس نوافل کا کچھ ذخیرہ بھی ہے یا نہیں، اگر ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ان نفلی نمازوں، روزوں، نفلی صدقات اور حج وغیرہ کے ذریعے اس کے فرائض میں جو کمی رہ گئی ہے اس کو پورا کرو، اس طرح ان فرائض کی کمی کی کوتاہی دور کر کے ان کو قبول کر لیا جائے گا، تو نوافل اس قدر اہم ہیں۔ (فضائل اعمال) اب میں کچھ مشہور نوافل بتا دیتا ہوں، یاد دہانی ہو جائے گی۔

اشراق، چاشت، سنن اور نوافل

سورج نکلنے کے کم از کم دس منٹ کے بعد نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے اور پندرہ یا بیس منٹ کے بعد نماز پڑھنا بہتر ہوتا ہے، لیکن اگر انتظار کرنا مشکل ہو تو دس منٹ کے بعد ہی دو رکعت نماز اشراق کی پڑھ لیں، بہتر چار رکعت ہیں اور پھر اسی وقت دو رکعت نماز چاشت کی پڑھ لیں، اگر چہ چاشت کی نماز کا بہتر وقت اشراق کے آدھے گھنٹے بعد شروع ہوتا ہے لیکن بہتر وقت کی وجہ سے ترک کر دینا مناسب نہیں، ہاں اگر کسی کو وقت ملے تو وہ اشراق کی نماز کے آدھے گھنٹے بعد سے زوال سے پہلے پہلے تک پڑھ لے، اسی طرح روزانہ کم از کم دو رکعت نماز اشراق اور دو رکعت چاشت کی نماز پڑھ لیا کریں۔

www.sukkurvi.com

زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت ''سنن زوال'' ہیں اور کم سے کم دو بھی پڑھ سکتے ہیں، یہ سرورِ دو عالم ﷺ پڑھا کرتے تھے، اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ زوال کے بعد آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ اس وقت چار رکعت پڑھوں تاکہ میرا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہو، حضور ﷺ کی اتباع میں یہ چار رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔

نمازِ اوّابین کی فضیلت

اس کے بعد اوابین کی نماز ہے، عام طور پر مغرب کی دو سنتوں کے بعد دو نفل تو سب ہی پڑھتے ہیں، چار رکعتیں اور پڑھ لیں، یہ چھ رکعتیں اوابین کی ہو جائیں گی اور اوابین پڑھنے والے کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اس کی زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں ہیں۔

صلوٰۃ اللیل کی چار رکعت

اس کے بعد عشاء کی نماز ہے اس میں دو سنتوں کے بعد دو نفل سب پڑھتے ہیں، دو نفل اور پڑھ لیں تو صلوٰۃ اللیل کی نماز ہو جائے گی، اور صلوٰۃ اللیل کا مطلب ہے ''رات کی نماز'' اور یہ تہجد کے قائم مقام ہے، تہجد کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے لے کر صبح صادق تک ہے لیکن تہجد کا افضل وقت رات کا آخری تہائی حصہ ہے، اس وقت اگر اٹھ سکیں تو بہت اچھا ہے، ورنہ عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنا بہت آسان ہے۔

صلوٰۃ اللیل کا ثواب شبِ قدر کے برابر ہے

ان چار رکعت کو پڑھنے کی یہ فضیلت بھی ہے کہ ان کے پڑھنے والے کو

www.sukkurvi.com

از روئے حدیث شبِ قدر کے برابر ثواب ملتا ہے، کہاں چار رکعت اور کہاں شبِ قدر کا ثواب! ہے کوئی مناسبت؟ درحقیقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نوازنا چاہتے ہیں اس لئے اپنی رحمت کے در کھول رکھے ہیں۔

نوافل اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ذریعہ ہیں

اس کے علاوہ نوافل میں تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد، صلوٰۃ التوبہ اور صلوٰۃ الشکر بھی ہیں، انہیں بھی اپنے مواقع پر ادا کرنا چاہئے، غرض یہ ہے کہ نفل نمازوں کا بھی ہم معمول بنائیں۔ ہمارے اکابر فرماتے ہیں، فرائض ادا کرنا ضابطے کی بات ہے۔ (یعنی ضروری ہے) اور نوافل پڑھنا یہ رابطے کی بات ہے (یعنی محبت کا تقاضہ ہے) فرائض تو کرتے ہی ہیں ورنہ مار پڑے گی اور نوافل جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہوگی وہ پڑھے گا۔ ایک شعر یاد آ گیا ؂

اک ھوک سی دل میں اٹھتی ہے، اک درد سا دل میں ہوتا ہے
میں رات کو اُٹھ کر روتا ہوں جب سارا عالم سوتا ہے

قرآن کریم سے تعلق جوڑنا چاہئے

چوتھا کام یہ ہے ہم میں سے ہر ایک کا یہ معمول ہونا چاہئے کہ وہ قرآن شریف کی تلاوت کرے، جس گھر کے اندر قرآن کی تلاوت ہوتی ہو وہ آباد گھر کے مشابہ ہوتا ہے اور جس کا سینہ قرآن شریف سے خالی ہوتا ہے وہ ویران گھر کے مشابہ ہوتا ہے تو جب ہم نے اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کرلی تو اب اس کی کتاب کو سینے میں رکھنا چاہئے، زبان سے اس کی تلاوت کرنی چاہیے، آنکھوں سے اس کو دیکھنا چاہیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ جب قرآن شریف کی تلاوت کرتے تو پہلے اس کو آنکھوں سے لگاتے، چومتے اور فرماتے:

www.sukkurvi.com

هٰذَا مَنْشُوْرُ رَبِّیْ، هٰذَا مَنْشُوْرُ رَبِّیْ.

ترجمہ

''یہ میرے رب کا منشور ہے۔''

اس لئے اس سے جو ہم نے تعلق توڑا ہوا ہے اب اس کو جوڑنا چاہیے، اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ پڑھنے کا معمول بنالیں۔

اس کے ساتھ ایک منزل مناجات مقبول کی ہونی چاہیے، مناجات مقبول سرورِ دو عالم ﷺ کی مانگی ہوئی دعاؤں کا مجموعہ ہے، اگر آپ ان کو پڑھ کر دیکھیں تو یقین آجائے گا کہ ان سے بڑھ کر کوئی مانگ نہیں سکتا، آنحضرت ﷺ نے ایسی ایسی دعائیں مانگی ہیں جو ہماری عین ضرورت ہیں، لہٰذا ایک منزل روزانہ مانگ لینی چاہیے۔

اسی طرح مخصوص سورتیں ہیں فجر کی نماز کے بعد سورۂ یٰسٓ، مغرب کے بعد سورۂ واقعہ، ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور فجر کے بعد کم از کم بارہ مرتبہ مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے سورۂ اخلاص پڑھ لینی چاہیے، اس میں اپنا بھی فائدہ ہے اور مرحومین کا بھی۔

اسی طرح مسنون تسبیحات ہیں، ان کا ثواب بہت زیادہ ہے اور ان کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ تسبیحات پڑھنے سے دل کے اندر ایک سکون پیدا ہوتا ہے اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. (الرعد:۲۸)

ترجمہ

''سن لو! اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔''

www.sukkurvi.com

ذکراللہ سے پریشانی کم ہوجاتی ہے

اللہ تعالیٰ نے ذکراللہ میں ایسی تاثیر رکھی ہے کہ اس کے کرنے سے آدمی کا دل مضبوط ہوتا ہے، ایسی پریشانی نہیں ہوتی جو ذکر نہ کرنے والے کو ہوتی ہے، صرف طبعی پریشانی ہوتی ہے، عقلی پریشانی نہیں ہوتی، اور جو ذکراللہ سے محروم ہے اس کو عقلی اور طبعی دونوں قسم کی پریشانی ہوتی ہے، اب یہ ہو نہیں سکتا کہ دنیا سے مصیبتیں اور بیماریاں ختم ہوجائیں، لہٰذا ذکراللہ کی عادت ڈالنی چاہیے، اس کے لئے مشہور تسبیحات یہ ہیں روزانہ ایک تسبیح استغفار کی پڑھے اور یہ سوچے کہ یا اللہ! جتنے گناہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں، میں ان سب کی معافی مانگتا ہوں، اس کے بعد پھر درود شریف پڑھے اور یہ سوچے کہ یا اللہ میں حضور ﷺ کا ایک ادنیٰ امتی ہوں اور یہ درود شریف کا تحفہ ان کی خدمت میں بھیجتا ہوں، آپ اس کو حضور ﷺ کے لائق بنا کر ان کو بھیج دیجئے اور ان کو مجھ سے راضی فرما دیجئے اور یہ سوچ کر ایک تسبیح درود شریف کی پڑھ لیں نماز والا درود شریف بہتر ہے ورنہ کوئی سا بھی پڑھ لیں، ناچیز کا ایک رسالہ ''درود وسلام کا حسین مجموعہ'' کے نام سے ہے، اس میں پیارے پیارے اور بڑے اجر وثواب والے درود شریف لکھے ہوئے ہیں، ان میں سے کوئی سا پڑھ لیں، پھر ایک تسبیح تیسرے کلمے کی پڑھ لیں، حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلیٰ العظیم.

اللہ پاک نے اپنے خزانہ غیب سے یہ کلمہ عطا فرمایا ہے جس میں ننانوے پریشانیوں کا حل ہے، سب سے ادنیٰ یہ ہے کہ آدمی بعض دفعہ پریشان ہوتا ہے اور اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی، اس کلمے میں اس بات کا حل ہے، اس کے بعد

www.sukkurvi.com

ایک تسبیح سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم کی پڑھ لیں، یہ وہ کلمہ ہے کہ زمین و آسمان میں ہر مخلوق کو اس کی برکت سے روزی ملتی ہے، لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے کرنا ہے، دنیا اس کی مخلوق اور اس کے حکم کے تابع ہے وہ خود بخود آجائے گی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اُمتِ محمدیہ ﷺ کو وصیت

یاد رکھیں! یہ جنت کے آباد کرنے کے نسخے ہیں، معراج کے موقع پر جب نبی کریم ﷺ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ ﷺ کی امت کو یہ پیغام بھجوایا کہ جنت چٹیل میدان ہے، یہاں آنے سے پہلے اپنے گھر کو آباد کر کے آئیں، حضور نے پوچھا کہ جنت کس چیز سے آباد ہوتی ہے تو کہا کہ جنت اللہ کے ذکر سے آباد ہوتی ہے، خود سرور عالم ﷺ نے مشاہدہ بھی فرمایا کہ شبِ معراج میں آپ نے جنت میں ایک جگہ دیکھا کہ ملائکہ جنت کے محلات کی دیواریں چن رہے ہیں اور ایک اینٹ سونے کی لگاتے ہیں، ایک چاندی کی لگاتے ہیں، مشک و عنبر کا مسالہ لگا رہے ہیں، آپ دیکھتے رہے تعمیر کو، تھوڑی دیر بعد فرشتے ایک دم کام چھوڑ کر بیٹھ گئے آپ نے پوچھا تم نے کیوں کام چھوڑ دیا، عرض کیا حضور! ہم اجرت پر کام کرتے ہیں، اجرت ملتی ہے کام چلتا ہے، اجرت بند، کام بھی بند، جب تک فلاں شخص کی زبان ذکر کر رہی تھی ہم محل تعمیر کرتے رہے، اس نے اللہ کا ذکر چھوڑا تو ہم نے کام چھوڑ دیا، اب جب وہ ذکر شروع کرے گا تو ہم بھی کام شروع کر دیں گے، لہٰذا یہاں پر جو ہم ذکر اللہ کر رہے ہیں، یہ فرشتوں کی مزدوری ہے، سرورِ دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص دس مرتبہ قل ھو اللہ

www.sukkurvi.com

شریف پڑھ لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتے ہیں، کتنا سستا ہے وہ محل، تو حضرت عمر ﷜ نے عرض کیا حضور! اس طرح تو ہم بہت سارے محل بنالیں آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر دینے پر قادر ہے، تم پڑھتے پڑھتے تھک سکتے ہو، وہ دینے سے نہیں تھکتے ان کی عطا لامحدود ہے۔

دین کے پانچ شعبہ جات

پانچویں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا شریعت کے مطابق زندگی گزارنے پر موقوف ہے، شریعت ایک جامع نظام حیات ہے، جس کا متن قرآن پاک ہے، اس کی شرح حدیث شریف ہے اس کی وضاحت فقہ ہے جو اس نظام پر چلے گا وہ صراط مستقیم پر ہوگا اور سیدھا جنت میں جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوگا، شریعت پر چلنے کے لئے ہمارا عزم ہونا چاہیے کہ ہماری زندگی بالکل شریعت کے مطابق گزرے گی اور اس میں دین کے پانچوں شعبے آجاتے ہیں، پہلا شعبہ عقائد ہے جس کے اندر ایمانیات کا بیان ہے، دوسرا عبادات، تیسرا معاشرت، چوتھا معاملات اور پانچواں شعبہ اخلاقیات کا ہے۔ یہ پانچ شعبے دین کے بنیادی شعبے ہیں، پانچوں شعبوں میں فرائض و واجبات بھی ہیں اور سنن و مستحبات بھی، حرام و ناجائز بھی ہیں اور مکروہ و ناپسندیدہ بھی، ان پانچوں شعبوں کا تعلق ہماری بچپن سے لے کر موت تک کی زندگی سے ہے، لہٰذا ان پر چلنا بھی ہماری ذمہ داری ہے، اب ہمارے پاس علم تو ہے نہیں کہ ہم ان سب باتوں کو جان لیں۔

علماءِ حق سے وابستہ رہنا چاہیے

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو علمائے حق سے وابستہ رکھیں،

www.sukkurvi.com

جیسے دنیاوی معاملات کو انجام دینے کے لئے ہر شعبے کے ماہر سے رابطہ کیا جاتا ہے، اسی طرح اپنے آپ کو شریعت کے مطابق چلانے کے لئے شریعت کے ماہرین سے وابستہ رہیں اور علمائے حق میں بھی وہ علماء جو اہل فتویٰ ہوں یعنی فتویٰ دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور ہمارے زمانے کے علماء ان پر اعتماد کرتے ہوں، ان سے رابطہ رکھیں اور سب سے پہلے ان کے پاس جاکر اپنے عقائد کی اصلاح کروائیں، کیونکہ عقائد کی مثال سنگ بنیاد کی سی ہے، عقائد صحیح ہوں گے تو دین کی عمارت بھی صحیح ہوگی۔ اس کے بعد عبادات میں جو کمی کوتاہی ہے اس کو دور کریں اس کے بعد معاملات کا نمبر آتا ہے، سب سے زیادہ ہماری گڑبڑ معاملات اور معاشرت کے اندر ہے اکثر معاملات ناجائز اور خلاف شرع ہیں اور ہمیں پتہ بھی نہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اپنی اس غلطی کا احساس بھی نہیں ہے۔ ایک شعر ہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

احساس ہی نہیں کہ کتنا بڑا نقصان کر رہے ہیں، لہٰذا سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم اپنا پورا معاملہ ان کو بتائیں کہ اس طرح ہم گھر پر رہتے ہیں اور اس طرح رشتہ داروں سے تعلقات ہیں اور پھر جس کو وہ شریعت کے مطابق صحیح کہیں، اس پر عمل کریں اور جس کو غلط کہیں اس سے بچیں، ایسے ہی اپنے کمانے کے ذرائع جو ہم نے اختیار کئے ہوئے ہیں وہ حلال بھی ہوسکتے ہیں اور حرام بھی ہوسکتے ہیں وہ جاکر ہم ان کو بتائیں، ساری دینداری کا پتہ معاملات میں چلتا ہے جو معاملات میں متقی ہے واللہ وہ حقیقت میں متقی ہے اور جو معاملات میں متقی نہیں ہے وہ نام

کا متقی ہے، بعض لوگ بڑے تہجد گذار، ہر سال حج کرنے والے لیکن معاملات میں اتنے خراب ہوتے ہیں کہ الامان والحفیظ، سود لینے سے نہیں بچتے، حرام خوری اور دیگر ناجائز معاملات میں اپنے آپ کو وہ بالکل مبرا سمجھتے ہیں ان کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ دین صرف عبادت کرنے کا نام ہے، باقی جو چاہے کرو، یہ بالکل غلط ہے۔ لہٰذا سب سے زیادہ توجہ اپنے معاملات کی درستگی کی طرف ہونی چاہیے۔

حلال طریقے سے روزی کمانا فرض ہے

اللہ تعالیٰ نے روزی کمانے کے بے شمار طریقے پیدا فرمائے ہیں، ان میں حلال بھی ہیں اور حرام طریقے بھی ہیں، لیکن حلال طریقے سے روزی کمانا فرض ہے اور حرام ذریعے سے روزی حاصل کرنے سے بچنا واجب ہے، اسی طرح معاملات کے ذیل میں چھٹی بات یہ ہے کہ تا زندگی حرام سے بچنے کا اہتمام کریں اور حلال کھانے کا عزم کریں، حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر کسی آدمی کے حلق سے ایک حرام کا لقمہ اتر جائے تو چالیس دن تک اس کی نہ دعا قبول ہوتی ہے نہ فرض عبادت اور نہ نفل عبادت، فرض عبادت کرنے سے فرض تو سر سے اتر جائے گا لیکن قبولیت نہیں ہوگی، حدیث شریف میں تین آدمیوں کی دعا کی قبولیت یقین کے ساتھ بتلائی گئی ہے، ایک والد کی دعا اولاد کے حق میں، دوسری مسافر کی دعا، اور تیسری مظلوم کی دعا، مظلوم کی بددعا ظالم کے حق میں نقد قبول ہوتی ہے لیکن مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی طویل سفر کرتا ہے، اس کے بال بکھر جاتے ہیں، کپڑے غبار آلود ہو جاتے ہیں اور اس پراگندگی کی حالت میں وہ

www.sukkurvi.com

گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ یا اللہ! میری مصیبتوں کو دور فرما دے اور اس کی حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا، پینا اور پہننا سب حرام ہے۔ تو

فَاَنّٰی یستجاب لہ. او کما قال

ترجمہ

''تو اس کی دعا کہاں قبول ہو سکتی ہے؟''

دیکھئے! حرام کھانے کا کتنا بڑا نقصان ہے اور حلال کھانے کا کتنا بڑا فائدہ ہے کہ ایک تو فرض ادا ہوا اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوئی۔

رزقِ حلال کی برکت کا ایک واقعہ

اس پر ایک عجیب قصہ یاد آیا کہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ جو چار بڑے ائمہ میں سے ہیں اور حضرت امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں جب فارغ ہوئے تو اپنے علاقے میں جا کر دین کی خدمت میں مشغول ہو گئے اور حضرت امام شافعیؒ کی زندگی میں ہی امامِ وقت بنے، ایک مرتبہ انہوں نے حضرت امام شافعیؒ سے ملنے کا ارادہ فرمایا اور اس کی حضرت کو اطلاع دی، حضرت امام شافعیؒ نے ان کا بڑا زبردست استقبال فرمایا اور شہر کے امراء اور علماء وصلحاء کو لے کر شہر سے باہر تشریف لے گئے، اور ان کو بڑے اعزاز سے گھر پر لائے اور گھر والوں کو بھی بتا دیا کہ ہیں تو میرے شاگرد مگر اب وہ بھی وقت کے بڑے امام ہیں، لہٰذا گھر والوں کو بھی خدمت کا شوق ہوا اور ان کے آرام کے لئے ایک کمرہ مخصوص کر دیا، حضرت امام شافعیؒ نے ان کے کھانے کے لئے ایک شاندار دعوت کا اہتمام فرمایا، امام احمد بن حنبلؒ جب دسترخوان پر بیٹھے تو باقی لوگ کھانا کھا کر اٹھ گئے مگر وہ نہ اٹھے اور اس زمانے میں علماء وصلحاء کم کھانے کے عادی ہوتے تھے اور

www.sukkur.com

حد سے زیادہ کھانا آج بھی معیوب سمجھا جاتا ہے، مگر حضرت امام احمدؒ نے غیر معمولی کھانا کھایا، یہ بات لوگوں کو بہت چبھی، انہوں نے سوچا کہ چلو لمبے سفر سے واپس آئیں ہیں، زیادہ بھوک لگی ہوگی لیکن گھر میں جا کر معاملہ اور گڑبڑ ہوگیا کہ گھر والوں نے ان کے تہجد کے واسطے وضو کا پانی اور مسواک رکھ دی لیکن صبح جب کمرے میں جا کر دیکھا تو لوٹا جوں کا توں رکھا ہے اور مسواک استعمال ہی نہیں ہوئی تو ان کا شبہ قوی ہوگیا کہ جب زیادہ کھایا تو نیند بھی زیادہ آئی ہوگی، یہ کھانے اور سونے کے امام ہیں یا شریعت کے امام ہیں، جب حضرت امام شافعیؒ کو گھر والوں کی زبانی یہ بات معلوم ہوئی کہ ساری رات سوتے رہے اور تہجد بھی نہیں پڑھی اور اس زمانے میں تہجد پڑھنا اللہ والوں کی نشانی سمجھی جاتی تھی، اب حضرت امام شافعیؒ کو بھی فکر ہوئی، چنانچہ انہوں نے حضرت امام احمدؒ کو تنہائی میں بلایا اور ان کے سامنے یہ باتیں رکھیں اور فرمایا کہ آپ کی یہ باتیں بڑی کھٹک رہی ہیں تو حضرت امام احمدؒ نے جواب میں کہا کہ حضرت بات دراصل یہ ہے کہ جب میں آپ کے دسترخوان پر بیٹھا تو میں نے دیکھا کہ آسمان سے انوارات کی موسلا دھار بارش ہورہی ہے، لہٰذا میں نے سوچا کہ اس سے زیادہ بابرکت کھانا شاید ہی کہیں اور ملے لہٰذا کسی کی پرواہ کئے بغیر جتنا ہو سکے کھالینا چاہیے، لہٰذا مجھ سے جتنا ہوسکا میں نے کھایا اور پھر اس کا اثر یہ ہوا کہ کھانے نے اندر جاتے ہی اپنا اثر دکھانا شروع کردیا اور ایک دم میرا سینہ کھل گیا اور میرے دل سے گناہوں کے جذبات کافور ہوگئے اور ساری رات اللہ پاک نے مجھ کو اپنی یاد میں گذارنے کی توفیق عطا فرمائی اور وہ اس طرح کہ جیسے ہی میں بستر پر لیٹا تو قرآن شریف کی ایک آیت میرے ذہن میں آگئی اور میں صبح صادق تک اس ایک آیت سے

www.sukkurvi.com

مسائل مستنبط کرنے میں مشغول رہا اور ایک رات میں میں نے آپ کے کھانے کی برکت سے قرآن کریم کی ایک آیت سے تین سو مسائل مستنبط کئے اور جو عشاء کا وضو تھا اسی سے فجر کی نماز ادا کی اور دوبارہ وضو کرنے کی حاجت ہی نہ ہوئی تب حضرت امام شافعیؒ نے گھر والوں کو بتایا کہ تم کیا بدگمانی کر رہے تھے اور ان کی کیا شان ہے۔

اس لئے معاملات کی صفائی کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ حلال کمائی حاصل کی جائے اور حلال کمانے کا اہتمام کیا جائے۔

رزق حلال کے بے شمار فوائد

جس طرح اللہ کے ذکر سے اطمینان پیدا ہوتا ہے اسی طرح حلال کھانے سے نیک جذبات پیدا ہوتے ہیں اور حرام کھانے سے گناہوں کی سوچ پیدا ہوتی ہے، برائیوں کی طرف دل مائل ہوتا ہے اور ہماری موجودہ کیفیت کچھ اسی طرح کی ہے، لہٰذا اپنے معاملات کی فکر کرنی چاہئے اور حلال کھانے کا اہتمام کرنا چاہئے اس کے بعد دیکھیں کہ دل میں کیسا سکون پیدا ہوتا ہے۔

مزید ایک بات یہ بھی عرض کرنی ہے کہ جو باتیں میں نے عرض کی ہیں وہ ہماری زندگی میں کیسے آئیں؟ اس کے لئے بھی دو باتیں ضروری ہیں۔

نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں

ایک بات تو یہ ہے کہ ہمارے شہر میں جو اللہ کے نیک بندے ہیں ان کی صحبت اختیار کریں، اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد بار دیا ہے، سارے قرآن کا خلاصہ سورۂ فاتحہ ہے اور سورۂ فاتحہ کا خلاصہ

www.sukkurvi.com

اھدنا الصراط المستقیم.

ترجمہ

''یااللہ! ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔''

اور

صراط الذین انعمت علیھم.

ترجمہ

''ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا۔''

جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا انعام نازل ہوا وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں، اگر صراط مستقیم چاہتے ہو تو ان کی صحبت اختیار کرو اس کے ساتھ پرہیز بھی بتایا۔

غیر المغضوب علیھم ولا الضالین.

ترجمہ

''نہ ان لوگوں کا راستہ جو گمراہ ہوئے اور ان پر تیرا غضب نازل ہوا۔''

اس سے مراد یہود ونصاریٰ ہیں اور انہی کے ضمن میں سارے فساق وفجار بھی آجاتے ہیں، لہٰذا ان سے بچو اور انبیاء وصدیقین شہداء وصالحین کی صحبت میں رہو، صراط مستقیم تمہیں حاصل ہو جائے گا، ایک جگہ پر فرمایا:

''تقویٰ اختیار کرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

تقویٰ کہتے دین پر چلنے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا تو جیسے علم اہل علم کی صحبت سے آتا ہے اسی طرح تقویٰ بھی اہل تقویٰ کی صحبت سے آتا ہے،

www.sukkurvi.com

بزرگوں کی صحبت، یہ ایسا بہترین طریقہ ہے کہ ہمیشہ سے کارآمد ہے اور اتنا آسان ہے کہ اس سے مزید آسان نہیں ہو سکتا۔

نیک صحبت اور بری صحبت کی مثال

حدیث شریف میں مثال دی گئی ہے کہ نیک صحبت کی مثال ایسی ہے جس طرح عطر فروش کہ اگر عطر نہ بھی خریدو تو کم از کم خوشبو آہی جائے گی، اسی طرح اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنے سے کم از کم اطاعت وعبادت کی خوشبو آہی جائے گی اور بری صحبت کی مثال ایسی ہے جیسے بھٹی کہ اگر جلے گا نہیں تو کم از کم دھواں تو آہی جاتا ہے، حضرت مجذوبؒ اپنے شیخ حضرت تھانویؒ کے بارے میں فرماتے ہیں:

پھر ذرا مطرب اسی انداز سے
جی اٹھے مردے تری آواز سے

کہ اللہ والوں کی صحبت سے مردہ دل بھی زندہ ہو جاتا ہے، چنانچہ ایک مشہور شعر ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

بعض لوگ سمجھتے ہیں یہ مبالغہ ہے لیکن کوئی مبالغہ نہیں بلکہ یوں کہا جائے کہ تھوڑی دیر کسی اللہ والے کی صحبت میں بیٹھنا ایک ہزار سال کی بے ریا عبادت سے افضل ہے تب بھی مبالغہ نہیں، وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ والے کی صحبت میں بیٹھنے کا ادنیٰ فائدہ یہ ہے کہ اس کا ایمان محفوظ رہتا ہے اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کا عاشق بن جاتا ہے اور اللہ والوں کی صحبت کے بغیر کوئی سو سال تک عبادت کرتا ہے تو ہر وقت اس کا ایمان خطرے میں رہتا ہے۔

www.sukkurvi.com

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا ایک واقعہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایک دفعہ جنگل سے گذر رہے تھے کہ اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ہر طرف روشنی پھیل گئی ہے، ابھی حضرت حیران ہو رہے تھے کہ اس میں سے آواز آنا شروع ہوگئی کہ اے عبدالقادر! میں تمہارا خدا ہوں، تم نے میری اتنی عبادت کی ہے کہ مجھے راضی کردیا ہے، اب باقی زندگی عبادت کرنے ضرورت نہیں، جو چاہے کرو، حضرت فوراً بھانپ گئے کہ یہ شیطان ہی ہوسکتا ہے کہ جب کسی نبی سے کوئی عبادت معاف نہیں ہوئی تو میں کون ہوتا ہوں، لہٰذا فوراً اونچی آواز سے اعوذ باللہ پڑھی، تو وہ روشنی فوراً غائب ہوگئی اور اس میں سے شیطان نکل کر بھاگنے لگا اور جاتے ہوئے یہ کہنے لگا کہ اے عبدالقادر! تم پہلے شخص ہو جو اس مقام پر میرے وار سے بچ گئے ورنہ اس سے پہلے ستر اولیاء اللہ کو گمراہ کرچکا ہوں، اور تم کو تمہارے علم نے بچالیا، تو حضرت نے کہا ظالم جاتے جاتے بھی وار کررہا ہے، میرے علم نے مجھے کیا بچایا، اللہ کے فضل نے بچایا ہے اور یہ جواب آتا ہے اللہ والوں کی صحبت سے، دیکھو جو آدمی اللہ والوں کا صحبت یافتہ ہوتا ہے وہ اس طرح شیطانی داؤ سے بچتا ہے، اس لئے اللہ والوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی سچی صحبت حاصل کرنے کی نیت سے جانا چاہیے۔

سینکڑوں غم ہیں زمانہ ساز کو
ایک تیرا غم ہے تیرے ناساز کو
خون کی موجیں نہ گذر جائیں کیوں
آستانہ میں نہ چھوڑوں گا

www.sukkurvi.com

آرزوئیں خون ہوں یا حسرتیں پامال ہوں
اب تو اس دل کو تیرے قابل بنانا ہے ضرور

یہ جذبہ ہوگا تو صحبت سے فائدہ ہوگا۔

تبلیغی جماعت میں وقت لگائیں

دوسرا کام یہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تبلیغی جماعت کا نفع پورے عالم میں پھیلا دیا ہے، لاکھوں انسانوں کی زندگیاں سنور گئیں اس جماعت میں وقت لگائیں مگر اعتدال کے ساتھ، یاد رکھیں نہ اتنا وقت لگائیں کہ دوسروں کے حقوق پامال ہوں کہ بس جو کچھ ہے سب یہی ہے، باقی کچھ نہیں، یہ بے اعتدالی کی بات ہے جب اعتدال کے ساتھ وقت لگائیں گے تو پھر اس سے بھی دین آئے گا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین

☆☆☆☆

www.sukkurmi.com

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

کی پُر اثر، مفید، معتبر اور مستند کتب جو ہر گھر کے لئے نہایت نافع اور ضروری ہیں۔
عمدہ ٹائٹل، اعلیٰ طباعت و کتابت اور بہترین کاغذ کے ساتھ اب مکتبۃ الاسلام کراچی سے براہ راست دستیاب ہیں۔

- علیکم بسنتی
- پیاری باتیں
- آخری منزل
- چٹکیاں اور ایصال ثواب
- عمل مختصر اور ثواب زیادہ
- جمعہ کے معمولات
- آداب سفر
- ماہ صفر اور جاہلانہ خیالات
- قربانی کے فضائل و مسائل
- کامل طریقہ نماز
- نماز فجر اور ہماری کوتاہی
- اصلاحی بیانات ۱۰ جلدوں کا سیٹ
- خواتین کا طریقہ نماز
- توبہ و استغفار
- مروجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت
- تقسیم وراثت کی اہمیت
- عید سعید اور ہمارے گناہ
- مسائل غسل
- وضو درست کیجئے
- صدقۂ جاریہ کی فضیلت
- امت مسلمہ کے عروج و زوال کا اصل سبب
- دعا کی اہمیت اور اس کے آداب
- اپنی اصلاح کیجئے
- خواتین کا پردہ
- روزانہ کے معمولات
- اسماء اعظم اور اسماء حسنیٰ
- راہ کے آٹھ حقوق
- درود و سلام کے فضائل
- تلاوت قرآن کے انعامات
- باطن کے تین گناہ
- مسلمانوں کی مدد کیجئے
- صلوۃ التسبیح
- ٹی وی اور عذاب قبر
- چھ گناہ گار عورتیں
- حلال کی برکت اور حرام کی نحوست
- مسلمانوں کے چار دشمن
- گانا سننا اور سنانا
- والدین کے حقوق اور ان کی اطاعت

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com